اشاعت کا ۴۱ واں سال

روزنامہ

آفاق سرینگر

Visit us
at: www.dailyafaaq.com

Daily Afaaq Srinagar

بانی: مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری

8 غزہ جنگ بندی اسرائیلی فوج کے انخلا اور آزاد فلسطینی ریاست تک نامکمل ہے

7 ہندوستان نے جنوبی افریقہ کو نو وکٹ سے شکست دے کر سیریز 2-1 سے جیتی

2 حکومت سرکاری سکولوں میں بہترین سہولیات قائم کر رہی ہے

afaaqkashmir.yahoo.com dailyafaaq

Ph:- 0194-2452028, 2475279 Fax:- 0194-2475279

RNI NO: 43732/85 Sunday 07 Deceember 2025

ESTABLISHED IN 1985

07 دسمبر 2025ء بمطابق 15 جمادی الثانی 1447ھ اتوار، جلد نمبر 46، شمارہ نمبر 290، صفحات 8، قیمت 3 روپے

جے کے پی ایس سی امتحان سے متعلق سوشل میڈیا کے دعوے گمراہ کن

مجھے نوجوان امیدواروں کے ساتھ پوری ہمدردی

عمر میں نرمی سے متعلق فائل 2 دسمبر کو موصول ہوئی اور اسی دن واپس کر دی/منوج سنہا

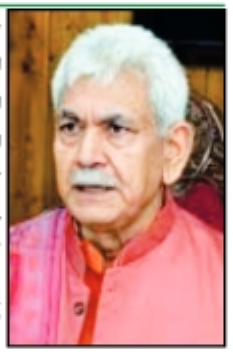

سرینگر/۶ دسمبر/ ایس این / جے کے اے ایس کے امیدواروں کیلئے عمر میں نرمی کو لیکر بڑھتی ہوئی آن لائن قیاس آرائیوں اور خدشات کے درمیان لیفٹننٹ گورنر کے دفتر نے واضح کیا کہ جے کے پی ایس سی کے ابتدائی امتحان کے بارے میں گردش کرنے والی متعدد سوشل میڈیا پوسٹ "گمراہ کن" تھیں۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے ہفتہ کو واضح کیا کہ جے کے پی ایس سی امتحان کے بارے میں گردش کرنے والی سوشل میڈیا پوسٹس گمراہ کن ہیں، اور کہا کہ لوک بھون کو 2 دسمبر کو موصول ہونے والی فائل صرف عمر میں نرمی سے متعلق تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس نے اہلیت کے معیار میں ترمیم کے بعد 7 دسمبر کو امتحان کے انعقاد (بقیہ ۶ پر)

ہندوستان کی اقتصادی ترقی کے تازہ ترین اعداد و شمار

ایک دہائی کی اصلاحات کی عکاسی کرتے ہیں: مودی

نئی دہلی/۶ دسمبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز کہا کہ ہندوستانی اقتصادی ترقی کے اعداد و شمار پچھلے 10 سالوں میں ملک میں ہونے والی بنیادی تبدیلیوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ہندوستان عالمی اقتصادی ترقی کا ایک مضبوط انجن بن گیا ہے۔ یہاں میڈیا ہاؤس کے ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے کچھ دن پہلے جاری کردہ دوسری سہ ماہی کے جی ڈی پی کے اعداد و شمار کا حوالہ دیا، جس میں 8.2 فیصد کی ترقی دکھائی گئی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ "یہ اعداد و شمار ترقی کی ایک نئی رفتار کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ صرف ایک عدد نہیں ہے، بلکہ ایک مضبوط میکرو اکنامک سگنل ہے - یہ پیغام ہے کہ ہندوستان آج عالمی معیشت کے لیے ترقی کا انجن بن رہا ہے۔" انہوں نے کہا کہ یہ اعداد و شمار ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب عالمی ترقی کی شرح تقریباً تین فیصد ہے اور G-7 ممالک کی اوسط شرح نمو تقریباً ڈیڑھ فیصد ہے۔ (بقیہ ۶ پر)

سیکورٹی معاملات کے بغیر آپ کے پاس ایک منتخب حکومت نہیں ہو سکتی

جموں و کشمیر میں حالیہ حد بندی کی مشق بنیادی طور پر ہیرا پھیری

مخصوص طبقوں کو چھوڑ کر ایک پارٹی اور اس کے اتحادیوں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش، وزیر اعلیٰ

سرینگر/06 دسمبر/ ایس این این/ نتیش کمار کی بی جے پی زیر قیادت این ڈی اے میں واپسی کیلئے ہندوستانی بلاک کو بھی ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا مجھے یقین ہے کہ ہم نے نتیش کمار کو واپس این ڈی اے کے بازوؤں میں دھکیل دیا۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن انڈیا بلاک فی الحال "لائف سپورٹ پر" ہے اور لڑائی جھگڑے اور بی جے پی کی چوبیس گھنٹے انتخابی مشین سے میچ کرنے میں ناکامی کی وجہ سے آئی سی یو میں جانے کا خطرہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آپ کے پاس ایک ایسی منتخب حکومت نہیں ہو سکتی ہے جو سیکورٹی معاملات سے کوئی فیصلہ لینے سے دور ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ سال رواں سیکورٹی لحاظ سے کافی مشکل رہا ہے کیونکہ پہلگام حملے سے لیکر دہلی حملہ ہمارا سامنے واضح ہے۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق جموں کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبد اللہ نے کہا کہ اپوزیشن انڈیا بلاک فی الحال "لائف سپورٹ پر" ہے اور لڑائی جھگڑے اور (بقیہ ۶ پر)

فلائٹ منسوخی سے امیدوار پریشان،

عمر عبداللہ نے امتحان ملتوی کرانے کا مطالبہ کیا

سری نگر/۶ دسمبر (ایجنسیز) جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ایئر لائنز کے جاری تکنیکی و آپریشنل مسائل کے سبب پیدا ہونے والی سفری بدنظمی پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اسے امیدواروں کے لیے ایک غیر معمولی بحران قرار دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر اپنے پیغام میں (بقیہ ۶ پر)

پی ایس سی کے امتحانات

شیڈول کے مطابق منعقد ہوں گے، چیئرمین

سرینگر/۶ دسمبر/ (آفاق نیوز ڈیسک) جموں اور کشمیر پبلک سروس کمیشن شیڈول کے مطابق جے کے اے ایس (پریلمز) امتحان منعقد کرے گا، چیئرمین جے کے پی ایس سی نے ہفتہ کو واضح کیا۔ یہ بیان جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی طرف سے جے کے پی ایس سی کے چیئرمین کو ایک خط لکھنے کے چند گھنٹے بعد آیا ہے جس میں ان سے درخواست (بقیہ ۶ پر)

وادی ایک بار پھر شدید ترین سردی کی لپیٹ میں

شوپیاں سب سے سرد علاقہ، سرینگر میں درجہ حرارت منفی 4.1 ریکارڈ

آنے والے دنوں میں شدید سردی کی لہر برقرار رہنے اور پارہ مزید گرنے کا امکان: موسمیاتی ماہرین

سرینگر/۶ دسمبر/ (ایجنسیز) وادی کشمیر میں شدید سردی کی لہر جاری ہے جبکہ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات درجہ حرارت میں مزید گراوٹ آنے سے ٹھٹھرتی ٹھنڈ نے اپنی گرفت مضبوط کر دی ہے۔ رات بھر شدید سردی کے بعد صبح اور شام کے وقت چلنے والی یخ بستہ ہواؤں نے عام آدمی کی زندگی انتہائی مشکل تر بنا دی ہے جبکہ دن بھر یخ بستہ ہوائیں چلنے کے باعث عام نقل و حمل اور کاروباری سرگرمیاں بھی متاثر ہو رہی ہیں۔ اس دوران موسمیاتی ماہرین نے درجہ حرارت میں مزید کمی واقع ہونے کا امکان ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ 17 دسمبر تک کشمیر، وادی چناب اور خطہ پیر پنچال میں جاری رواں موسمی صورتحال میں کسی بڑی تبدیلی کی توقع نہیں ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات پوری کشمیر وادی شدید سردی کی لپیٹ میں رہی کیونکہ سری نگر سمیت تمام میدانی اور بالائی علاقوں میں کم سے کم درجہ حرارت مزید گر گیا، اعداد و شمار کے مطابق شوپیاں منفی 6.4 ڈگری سینٹی گریڈ کیساتھ سرد ترین مقام کے طور پر ابھرا۔ کشمیر میں 5 سرد ترین مقامات میں شوپیان (منفی 6.4)، پلوامہ (منفی 5.2)، پانپور (منفی 5.2)، بارہمولہ (منفی 5.1)، اننت ناگ (منفی 4.9) شامل رہے۔ پلوامہ اور پانپور میں دوسرا سب سے کم درجہ حرارت منفی 5.2 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ اسکے بعد بارہمولہ میں منفی 5.1 ڈگری سینٹی گریڈ اور اننت ناگ میں منفی 4.9 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔ دیگر علاقوں میں، سری نگر ہوائی اڈے پر جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات کم از کم درجہ حرارت منفی 4.8 ڈگری، پہلگام میں منفی 4.4 ڈگری، قاضی گنڈ میں منفی 4.2 ڈگری، اور سری نگر شہر کا درجہ حرارت منفی (بقیہ ۶ پر)

ڈوڈہ میں مبینہ مارپیٹ کی ویڈیو وائرل

اسسٹنٹ سب انسپکٹر کے خلاف کیس درج

ڈوڈہ/۶ دسمبر (یو این آئی) جموں کے ضلع ڈوڈہ میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر کے خلاف اس وقت کارروائی عمل میں لائی گئی جب سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی جس میں مبینہ طور پر اسے ایک موٹر سائیکل سوار کو سرِ عام تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ عوامی مقامات پر پیش آنے والے اس واقعے نے مقامی سطح پر شدید ردعمل کو جنم دیا۔ پولیس کے مطابق 3 دسمبر کو عنزر مجید ملک نامی شہری نے ڈی ایچ ڈوڈہ پولیس پوسٹ میں تحریری شکایت درج کرائی، جس میں الزام لگایا گیا کہ اے ایس آئی غلام علی ساکن صدیق آباد نے اسے بلا جواز روکا اور مارپیٹ کی۔ شکایت موصول ہوتے ہی پولیس نے فوری (بقیہ ۶ پر)

چیف سیکرٹری نے جے اینڈ کے میں میڈیسنل اینڈ ایرومیٹک پلانٹس

سیکٹر کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کیلئے انٹر ڈیپارٹمنٹل مہم کی قیادت کی

جموں/۶ دسمبر/ (ڈی آئی پی آر) چیف سیکرٹری مسٹر اٹل ڈولو نے آج جنگلات اور زراعت کے محکموں کے ساتھ ساتھ سی ایس آئی آر۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف انٹیگریٹیو میڈیسن (آئی آئی آئی ایم) جموں کے مشترکہ اجلاس کی صدارت کی تا کہ جموں و کشمیر بھر میں میڈیسنل اینڈ ایرومیٹک پلانٹس (ایم اے پیز) کی کمرشل کاشت، تحفظ اور بڑے پیمانے پر فروغ کیلئے ایک جامع روڈ میپ تیار کیا جائے۔ اجلاس میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری زراعت پیداوار، کمشنر سیکرٹری جنگلات، ڈائریکٹر سی ایس آئی آر۔ آئی آئی آئی ایم جموں، محکمہ جنگلات کے سینئر افسران، سکاسٹ اور دیگر متعلقہ اسٹیک ہولڈرز نے شرکت کی۔ غور و خوض کے دوران چیف سیکرٹری نے کہا کہ جموں و کشمیر فی الحال ایم اے پی سیکٹر سے سالانہ صرف 12 کروڑ روپے کی آمدنی پیدا کر رہا ہے، جو اس کی زبردست صلاحیت کے مقابلے میں انتہائی کم ہے جس کا قومی سطح پر تخمینہ تقریباً 10000 کروڑ روپے اور عالمی سطح پر تقریباً 2 لاکھ کروڑ روپے ہے۔ انہوں نے بالخصوص کسانوں کی آمدنی بڑھانے کیلئے سیکٹر کی معاشی اور روزگار کی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کیلئے (بقیہ ۶ پر)

11 دنوں تک لوگوں کو ہراساں کرنیوالا

ریچھ کو بالآخر نگین میں پکڑ لیا گیا

سرینگر/۶ دسمبر/ (آفاق نیوز) ریچھ جس نے سری نگر کے کئی علاقوں میں 11 دنوں سے لوگوں کو پریشان کر رکھا تھا بالآخر ہفتہ کی شام یہاں نگین میں محکمہ وائلڈ لائف کے عملے کی جانب سے بچھائے گئے ٹریپ میں پھنس گیا، جس سے شہر بھر میں تلاشی کی کارروائی ختم ہوگئی۔ وائلڈ لائف حکام نے بتایا کہ ریچھ جھیل نگین کے علاقے کے قریب نصب ایک پنجرے میں چلا گیا۔ حکام نے بتایا کہ "ریچھ کو کامیابی سے ٹریپ کیا گیا ہے اور طبی معائنے کے بعد اسے جنگل کے محفوظ مقام پر منتقل کر دیا جائے گا۔" ریچھ گزشتہ کئی روز سے مختلف علاقوں میں دیکھا گیا جس سے لوگوں میں کافی خوف و ہراس پایا جا رہا تھا۔ (بقیہ ۶ پر)

پلوامہ میں عدالت کے حکم پر پولیس کی چھاپہ ماری، حساس مواد برآمد

پوسٹرز اور ممنوعہ لٹریچر برآمد

سری نگر/۶ دسمبر (ایجنسیز) این آئی اے عدالت پلوامہ کی جانب سے جاری ایک باضابطہ سرچ وارنٹ کے بعد جموں و کشمیر پولیس نے ہفتے کو لیتر علاقے میں ایک دکان پر چھاپہ مار کارروائی انجام دی، جس دوران کئی ایسی اشیاء ضبط کی گئیں جنہیں کیس سے متعلق حساس اور قابلِ اعتراض قرار دیا جا رہا ہے۔ کارروائی مکمل قانونی طریقہ کار کے مطابق، مجسٹریٹ اور آزاد گواہان کی موجودگی میں انجام دی گئی۔ پولیس کے مطابق کارروائی ایف آئی آر نمبر 24/2024 کے تحت کی گئی، جو یو اے پی اے کی (بقیہ ۶ پر)

کشمیر کے کوچنگ سینٹرز کے لئے سخت قوانین نافذ

کوچنگ مراکز کو مکمل شفافیت، بہتر حفاظتی انتظامات

اور غریب طلبہ کے لیے فلاحی سہولیات کو یقینی بنانا لازمی قرار

سرینگر 6 دسمبر/ سی این ایس/ جموں و کشمیر انتظامیہ نے وادی بھر کے کوچنگ سینٹرز پر سخت نگرانی کے لیے نئے اور سخت قواعد و ضوابط نافذ کر دیے ہیں۔ محکمہ تعلیم کی جانب سے جاری تازہ ہدایات کے تحت کوچنگ مراکز کو مکمل شفافیت، بہتر حفاظتی انتظامات اور غریب طلبہ کے لیے فلاحی سہولیات کو یقینی بنانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ حکومتی ذرائع کے مطابق تمام کوچنگ سینٹرز کو اپنے کلاس وائز اور مضمون وار فیس اسٹرکچر کو عوامی سطح پر مشتہر کرنا ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی، اساتذہ کی تعلیمی اور پیشہ ورانہ اہلیت کی تفصیلات بھی کشمیر کے معتبر اخبارات میں شائع کرنا لازمی ہوگی، تاکہ طلبہ اور والدین باخبر فیصلہ کر سکیں۔ مزید یہ کہ ہر کوچنگ سینٹر کو بلڈنگ سیفٹی اور فائر سیفٹی سرٹیفکیٹ جمع کروانے ہوں گے۔ سینٹر کے مالک یا پروپرائٹر کے تازہ پولیس کردار و سابقہ ریکارڈ کی تصدیق بھی لازم قرار دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ایک حلف نامہ، جو فرسٹ کلاس جوڈیشل مجسٹریٹ سے تصدیق شدہ ہو، پیش کرنا ہوگا جس میں یہ واضح ہو کہ کسی سرکاری ملازم کو کوچنگ سینٹر میں تدریس کے لیے مقرر نہیں کیا گیا ہے۔ طلبہ کے لیے محفوظ اور بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرنے کے لیے حکومت نے تاکید کی ہے (بقیہ ۶ پر)

جموں و کشمیر میں معیشت کی بحالی میں جموں و کشمیر بینک اور حکومت کا کردار

مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارامن بحالی پر مرکوز نقطہ نظر کیلئے وزیر اعلیٰ کی معترف

سری نگر/۶ دسمبر/ جے کے این ایس/ مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے ہفتہ کے روز یونین ٹیریٹری جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی جموں و کشمیر کے سیاحت کے شعبے کو ایک بڑے دھچکے کے بعد مرکزی علاقے کی معیشت کو بحال کرنے کیلئے ان کے مرکوز اور پرعزم نقطہ نظر کی تعریف کی۔ جے کے این ایس کے مطابق 2019 کے بعد سے ملک کے معاشی سفر پر غور کرتے ہوئے، جس میں بے مثال عالمی اور گھریلو چیلنجز کا ایک سلسلہ ہے، مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے جموں و کشمیر میں جاری مخصوص کوششوں پر روشنی ڈالی۔ پاکستان کا نام لئے بغیر، انہوں نے جموں و کشمیر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ملک کو ہماری سرحدوں کے ساتھ پریشانی ہے جو ہمیشہ ریاستی اداکاروں اور غیر ریاستی اداکاروں کے ذریعے ہوتی رہی ہے۔ مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے ہندوستان ٹائمز لیڈرشپ سمٹ میں کہا کہ اس بار آپ نے دیکھا کہ کیا ہوا، خاص طور پر ایسے وقت میں جب جموں و کشمیر (بقیہ ۶ پر)

کشتواڑ میں یاتریوں سے بھری گاڑی حادثے کی شکار

2 بچوں سمیت ایک ہی کنبے کے 4 افراد لقمہ اجل

سری نگر/۶ دسمبر (کے این ایس) ضلع کشتواڑ کے سرتھل علاقے میں ایک گاڑی حادثے کی شکار ہوئی ہے جس کے نتیجے میں گاڑی میں سوار 4 افراد شدید زخمی ہوئے جن کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کیا گیا ہے جہاں بعد میں زخمی افراد زخموں کی تاب نہ لاکر دم توڑ بیٹھے پولیس نے واقعے کے حوالے سے ایک کیس درج کر کے مزید تحقیقات شروع کی ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق خطہ چناب کے ڈوڈہ کے دیہا علاقے سے تعلق رکھنے والا ایک کنبہ کشتواڑ سرتھل دیوی کے مندر میں حاضری دینے کی غرض سے آئے تھے اس دوران کنبے مندر پر حاضری کے بعد گھر واپس جا رہے تھے تو ایک گاڑی زیر نمبر DL5CE 5634 مندر سے کچھ دور پہنچی تو گاڑی قریب 200 فٹ گہری کھائی میں جا گری جس کے نتیجے میں گاڑی میں سوار 4 افراد شدید زخمی ہوئے ہیں جن کو فوری طور ہسپتال منتقل کیا گیا ہے جہاں ڈاکٹروں نے تین کو مردہ قرار دیا جبکہ ایک شدید زخمی ہوا ہے جو بعد میں زخموں کی تاب نہ لاکر دم توڑ بیٹھا ہے۔ ذرائع نے بتایا تمام افراد ایک ہی کنبے سے تعلق رکھتے تھے مہلوکین میں 2 بچے بھی شامل ہیں۔ انہوں نے مہلوکی شناخت رنجیت سنگھ اور (بقیہ ۶ پر)

دوسرے دن بھی انڈیگو پروازوں کی منسوخی و تاخیر جاری

16 پروازیں منسوخ، 8 تاخیر کا شکار

سری نگر ہوائی اڈے پر پہنچے مسافروں کو پریشانی کا سامنا

سری نگر/۶ دسمبر/ جے کے این ایس/ سری نگر بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ہفتہ کو پروازوں کی منسوخی اور تاخیر کا سلسلہ جاری ہے، کیونکہ 16 پروازیں منسوخ اور 8 تاخیر کا شکار ہوئیں، اس افراتفری کو بحال کر دیا گیا جس نے مسافروں کو پہلے ہی دن بھر پریشان کر رکھا تھا۔ ہوائی اڈے کے ایک اہلکار نے خبر رساں ایجنسی جے کے این ایس کو بتایا کہ سری نگر ہوائی اڈے پر آج ہفتہ کیلئے 64 طے شدہ پروازیں تھیں، جن میں کل 32 آمد اور 32 روانگی تھیں۔ انہوں نے کہا دوپہر 12 بجے تک، کل 16 پروازیں منسوخ کر دی گئی تھیں، جب کہ 8 پروازیں تاخیر (بقیہ ۶ پر)

ہوائی کرایے میں غیر معمولی اضافے کے خلاف حکومت کا انتباہ،

انڈیگو کو فوری رقم واپسی کا حکم

نئی دہلی/۶ دسمبر (یو این آئی) حکومت نے ایئر لائن کمپنیوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ "انڈیگو بحران" کے درمیان ہوائی کرایے میں غیر معمولی اضافہ نہ کریں اور انڈیگو کو ہدایت دی ہے کہ وہ اتوار کی شام تک اپنی منسوخ شدہ پروازوں کے ٹکٹوں کی رقم مسافروں کو واپس کرے۔ شہری ہوابازی کی وزارت نے ہفتے کے روز ایک پریس ریلیز میں کہا کہ اسے معلوم ہے کہ کچھ ایئر لائن کمپنیاں انڈیگو کی پروازوں کی منسوخی کا فائدہ اٹھا رہی ہیں اور حد سے زیادہ کرایہ وصول کر رہی ہیں۔ وزارت نے اس غیر معمولی صورتحال سے متاثر ہونے والے تمام روٹوں میں زیادہ سے زیادہ کرایہ کی حد مقرر کی ہے۔ ریلیز کے مطابق سرکاری ہدایت کی کاپی تمام ایئر لائن کمپنیوں کو بھیج دی گئی ہے۔ وزارت نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ کرایہ کے رہنما اصول اس وقت تک نافذ رہیں گے جب تک کہ فلائٹ آپریشن معمول پر نہیں آ جاتے ہیں۔ حکومت تمام ضروری معلومات حاصل کر رہی ہیں اور ایئر لائن کمپنیوں کے ساتھ مل کر صورتحال پر نظر رکھے گی۔ وزارت نے کہا ہے کہ اگر کوئی بے ضابطگی پائی جاتی ہے تو "اصلاحی کارروائی" کی جائے گی۔ وزارت نے انڈیگو کو ہدایت دی ہے کہ وہ تمام متاثرہ مسافروں کو بغیر کسی تاخیر کے مکمل رقم کی واپسی کرے۔ منسوخ شدہ یا متاثرہ پروازوں کے (بقیہ ۶ پر)

دوبئی ایکسپورٹ گھوٹالے میں دو مفرور ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل

ملزمان میں میاں بیوی بھی شامل، لاکھوں روپے اینٹھنے کا الزام

CRIME BRANCH
JAMMU AND KASHMIR

سری نگر/۶ دسمبر (یو این آئی) کرائم برانچ کشمیر (سی بی کے) کی اقتصادی جرائم ونگ نے دبئی ایکسپورٹ گھوٹالے میں دو مفرور ملزموں کے خلاف چارج شیٹ داخل کی ہے۔ ونگ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ کرائم برانچ نے آر پی سی کے 420 اور 120 (بی) کے تحت درج ایف آئی آر نمبر 31/2023 میں دو ملزموں جن میں ایک عادی ملزم زاہد بشیر صوفی عرف شاگو ولد بشیر احمد صوفی ساکن اندرابی کالونی نارہ بل شامل ہے کے خلاف سری نگر کی ایک عدالت میں چارج شیٹ داخل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ دونوں ملزم بدستور مفرور ہیں لہذا چارج شیٹ سیکشن 512 سی آر پی سی کے تحت غیر حاضری میں پیش کی گئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ "زاہد بشیر شاگو اور ان کی اہلیہ شگفتہ پہلے ہی فراڈ کے متعدد مقدمات میں ملوث پائے گئے (بقیہ ۶ پر)

نائب وزیر اعلیٰ نے نوشہرہ ڈویژن میں جاری ترقیاتی پروجیکٹوں کا جائزہ لیا

پروجیکٹوں کو بروقت مکمل کرنے اور معیار پر سختی سے عمل درآمد پر زور

راجوری/۶دسمبر/نائب وزیر اعلیٰ مسٹر سریندر چودھری نے آج نوشہرہ ڈویژن کا وسیع دورہ کیا تا کہ مختلف اہم شعبوں میں جاری بڑے ترقیاتی پروجیکٹوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا جائے۔ دورے کے دوران نائب وزیر اعلیٰ نے پی ڈبلیو ڈی (آر اینڈ بی)، پی ایم جی ایس وائی اور شعبہ تعلیم کے تحت کئے جانے والے کاموں کی حیثیت کا جائزہ لیا۔ انہوں نے تمام جاری پروجیکٹوں کو بروقت مکمل کرنے اور معیار پر سختی سے عمل درآمد پر زور دیا۔ جنگلات کے شعبے سے متعلق مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا اور زیرالتوا معاملات کو مقررہ مدت میں حل کرنے کی ہدایات جاری کی گئیں۔ بعد میں نائب وزیر اعلیٰ نے پی ڈبلیو ڈی ڈاک بنگلہ نوشہرہ کے کانفرنس ہال میں جاری کاموں کا معائنہ کیا اور سب ڈسٹرکٹ ہسپتال (ایس ڈی ایچ) کی عمارت کی تعمیر کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ انہوں نے متعلقہ عمل آوری ایجنسیوں کو ہدایت دی کہ باقی کاموں کو تیزی سے مکمل کیا جائے اور سہولیات کو جلد از جلد فعال بنایا جائے۔ ایس ڈی ایچ نوشہرہ کے دورے کے دوران نائب وزیر اعلیٰ نے مریضوں اور عملے سے بات چیت کی، خدمات کی فراہمی کا جائزہ لیا اور محکمہ صحت کے افسران کو مریضوں کی دیکھ (بقیہ ۶ پر)

سکینہ ایتو نے جی ایچ ایس ایس حول پلوامہ کا دورہ کیا

سالانہ دن کے جشن میں کلیدی خطبہ پیش کیا

پلوامہ/۶دسمبر/(ڈی آئی پی آر)وزیر برائے تعلیم، سماجی بہبود، صحت اور طبی تعلیم محترمہ سکینہ ایتو نے آج گورنمنٹ ہائیر سکینڈری سکول (جی ایچ ایس ایس) حول پلوامہ کا دورہ کیا اور سکول کے سالانہ دن کے جشن میں شرکت کی۔ اس موقع پر ایم ایل اے راجپورہ غلام محی الدین میر، پرنسپل جی ایچ ایس ایس حول، ضلع انتظامیہ کے سینئر افسران، ادارے کے اساتذہ، بڑی تعداد میں طلبہ وطالبات اور ان کے والدین موجود تھے۔ سالانہ دن کے جشن سے کلیدی خطاب کرتے ہوئے وزیر موصوفہ نے سکول کی طرف سے تعلیم کو فروغ دینے اور طلبہ میں جامع ترقی پیدا کرنے کی کاوشوں کو سراہا۔ انہوں نے تعلیمی شعبے کو مضبوط بنانے اور خاص طور پر دیہی و نیم شہری علاقوں کے اداروں کو مناسب انفراسٹرکچر اور تعلیمی سہولیات فراہم کرنے کے سلسلے میں حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔ وزیر نے کہا کہ "عمر عبداللہ کی قیادت والی حکومت تعلیم کو جدید بنا رہی ہے اور سرکاری سکولوں میں بہترین سہولیات قائم کر رہی ہے تا کہ سرکاری سکولوں میں داخلے بڑھیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ تعلیم صرف کتابوں تک محدود نہیں بلکہ یہ نوجوان ذہنوں کو سوچنے، اختراع کرنے اور قیادت کرنے کے قابل بنانے کا عمل ہے۔ محترمہ سکینہ نے کہا "ہماری (بقیہ ۶ پر)

وزیر اعظم مودی کی ثقافتی سفارت کاری

روس کے صدر پوتن کو دیا کشمیری زعفران بطور تحفہ

سری نگر/۶دسمبر/جے کے این ایس/ثقافتی سفارت کاری کے ایک اہم اشارے میں، وزیر اعظم نریندر مودی نے روسی صدر ولادیمیر پوتن کو وادی کے عالمی شہرت یافتہ ریڈ گولڈ یعنی سرخ سونے کو بین الاقوامی پیڈسٹل پر رکھ کر پریمیم کشمیری زعفران کا تحفہ دیا ہے۔ خبر رساں ایجنسی جے کے این ایس کے مطابق قیمتی زعفران، جسے مقامی طور پر کانگ یا زعفران کے نام سے جانا جاتا ہے، پامپور کے اونچے کھیتوں سے حاصل کیا جاتا ہے اور عالمی سطح پر اس کے زرخیز رنگ، شدید مہک اور قوی ذائقے کی وجہ سے تعریف کی جاتی ہے۔ باوقار جغرافیائی اشارے (GI) ٹیگ کی پشت پناہی سے اور ون ڈسٹرکٹ ون پروڈکٹ (ODOP) اقدام کے تحت نمایاں (بقیہ ۶ پر)

پھلوں اور سبزیوں کی منڈیوں میں خفیہ نیلامیوں کا معاملہ

محکمہ باغبانی کی منصوبہ بندی ومارکیٹنگ نے لیا نوٹس

تمام اسٹیک ہولڈرز کیلئے انتباہ و ہدایات پر مبنی سرکیولر جاری

سری نگر/۶دسمبر/جے کے این ایس/ڈائریکٹر ہارٹیکلچر پلاننگ اینڈ مارکیٹنگ، جموں وکشمیر نے یونین ٹریٹری کے کچھ پھلوں اور سبزیوں کی منڈیوں میں باغبانی اور زرعی پیداوار کی خفیہ نیلامی کے واقعات کے حوالے سے سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی رپورٹس کا سنجیدگی سے نوٹس لیا ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق تمام اسٹیک ہولڈرز کو جاری کردہ ایک سرکیولر میں، محکمہ ہارٹیکلچر پلاننگ اینڈ مارکیٹنگ نے متنبہ کیا ہے کہ اس طرح کے طرز عمل کی سختی سے ممانعت ہے اور مارکیٹ کی کارروائیوں کو کنٹرول کرنے والے قابل اطلاق قوانین اور ضوابط کی واضح خلاف ورزی ہے۔ سرکیولر میں تمام تاجروں، کمیشن ایجنٹوں اور اسٹیک ہولڈرز کو خفیہ نیلامیوں کو فوری طور پر بند کرنے اور منصفانہ، شفاف اور جوابدہ طریقے سے نیلامی کے طریقہ کار پر عمل کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ خفیہ نیلامیوں میں ملوث پائے جانے والے کسی بھی فرد یا ادارے کو قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا، بشمول لائسنس کی منسوخی اور قانون کے تحت مناسب سمجھے جانے والے دیگر (بقیہ ۶ پر)

موسم سرما کی شروعات کے ساتھ ہی سرحدوں پر دراندازی کے واقعات کے روکتھام

جموں کشمیر پولیس اور بی ایس ایف نے

سانبہ ضلع ہند پاک بین الاقوامی سرحد کے قریب مشترکہ گشت لگائی

سرینگر/۶دسمبر/ایس این این/موسم سرما کی شروعات کے ساتھ ہی سرحدوں پر دراندازی کے واقعات کے روکتھام کیلئے جموں کشمیر پولیس اور بی ایس ایف نے سانبہ ضلع ہند پاک بین الاقوامی سرحد کے قریب مشترکہ گشت لگائی۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق جموں و کشمیر پولیس اور سرحدی حفاظتی فورس نے ضلع سانبہ میں بین الاقوامی سرحد کے قریب سرحدی گرڈ کو مضبوط بنانے کیلئے مشترکہ گشتی مشق کی۔ جموں میں مقیم پولیس ترجمان نے بتایا کہ سانبہ پولیس اور بی ایس ایف نے گشت کی گشتی مشق میں حصہ لیا جس کا مقصد گھگوال سانبہ سیکٹر میں ہند پاک سرحد کے ساتھ سیکورٹی تیاریوں اور اسٹریٹجک مقامات کا جائزہ لینا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مشترکہ فورسز نے خطے میں ممکنہ خطرات کی نشاندہی کرنے کے لیے مختلف ندی نالوں، پلوں اور نہروں کا معائنہ کیا۔ ترجمان نے کہا کہ انہوں نے پولیس اور پبلک کوآرڈینیشن کو بڑھانے کیلئے مقامی باشندوں کے ساتھ بات چیت کی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ کسی بھی مشکوک شخص کے (بقیہ ۶ پر)

عمر میں چھوٹ کا مسئلہ حل ہونے تک جے کے اے ایس امتحان کو اس وقت تک موخر کر دیا جانا چاہئے/ ناصر اسلم وانی

سرینگر/06دسمبر/ایس این این/جموں وکشمیر حکومت کا کہنا ہے کہ جے کے اے ایس کے امتحان کو اس وقت تک موخر کر دیا جانا چاہئے جب تک کہ عمر میں چھوٹ کا مسئلہ، جو لیفٹننٹ گورنر کے زیر غور ہے، حل نہیں ہو جاتا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی نے کہا کہ جے کے اے ایس کے امتحان کو اس وقت تک موخر کر دیا جانا چاہئے جب تک کہ عمر میں چھوٹ کا مسئلہ، جو لیفٹننٹ گورنر کے زیر غور ہے، حل نہیں ہو جاتا۔ انہوں نے کہا "منتخب حکومت بھرتی کیلئے عمر کی بالائی حد میں نرمی کے حق میں ہے اور ہم نے اس سلسلے میں فائل لوک بھون (بقیہ ۶ پر)

جاوید احمد ڈار نے بارہمولہ میں اہم ایکوٹورازم اور ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح کیا

یہ مقامی کمیونٹیز کیلئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں

بارہمولہ/۶دسمبر/(ڈی آئی پی آر)جموں وکشمیر میں ایکوٹورازم کو مضبوط بنانے اور روزگار کے مواقع بڑھانے کی ایک بڑی کوشش کے طور پر وزیر زراعت، دیہی ترقی و پنچایتی راج، کوآپریٹیوز اور الیکشن مسٹر جاوید احمد ڈار نے آج بارہمولہ ضلع میں کئی اہم ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح کیا۔ وزیر موصوف نے کیٹر ڈاچی اور لڈوہ میں نوتعمیر شدہ بلاج آفیسر فارسٹ ہٹس کا افتتاح کیا اور ہروان میں آنے والے فارسٹ ایکو پارکس اور زالورہ بارہمولہ میں انسپکشن فارسٹ ہٹ (بقیہ ۶ پر)

جے کے اے ایس کے امیدواروں کی بھوک ہڑتال

عمر کی حد کو بڑھانے اور امتحان کو موخر کے مطالبات

جموں/۶دسمبر (یو این آئی) جموں وکشمیر ایڈمنسٹریٹو سروس (جے کے اے ایس) کے درجنوں امیدواروں نے ہفتے کو یہاں مہاراجہ ہری سنگھ پارک میں اپنے مطالبوں عمر کی حد کو بڑھانے اور امتحان کو موخر کے لئے بھوک ہڑتال کی۔ اس موقع پر ایک امیدوار نے میڈیا کو بتایا: 'ہم یہاں گذشتہ روز 3 بجے سے پر امن بھوک ہڑتال پر ہیں، ہمیں یقین دلایا گیا تھا کہ ہماری عمر کی حد میں رعایت کی جائے گی'۔ انہوں نے کہا: 'ہمیں در در کی ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں ہمیں یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ ہماری فائل کہاں ہے'۔ ان کا کہنا تھا: 'ہماری سرکار سے گذارش ہے کہ ہماری عمر کی حد میں رعایت دی جائے اور امتحان جو کل ہونے والا ہے اس کو موخر کیا جائے'۔ دریں اثنا سی پی آئی (ایم) کے سینئر لیڈر اور رکن اسمبلی محمد یوسف تاریگامی نے بھی جے کے اے ایس کے کل ہونے والے امتحان کو موخر کرنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے 'ایکس' پر اپنے ایک پوسٹ میں کہا: 'جے کے اے ایس کے امیدواروں کے لیے عمر کی حد کو بڑھانے کی تجویز منظوری کے لیے راج بھون بھیج دی گئی ہے جبکہ امتحان کل سے شروع ہونے والا ہے'۔ ان کا کہنا ہے: 'امتحان کا انعقاد اس وقت بھی جب کہ اس طرح کا ایک اہم فیصلہ ابھی بھی زیر التوا ہے، امیدواروں کے لئے باعث نقصان (بقیہ ۶ پر)

شوپیاں میں پولیس کا منشیات مخالف کریک ڈاؤن

غیر قانونی رقوم سے تعمیر گھر قرق

سری نگر/۶دسمبر (آفاق نیوز) جموں وکشمیر پولیس نے شوپیاں میں منشیات کے کاروبار کے خلاف کارروائی کو مزید سخت کرتے ہوئے ایک رہائشی مکان کو ضبطی کی کارروائی کے تحت منسلک کرلیا۔ حکام کے مطابق مذکورہ مکان کی تعمیر میں وہ رقم استعمال ہوئی تھی جو منشیات کی خرید وفروخت سے غیر قانونی طور پر حاصل کی گئی تھی، جبکہ مالک ماضی میں بھی متعدد منشیات مخالف مقدمات میں ملوث پایا جا چکا ہے۔ پولیس نے بتایا کہ دو منزلہ رہائشی مکان محمد رفیق گنائی ساکن ہرمین شوپیاں کی ملکیت ہے اور یہ سروے نمبر 1169 کے تحت چھ مرلہ زمین پر قائم ہے۔ ریکارڈ کے مطابق گنائی کا نام ایف آئی آر 26/2020 پی ایس شوپیاں اور ایف آئی آر 85/2022 پی ایس ہیرپورہ سمیت دیگر مقدمات میں بھی درج ہے۔ پولیس کے مطابق کارروائی پوری قانونی نگرانی میں انجام دی گئی، جس میں پولیس ٹیم کے ساتھ ایک (بقیہ ۶ پر)

کلسٹر یونیورسٹی سری نگر میں طلباء کا احتجاج

حالیہ تعلیمی مسائل پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا

سری نگر۶دسمبر (کے این ایس) کلسٹر یونیورسٹی سری نگر کے طلبا نے پہلے اور پانچویں سمسٹر سے متعلق حالیہ تعلیمی مسائل پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے یونیورسٹی کیمپس کے اندر احتجاجی مظاہرہ کیا، جن کا کہنا تھا کہ ان کی پڑھائی میں خلل پڑا ہے اور وسیع پیمانے پر غیر یقینی صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق احتجاج کرنے والے طلباء نے کہا کہ اچانک تعلیمی فیصلوں اور انتظامیہ کی طرف سے واضح رابطے کی کمی نے ان کی تعلیمی ترقی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ تبدیلیاں مناسب نوٹس یا وضاحت کے بغیر متعارف کرائی گئیں، جس سے طلباء امتحانات، کورس ورک اور تعلیمی ٹائم لائنز کے بارے میں الجھن میں پڑ گئے۔ طلبہ کیمپس میں جمع ہوئے اور منصفانہ اور طلبہ پر مبنی تعلیمی فیصلہ سازی کے لیے اپنے مطالبات کا اظہار کیا۔ انہوں نے یونیورسٹی انتظامیہ کے کام کاج میں شفافیت اور جوابدہی پر زور دیا اور اس بات پر زور دیا کہ طلبہ کے خدشات کو یکطرفہ فیصلوں کے بجائے مناسب مشاورت سے دور کیا جانا چاہیے۔ متعدد مظاہرین کا کہنا تھا کہ بروقت وضاحت کی عدم موجودگی نے طلباء میں بے چینی کو بڑھا دیا ہے، خاص طور پر وہ اہم سمسٹرز میں شامل ہوتے ہیں جن کا مستقبل کے تعلیمی امکانات پر اثر پڑتا ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ اگر فوری طور پر حل نہ کیا گیا تو مسلسل ابہام ناقابل تلافی تعلیمی نقصان کا باعث (بقیہ ۶ پر)

ڈوڈہ میں مبینہ مارپیٹ کی ویڈیو وائرل

اسسٹنٹ سب انسپکٹر کے خلاف کیس درج

ڈوڈہ/۶دسمبر (یو این آئی) جموں کے ضلع ڈوڈہ میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر کے خلاف اس وقت کارروائی عمل میں لائی گئی جب سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی جس میں مبینہ طور پر اسے ایک موٹر سائیکل سوار کو سر عام تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ عوامی مقامات پر پیش آنے والے اس واقعے نے مقامی سطح پر شدید ردعمل کو جنم دیا۔ پولیس کے مطابق 3 دسمبر کو عنزر مجید ملک نامی شہری نے ڈی ایچ ڈوڈہ پولیس پوسٹ میں تحریری شکایت درج کرائی، جس میں الزام لگایا گیا کہ اے ایس آئی غلام علی ساکن صدیق آباد نے اسے بلا جواز روکا اور مار پیٹ کی۔ شکایت موصول ہوتے ہی پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ دفعات کے تحت (بقیہ ۶ پر)

جے کے پی ایس سی 'امیدوار انتظامی کشمکش کے شکار؛

محبوبہ مفتی کا بحران فوری ختم کرنے کا مطالبہ

سری نگر، 6دسمبر (یو این آئی) پی ڈی پی صدر محبوبہ مفتی نے بدھ کو جموں وکشمیر پبلک سروس کمیشن کے مقابلہ جاتی امتحان کے امیدواروں کی مشکلات پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے لیفٹننٹ گورنر اور وزیر اعلیٰ سے فوری مداخلت کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر اپنے بیان میں کہا کہ امیدوار شدید سردی میں سڑکوں پر ہیں اور ان کا مطالبہ کوئی غیر معمولی رعایت نہیں بلکہ بنیادی انصاف ہے - یعنی عمر میں نرمی اور ایک مناسب، منصفانہ امتحانی شیڈول۔ محبوبہ مفتی نے کہا کہ جے کے پی ایس سی کے امیدوار ایک ایسی کشمکش میں پھنس گئے ہیں جس میں ایک طرف ایل جی انتظامیہ اور دوسری جانب وزیر اعلیٰ کے اختیارات کی بحث ہے، جبکہ ان کے مستقبل کے فیصلے مسلسل تاخیر کا شکار ہو رہے ہیں۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ انتظامی سطح پر جاری اس کھینچا تانی نے ہزاروں نوجوانوں میں بے چینی، غیر یقینی اور اضطراب کو بڑھا دیا ہے۔ پی ڈی پی صدر نے اپنے پیغام میں ایل جی منوج سنہا اور وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ دونوں سے 'بغیر کسی مزید تاخیر' کے معاملے کا حل نکالنے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عمر میں نرمی ماضی میں بھی کئی بار دی جا چکی ہے اور موجودہ حالات میں یہ کسی بھی طرح نامناسب مطالبہ نہیں۔ محبوبہ مفتی نے زور دیا کہ امیدواروں کی آواز کو سنا جائے، ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کیا جائے اور یہ یقینی بنایا جائے (بقیہ ۶ پر)

رامبن میں بنگلہ دیشی خاتون غیر قانونی قیام پر گرفتار، پولیس نے امیگریشن قوانین کے تحت مقدمہ درج کیا

جموں/۶دسمبر (یو این آئی) جموں وکشمیر کے ضلع رامبن میں پولیس نے ایک بنگلہ دیشی خاتون کو غیر قانونی طور پر سرحد پار داخل ہونے اور بغیر کسی سفری دستاویز کے قیام کرنے کے الزام میں گرفتار کر کے اس کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ پولیس کے مطابق خاتون کی موجودگی کی مصدقہ اطلاع ملنے کے بعد کارروائی کی گئی۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ ہپواختر نامی خاتون، جو بنگلہ دیش سے تعلق رکھتی ہے، چندروز سے چندرکوٹ کے کنفر علاقے میں مشکوک حالت میں مقیم تھی اور اس کے پاس نہ پاسپورٹ تھا نہ ویزا۔ پولیس کے مطابق ابتدائی تصدیق کے دوران معلوم ہوا کہ خاتون اپنے شناختی کوائف چھپانے کی کوشش کر رہی تھی، جس سے اس کے مقصدِ قیام کے (بقیہ ۶ پر)

چکلہ بارہمولہ میں آبی اول اراضی اور سرکاری زمین پر

بغیر اجازت کے تعمیراتی ڈھانچے کھڑا کرنے کا معاملہ

تحصیلدار بارہمولہ کی ہدایت پر انہدامی کارروائی عمل میں لائی گئی

سرینگر/6دسمبر/کے پی ایس/چکلہ بارہمولہ میں آبی اول اراضی اور سرکاری زمین پر بغیر اجازت کے تعمیراتی ڈھانچے کھڑا کرنے کی غرض سے روڈ نکالا جا رہا ہے جس کے نتیجے میں آبی اول اراضی زیادہ سے زیادہ تعمیرات کیلئے استعمال ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں کشمیر پریس سروس نامہ نگار مجید شیری کے تفصیلات کے مطابق عوام کی جانب سے تحصیلدار بارہمولہ انعام النبی کو کئی شکایات موصول ہوئی تھیں جس پر موصوف نے فوری طور عمل درآمد کر کے نائب تحصیلدار بارہمولہ ظہور احمد کے نام ہدایت جاری کی کہ وہ جائے وقوع پر جا کر کارروائی عمل میں لائیں اور نائب تحصیلدار ظہور احمد نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی ٹیم اور جے سی بی ساتھ لیکر چکلہ پہنچا اور وہاں پر باضابطہ طور معلوم ہوا کہ چند خود غرض افراد نے آبی اول اراضی میں تعمیراتی ڈھانچے کھڑا کئے ہیں اور اراضی کا وسیع رقبہ پر بغیر کسی اجازت کے غیر قانونی طور تعمیراتی ڈھانچوں تک پہنچنے کیلئے سڑک بنانے کیلئے زمین میں بھرائی کا عمل شروع کئے ہوئے ہیں۔ جس پر تحصیلدار کی ہدایت پر نائب تحصیلدار کی نگرانی میں انہدامی کارروائی عمل میں لائی گئی اور کئی جگہوں پر سٹیٹ لینڈ پر کھڑا کی گئی تعمیراتی (بقیہ ۶ پر)

پولیس نے پلوامہ میں منشیات فروش کو گرفتار کیا، ممنوعہ مادہ برآمد

سرینگر/۶دسمبر/(آفاق نیوز)منشیات کی اسمگلنگ کی لعنت پر قابو پانے کی مسلسل کوششوں میں، جموں وکشمیر پولیس نے پلوامہ میں ایک منشیات فروش کو گرفتار کیا اور اس کے قبضے سے ممنوعہ مادہ برآمد کیا۔ پولیس اسٹیشن پلوامہ کی ایک پولیس ٹیم نے خالصہ پریگام میں قائم ایک ناکہ پر ایک مشکوک شخص کو روکا جس کی شناخت ایجاز احمد موچی ولد عبدالرشید موچی ساکنہ خالصہ پریگام کے طور پر کی گئی۔ دوران تلاشی اس کے قبضے سے 94 گرام چرس پاؤڈر نما مادہ برآمد کر کے اسے گرفتار کرلیا گیا۔ اسی مناسبت سے ایف آئی آر نمبر 281/2025 کے تحت قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت پولیس اسٹیشن پلوامہ میں ایک مقدمہ درج کیا گیا ہے اور تحقیقات جاری ہے۔ جموں و کشمیر پولیس نے معاشرے سے منشیات کی اسمگلنگ کو ختم کرنے کے اپنے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کیا اور عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے علاقوں میں منشیات کے استعمال یا اسمگلنگ سے متعلق معلومات کا اشتراک کر کے تعاون کریں۔

ڈسپوزل اشیاء پر سرکار کی جانب سے عائد پابندی کے باجود کاروبار عروج پر

ماحولیات کے بچاؤ کیلئے لئے گئے فیصلے، زمینی سطح پر کوئی عمل درآمد نہیں

سرینگر/6دسمبر/کے پی ایس/سرکار کی جانب سے ڈسپوزل اشیاء پر پابندی کے باوجود بھی شہر سرینگر سمیت وادی کے دیگر اضلاع میں ڈسپوزل اشیاء کا کاروبار بڑے پیمانے پر جاری ہے۔ اس ضمن میں متعلقہ محکمہ کی خاموشی کے نتیجے میں ڈسپوزل اشیاء کا کاروبار کرنے والے افراد کے حوصلے مزید بلند ہوگئے ہیں۔ کشمیر پریس سروس کے موصولہ اطلاعات کے مطابق وادی کے ماحولیات کو آلودگی سے پاک رکھنے کیلئے سرکار نے ڈسپوزل اشیاء کی خرید وفروخت اور اس سے استعمال پر مکمل پابندی عائد کی ہے۔ تاہم شہر سرینگر سمیت وادی کے دیگر قصبہ جات میں ڈسپوزل اشیاء کا کاروبار بڑے پیمانے پر جاری ہے۔ وادی میں موسم میں بہتری کے ساتھ ہی شادی بیاہ کی تقریبات کا سلسلہ بھی شروع ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں ڈسپوزل اشیاء کا کاروبار کرنے والے بھی سرگرم ہو جاتے ہیں۔ سرکاری سطح پر اگرچہ گذشتہ سال شادی بیاہ کی تقریبات میں استعمال کئے جانے والے سنتھٹک سے بنے عارضی پلیٹوں، گلاسوں، چاکوں اور دیگر چیزوں کے استعمال اور ان کے کاروبار پر پابندی لگائی ہے۔ لیکن یہ صرف زبانی خرچہ ہوتا ہے جبکہ عملی طور کوئی مثبت ردعمل سامنے نہیں آتا ہے۔ شہر سرینگر کے علاوہ وادی کے دیگر اضلاع میں بھی ڈسپوزل اشیاء کے کاروبار میں لوگ محو ہیں۔ اس ضمن میں پلوشن کنٹرول بورڈ کیلئے لازمی ہے (بقیہ ۶ پر)

پی ایم شری جی ایس ایس لہرواپورہ میں شجرکاری مہم کا آغاز

اسکول اور سوشل فاریسٹ ڈویژن کی مشترکہ شروعات

سرینگر/۶دسمبر/کے پی ایس/پی ایم شری گورنمنٹ سکینڈری اسکول لہرواپورہ بانڈی پورہ نے سنیچروار کو سوشل فاریسٹری ڈویژن بانڈی پورہ کے تعاون سے اسکول احاطے میں ایک بڑی شجرکاری مہم کا آغاز کیا۔ اس مہم کے تحت اسکول کے اندر اور اطراف میں 1500 پودے لگائے جائیں گے۔ کشمیر پریس سروس کے موصولہ بیان کے مطابق ہیڈ ماسٹر جاوید جواد نے پہلا پودا لگا کر اس مہم کا افتتاح کیا۔ کشمیر پریس سروس کے موصولہ بیان کے مطابق ہیڈ ماسٹر جاوید جواد نے پہلا پودا لگا کر اس مہم کا افتتاح کیا۔ اس کے فوراً بعد طلباء وطالبات نے اپنے اساتذہ اور سوشل فاریسٹ ڈویژن کے اہلکاروں کے ساتھ اس سرگرمی میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا۔ اس مہم کا مقصد بگڑتے ہوئے ماحول کو محفوظ کرنا ہے، جو کہ سماجی غفلت اور عدم آگاہی کی وجہ سے متاثر ہو رہا ہے۔ شجرکاری سے اسکول کی خوبصورتی بھی بڑھنے کی توقع ہے، جو دنیا کے مشہور وولر جھیل کے دلکش کنارے پر واقع ہے۔ طلباء اور اساتذہ نے اسکول کی درخواست پر بروقت ردعمل دینے اور پودے فراہم کرنے پر سوشل فاریسٹری ڈویژن کا شکریہ ادا کیا۔ اسکول انتظامیہ نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ایسے اقدامات مستقبل میں بھی جاری رہیں گے تا کہ طلباء میں ماحول دوست شعور بیدار ہو اور ایک سرسبز وشاداب مستقبل کی راہ ہموار ہو سکے۔

کئی فوجداری مقدمات میں مطلوب پونچھ کا مفرور ملزم گرفتار: پولیس

جموں، 6دسمبر (یواین آئی) پونچھ پولیس نے متعدد فوجداری مقدمات میں مطلوب ایک مفرور ملزم کو کوچی ہوائی اڈہ کیرالہ سے گرفتار کیا ہے۔ ایک پولیس ترجمان نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ پولیس اسٹیشن منڈی کی ایک ٹیم نے کوچی ہوائی اڈہ کیرالہ سے کئی فوجداری مقدمات میں مطلوب ایک مفرور ملزم کو گرفتار کر کے عدالت کے سامنے پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملزم فاروق عبداللہ ولد عبدالرحیم ساکن ساوجیاں منڈی ایف آئی آر نمبر 94/2018 اور ایف آئی آر نمبر 99/2020 میں مطلوب تھا جس کے لیے معزز عدالت نے سیکشن سی آر پی سی 299 کے تحت گرفتاری کے دو جنرل وارنٹ جاری کیے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ شخص ایک طویل (بقیہ ۶ پر)

سُپر اسپیشلٹی اسپتال شرین باغ سرینگر میں ایم آر آئی سروسز

4دسمبر سے دیکھ بھال کے لئے عارضی طور پر معطل رہیں گی

سرینگر/۶دسمبر/کے پی ایس/گورنمنٹ ایس ایم ایچ ایس/سپر اسپیشلٹی ہسپتال شرین باغ، سری نگر میں گورنمنٹ میڈیکل کالج کے ایم آر آئی یونٹ کو 04 دسمبر 2025 سے میگنیٹ کی ڈی آئسنگ سمیت دیکھ بھال سے گزرنا ہے۔ کشمیر پریس سروس کے موصولہ اطلاعات کے مطابق اسپتال انتظامیہ نے اطلاع عامہ میں کہا ہے کہ ڈی آئسنگ کے عمل میں تقریباً دو ہفتے لگنے کی امید ہے، جس کے دوران گورنمنٹ Super/SMHS Speciality Hospital سری نگر میں MRI خدمات عارضی طور پر دستیاب نہیں رہیں گی۔ اسپتال انتظامیہ نے مزید بتایا ہے کہ اس عرصے کے دوران گورنمنٹ ایس ایم ایچ ایس اور گورنمنٹ سپر اسپیشلٹی ہسپتال کے مریضوں کے ایم آر آئی امتحانات گورنمنٹ سائیکاٹری ہسپتال سری نگر (IMHANS) اور گورنمنٹ بون اینڈ جوائنٹ ہسپتال سری نگر میں کرائے جائیں گے۔ عام لوگوں اور مریضوں سے استدعا کی گئی ہے کہ وہ ضروری تشخیصی خدمات کے تسلسل کو یقینی بنانے کے لیے اپنا تعاون کریں۔

جموں وکشمیر پولیس نے بارہمولہ میں مفرور افراد کو گرفتار کیا

سرینگر/۶دسمبر/(آفاق نیوز)ایک اہم پیش رفت میں، بارہمولہ میں جموں وکشمیر پولیس نے ایک ایسے شخص کو گرفتار کیا جو قانون سے چھپا ہوا تھا کو ایف آئی آر نمبر 69/2023 U/S 457, 380 آئی پی سی کے تحت پولیس اسٹیشن کنزر میں درج کیا گیا تھا۔ ملزم ثاقب احمد شاہ ولد غلام حسن شاہ ساکنہ تکیہ باناپورہ کا رہائشی 2023 کے کیس کے سلسلے میں کافی عرصے سے گرفتاری سے بچ رہا تھا۔ مصدقہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے، تھانہ کنزر کی ایک ٹیم نے تیزی سے ہردشورہ کنزر کے علاقے میں اسے گرفتار کرلیا۔ ملزم کو مزید قانونی کارروائی کے لیے عدالت میں پیش کیا گیا۔ مفرور کی گرفتاری طویل مدتی مفروروں کا سراغ لگانے میں جموں و (بقیہ ۶ پر)

سائنس، صحت کی دیکھ بھال، خلا میں سنگ میل کے ساتھ

ہندوستان اب عالمی کامیابی کی کہانی بن گیا ہے/ جتیندر سنگھ

نئی دہلی/ ۶ دسمبر/ ایم این این/ سائنس اور ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر جتیندر سنگھ نے ہفتہ کو کہا کہ سائنس، اختراع، صحت کی دیکھ بھال اور خلاء جیسے تمام شعبوں میں سنگ میل کے ساتھ ہندوستان اب ایک عالمی کامیابی کی کہانی بن گیا ہے۔ ہریانہ کے پنچکولہ میں انڈیا انٹرنیشنل سائنس فیسٹیول (IISF) 2025 میں خطاب کرتے ہوئے سنگھ نے بتایا کہ پچھلی دہائی میں عالمی سطح پر ہندوستان کے تئیں نظریہ کس طرح بدلا ہے۔ سنگھ نے کہا، "دنیا نے اب تسلیم کیا ہے کہ ہندوستان کی عزت میں اضافہ ہوا ہے؛ اب ہندوستانی ٹیلنٹ کی بڑی پہچان ہو رہی ہے۔ اس میں بھی ایک قابل ذکر تبدیلی آئی ہے کہ دنیا کس طرح ہندوستان اور ملک کے نوجوانوں کو دیکھتی ہے، "سنگھ نے کہا۔ انہوں نے سائنس، اختراع، صحت کی دیکھ بھال اور خلا کے شعبوں میں حاصل کیے گئے کارناموں کا حوالہ دیتے ہوئے مزید کہا، ہندوستان اب مسلسل سنگ میلوں کے ساتھ عالمی کامیابی کی کہانی ہے۔ وزیر نے کہا کہ ملک نے عالمی معیارات کے مطابق رہنا شروع کر دیا ہے اور اسے عالمی معیارات پر تسلیم کیا جا رہا ہے۔ ہم 2014 میں Fragile 5 اکانومی میں تھے، لیکن اب عالمی سطح پر سرفہرست چار میں شامل ہیں۔ صرف 400-350 اسٹارٹ اپس سے، ہم نے ملک بھر میں 1.75 لاکھ کا اضافہ کیا ہے۔ اب ہم اسٹارٹ اپس کے لحاظ سے عالمی سطح پر تیسرے نمبر پر ہیں۔ گلوبل انوویشن انڈیکس (GII)، ہم 80 ویں نمبر پر تھے۔

سنجیدہ مذاکرات کے درمیان ہندوستان-امریکہ تجارتی معاہدہ تکمیل کے قریب

واشنگٹن/ نئی دہلی/ 6 / دسمبر/ ایم این این/ وائٹ ہاؤس کے اقتصادی مشیر کیون ہیسٹ نے اشارہ دیا ہے کہ امریکہ اور بھارت کے درمیان تجارتی اور ٹیرف کا معاہدہ طے ہونے کے بہت قریب ہے، دونوں ممالک کے درمیان مضبوط تعلقات کے بارے میں پرامید ہے۔ ہاسیٹ نے تسلیم کیا کہ مذاکرات پیچیدہ رہے ہیں، جس کی وجہ روس کے ساتھ ہندوستان کے معاملات ہیں، لیکن وہ جلد حل کے لیے پرامید ہیں۔ یہ مثبت اشارے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے ایک معاہدے کے قریب ہونے اور ہندوستانی اشیا پر محصولات کو ممکنہ طور پر کم کرنے کے بارے میں حالیہ بیانات سے ہم آہنگ ہیں۔ ہندوستانی وزارت تجارت اور امریکی حکام دونوں نے باہمی محصولات اور مارکیٹ تک رسائی کے مسائل کو حل کرنے میں جاری پیش رفت کی تصدیق کی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور صدر ٹرمپ کی طرف سے دوطرفہ تجارت کا ہدف 2030 تک $ 500 بلین تک پہنچنا ہے، جو ان کی شراکت کی بڑھتی ہوئی تزویراتی اور اقتصادی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ ہندوستان کے وزیر تجارت پیوش گوئل نے دیگر ممالک جیسے یورپی یونین، نیوزی لینڈ، عمان، پیرو اور چلی کے ساتھ بات چیت کے ساتھ ساتھ امریکہ کے ساتھ جاری تجارتی مذاکرات کا بھی ذکر کیا۔ پیچیدگیوں کے باوجود، جاری اعلیٰ سطحی رابطہ اور بیان کردہ اہداف ایک جامع تجارتی معاہدے کو انجام دینے میں ایک مضبوط باہمی دلچسپی کی تجویز کرتے ہیں۔

ای ڈی نے ریلائنس پاور کے خلاف ایس ای سی آئی

ٹینڈر دھوکہ دہی معاملے میں ضمنی چارج شیٹ دائر کی

نئی دہلی، 06 دسمبر (یو این آئی) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے ہفتے کو ریلائنس پاور لمیٹڈ کے خلاف ایک معاملے میں ضمنی چارج شیٹ دائر کی۔ جس میں کمپنی پر سولر انرجی کارپوریشن آف انڈیا (ایس ای سی آئی) کے ٹینڈر کو حاصل کرنے کے لیے مبینہ طور پر فرضی بینک گارنٹی جمع کرانے کا الزام ہے۔ ای ڈی نے اپنی جانچ دہلی پولیس کی اقتصادی جرائم شاخ (ای او ڈبلیو) کی جانب سے درج کی گئی ایف آئی آر کی بنیاد پر شروع کی۔ ایک ایف آئی آر ایس ای سی آئی کی شکایت پر ریلائنس این یو بی ای ایس ایس لمیٹڈ (ریلائنس پاور لمیٹڈ کی مکمل ملکیتی ذیلی کمپنی) کے خلاف درج کی گئی تھی، جبکہ دوسری ایف آئی آر ریلائنس این یو بی ای ایس ایس لمیٹڈ نے بسوال ٹریڈلنک پرائیویٹ لمیٹڈ اور اس کے مینجنگ ڈائریکٹر پارتھو سارتھی بسوال کے خلاف درج کرائی تھی۔ ای ڈی کے ایک افسر نے کہا، ''ریلائنس پاور لمیٹڈ (اپنی ذیلی کمپنی ریلائنس این یو بی ای ایس ایس لمیٹڈ کے ذریعے) نے ایس ای سی آئی کے ایک ٹینڈر کے لیے بولی لگائی تھی، جس میں 1000 میگاواٹ / 2000 میگاواٹ-گھنٹہ اسٹینڈ الون بیٹری انرجی اسٹوریج سسٹم (بی ای ایس ایس) پروجیکٹس نصب کیے جانے تھے۔ بولی لگانے والے کو 68.2 کروڑ روپے کی بینک گارنٹی جمع کرانی تھی۔ ٹینڈر کی شرائط کے مطابق، اگر بینک گارنٹی کسی غیر ملکی بینک کی طرف سے جاری کی جاتی ہے، تو اسے اس بینک کی ہندوستانی شاخ یا اسٹیٹ بینک آف انڈیا (ایس بی آئی) سے منظوری لینا ضروری ہوتا ہے۔" ای ڈی نے کہا کہ انسداد منی لانڈرنگ ایکٹ (پی ایم ایل اے) کے تحت کی گئی جانچ میں یہ انکشاف ہوا کہ ریلائنس پاور لمیٹڈ نے غلط ارادے سے ایک شیل کمپنی، بسوال ٹریڈلنک پرائیویٹ لمیٹڈ کی خدمات حاصل کر کے فرضی بینک گارنٹی کا انتظام کروایا۔ یہ گارنٹی فلپائن کے منیلا میں فرسٹ رینڈ بینک کی ایک غیر موجود شاخ اور ملیشیا کے اے سی ای انویسٹمنٹ بینک لمیٹڈ کے نام پر بنائی گئی تھی۔ اس کے علاوہ، فرضی گارنٹی کی منظوریاں ایک نقلی ایس بی آئی ای میل آئی ڈی اور فرضی منظوری کے خطوط کا استعمال کر کے تیار کیے گئے تھے۔ ای ڈی نے بتایا، "اس مقصد کے لیے ایس بی آئی ڈاٹ سی او ڈاٹ ان سے ملتے جلتے ایک فرضی ڈومین ایس-بی آئی ڈاٹ سی او ڈاٹ ان کا استعمال کیا گیا۔

کسی بھی ملک کے پاس ایسا ویٹو نہیں ہو سکتا ہے کہ

ہندوستان کس طرح دوسروں کے ساتھ تعلقات استوار کرتا ہے جے شنکر

نئی دہلی/ ۶ دسمبر/ ایم این این/ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ہفتہ کو کہا کہ روس کے صدر ولادیمیر پوتن کے دو طرفہ سربراہی اجلاس کے لئے ہندوستان کے حالیہ اختتامی دورے نے نئی دہلی کی اسٹریٹجک خودمختاری اور خارجہ پالیسی میں اپنی پسند کی آزادی کے عزم پر زور دیا۔ ان کا یہ تبصرہ ہندوستان پر روسی تیل اور دفاعی سازوسامان کی خریداری کو کم کرنے کے لیے امریکی دباو کے پس منظر میں آیا ہے۔ نئی دہلی میں ہندوستان ٹائمز لیڈرشپ سمٹ میں خطاب کرتے ہوئے، جے شنکر نے ہندوستان کے کلیدی تعلقات کو اچھی جگہ پر رکھنے کی اہمیت پر زور دیا کیونکہ ملک عالمی سطح پر ابھر رہا ہے۔ پوتن کے دورے اور ہند-روسی تعلقات کی رفتار کے بارے میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے، انہوں نے وضاحت کی کہ ہندوستان کی خارجہ پالیسی متعدد شراکت داروں کے ساتھ وسیع تعاون پر مبنی ہے، اس کی مصروفیات میں لچک اور آزادی کو یقینی بنانا ہے۔ ہم جیسے ملک کے لیے - بڑا، ابھرتا ہوا، اور اس سے زیادہ اہم مقام پر قبضہ کرنے کی توقع ہے۔ یہ ضروری ہے کہ ہمارے اہم تعلقات اچھی جگہ پر ہوں۔ ہم زیادہ سے زیادہ کھلاڑیوں کے ساتھ اچھے تعاون کو برقرار رکھتے ہیں، اور یہی خارجہ پالیسی ہے۔ جے شنکر نے پوتن کے دورے کے ٹھوس نتائج پر روشنی ڈالی۔

مرمو، مودی اور برلا نے امبیڈکر کے مہاپری نروان دیوس پر خراجِ عقیدت پیش کیا

نئی دہلی، 6 دسمبر (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو، نائب صدر و راجیہ سبھا کے چیئرمین سی پی رادھا کرشنن، وزیر اعظم نریندر مودی اور لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے ہفتہ کو بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے 70 ویں مہاپری نروان دیوس کے موقع پر پارلیمنٹ ہاؤس کے احاطے میں واقع ×× پریرنا استھل' میں نصب اُن کے مجسمے پر گلہائے عقیدت نذر کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ مہاپری نروان دیوس پر ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کو یاد کرتا ہوں۔ انصاف، برابری اور آئینی اصولوں کے تئیں اُن کی دوراندیش قیادت اور ان کی اٹل وابستگی ہمارے قومی سفر کو مسلسل سمت دیتی رہتی ہے۔ ہندوستان کی ترقی میں امبیڈکر کے مستقل تعاون پر زور دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے نسلوں کو انسانی وقار برقرار رکھنے اور جمہوری قدروں کو مضبوط کرنے کے لئے ہمیشہ تحریک دی۔ وکست بھارت کی تعمیر کی جانب بڑھتے ہوئے اُن کے اصول اسی طرح ہمارے راستے کو روشن کرتے رہیں۔ لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے اپنے پیغام میں کہا کہ بھارت کے عظیم آئین کے معمار، سماجی انصاف کے محافظ، بھارت رتن بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر جی کے مہاپری نروان دیوس پر انہیں دلی خراج عقیدت۔ انہوں نے کہا کہ مساوات، انصاف، تعلیم اور شمولیاتی ترقی پر مبنی معاشرے کا اُن کا نظریہ آج بھی ہندوستانی ترقی کے لئے مشعل راہ ہے۔ ان بنیادی اقدار کو بابا صاحب نے دستور ہند میں بھی شامل کیا۔ فلاحی ریاست کے تصور کے ساتھ کروڑوں شہریوں کے لئے انصاف، مساوات، آزادی اور حقوق کی راہ ہموار کی۔ مسٹر برلا نے کہا کہ ملک کی تعمیر اور آئین کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرنے والے امبیڈکر جی نے ہندوستانی سماج کو مضبوط بنانے کی سمت میں بھی عظیم کوششیں کیں۔ انہوں نے محروم طبقات، مزدوروں، خواتین اور نوجوانوں کو جو پیغامات دیے، وہ ایک ترقی پسند ملک کی تعمیر کے لیے ناگزیر دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ریلوے نے ملک بھر میں 37 پریمیم ٹرینوں

میں 116 اضافی کوچ شامل کرنے کا کیا فیصلہ

نئی دہلی، 6 دسمبر (یو این آئی) ریلوے نے نجی ایئر لائن انڈیگو کی پروازوں میں آئی دشواریوں کے پیش نظر مسافروں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے ملک بھر کی 37 پریمیم ٹرینوں میں 116 اضافی کوچ جوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریلوے کی جانب سے جاری ایک پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ ہوائی سفر متاثر ہونے کے سبب اچانک بڑی تعداد میں مسافروں نے ریلوے کا رخ کیا ہے۔ مسافروں کی اس فوری بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھتے ہوئے ہندوستانی ریلوے نے ملک کی 37 پریمیم ٹرینوں میں 116 اضافی کوچ شامل کیے ہیں، جس سے ہزاروں اضافی نشستیں دستیاب ہو گئی ہیں۔ ریلوے نے کہا ہے کہ مسافروں کی سہولت یقینی بنانے کے لیے ایک ریجن وار پلان نافذ کیا گیا ہے اور مختلف ریلوے زون نے اپنی مصروف ترین اور زیادہ مانگ والی ٹرینوں میں کوچوں کی تعداد بڑھائی ہے۔ ریلیز میں بتایا گیا کہ جنوبی ریلوے نے سب سے زیادہ کوچ جوڑے ہیں۔ جنوبی ریلوے نے 18 ٹرینوں میں اضافی کوچ لگائے ہیں۔ یہ قدم 6 دسمبر سے نافذ ہو گئے ہیں۔ اس میں خاص طور پر چیئر کار اور سلیپر کلاس کے کوچ شامل ہیں۔ وہیں شمالی ریلوے نے بھاری مانگ والے روٹس پر دباؤ کم کرنے کے لیے 8 ٹرینوں میں تھرڈ اے سی اور چیئر کار کوچ شامل کیے ہیں۔ مغربی ریلوے نے چار زیادہ مانگ والے راستوں پر 3 اے سی اور 2 اے سی کوچوں کی تعداد بڑھائی ہے، جس سے ملک کے مغربی حصوں سے قومی دارالحکومت کی طرف آنے جانے میں سہولت ہوگی۔ مشرقی وسطی ریلوے نے 6 سے 10 دسمبر تک پانچ ٹرپس کے لیے راجیندر نگر-نئی دہلی (12309) میں اضافی 2 اے سی کوچ لگایا ہے تاکہ بہار-دہلی کے درمیان سفر کرنے والوں کو پریشانی نہ ہو۔

تعلیم ہی پسماندہ طبقات کی ترقی کی بنیاد ہے: پیوش گوئل

نئی دہلی، 6 دسمبر (یو این آئی) تجارت وصنعت کے مرکزی وزیر پیوش گوئل نے ہفتہ کے روز کہا کہ تعلیم ہی پسماندہ طبقوں کی ترقی کی بنیاد ہے اور اس سلسلے میں تعلیمی اداروں خصوصاً یونیورسٹیوں کے اہم کردار پر روشنی ڈالی۔ مسٹر گوئل نیشنل کیپٹل ریجن (این سی آر) کے نوئیڈا میں نجی شعبے کی ایمٹی یونیورسٹی کے سالانہ کنووکیشن سے خطاب کر رہے تھے۔ ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی میراث کو یاد کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ مساوات، سماجی ہم آہنگی اور سب کے لیے مواقع ان کے تیار کردہ آئین کے بنیادی اصول تھے۔ اس تناظر میں مسٹر پیوش گوئل نے کہا کہ تعلیم پسماندہ طبقات کی ترقی کی بنیاد ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مزید یونیورسٹیاں طلبہ کو عوامی زندگی اور سیاست کو گہرائی سے سمجھنے کی ترغیب دیں گی۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ ادارے طلبہ کو عوامی نمائندوں کے ساتھ انٹرن شپ کے لیے بھیجنے پر بھی غور کر سکتے ہیں تاکہ وہ گورننس اور عوامی خدمت کو سمجھ سکیں۔ انہوں نے کانفرنس میں موجود طلبہ کو معاشرے اور قوم کے تئیں اپنے فرائض کی یاد دہانی کرائی۔ وزیر تجارت نے یونیورسٹی کے فارغ التحصیل طلبہ کو 2047 تک ترقی یافتہ ملک بننے کے ہندوستان کے سفر کا اہم حصہ قرار دیا اور کہا کہ اگلے 25 سال ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے فیصلہ کن دور ہوں گے۔ انہوں نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ اپنے منتخب کردہ شعبوں کو نئی اونچائی تک لے جائیں، سرحدوں سے آگے بڑھیں اور قومی ترقی میں بامعنی کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ سیاست کو ایسے سرشار افراد کی ضرورت ہوتی ہے جو ملک کے لیے کام کرنے، عوامی زندگی میں دیانتداری کو برقرار رکھنے اور ملک کے 1.4 ارب شہریوں کو اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو پہچاننے کی ترغیب دیں۔

انڈیگو کی 800 سے زیادہ پروازیں منسوخ، مسافروں کو پریشانی،

حکومت کی طرف سے زیادہ سے زیادہ کرایہ کی حد مقرر

نئی دہلی، 6 دسمبر (یو این آئی) نجی ایئر لائن انڈیگو نے ہفتے کے روز ملک بھر میں 800 سے زیادہ پروازیں منسوخ کر دیں، جس سے مسافروں کو آج بھی خاصی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ایئر لائن نے آج ایک پریس بیان میں اعلان کیا کہ منسوخ شدہ پروازوں کی تعداد ہفتے کے روز 850 سے کم ہو گئی ہے۔ اس نے کہا کہ وہ اس تعداد کو مزید کم کرنے اور آنے والے دنوں میں آپریشن کو معمول پر لانے کے لیے کام کر رہی ہے۔ یکم نومبر کو فلائٹ ڈیوٹی کے نئے ضوابط کے نفاذ کے بعد پائلٹوں کی کمی کی وجہ سے پیدا ہونے والا بحران دسمبر مہینہ شروع ہوتے ہی کافی گہرا ہوتا چلا گیا۔ ایئر لائن نے مسلسل بڑھتی ہوئی تاخیر کے بعد سینکڑوں پروازیں منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا۔ تین دنوں میں انڈیگو کی دو ہزار سے زائد پروازیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ 4 دسمبر کو تقریباً 400 پروازیں، 5 دسمبر کو 1,000 سے زیادہ اور 6 دسمبر کو 800 سے زیادہ پروازیں منسوخ کی گئیں۔ آج دہلی میں کم از کم 106 پروازیں، ممبئی میں 109، چنئی میں 50 سے زیادہ، احمد آباد میں 62، اور جے پور میں 25 پروازیں منسوخ کی گئیں۔ دیگر شہروں سے بھی پروازیں منسوخ ہونے کی اطلاعات ہیں۔ دریں اثناء، انڈیگو کے بحران کے درمیان آسمان چھوتے ہوائی کرایے اور مسافروں کو درپیش پریشانی سے نمٹنے کے لیے حکومت نے عارضی بندوبست کے تحت مسافت کی بنیاد پر زیادہ سے زیادہ کرایے کی حد طے کی ہے۔ شہری ہوا بازی کی وزارت کی طرف سے جاری کردہ ہدایت میں کہا گیا ہے کہ 500 کلومیٹر تک کی مسافت کے لیے زیادہ سے زیادہ کرایہ 7,500 روپے ہوگا۔ 500 اور 1,000 کلومیٹر کے درمیان فاصلے کے لیے کرایہ کی حد 12,000 ہے۔ ایئر لائن کمپنیاں 1,000 سے 1,500 کلومیٹر کے درمیان فاصلے کے لیے 15,000 سے زیادہ چارج نہیں کر سکیں گی۔ 1,500 کلومیٹر سے زیادہ کے تمام فاصلوں کے لیے زیادہ سے زیادہ کرایہ 18,000 مقرر کی گئی ہے۔ وزارت ہوا بازی نے کہا کہ کرایہ کی زیادہ سے زیادہ حد میں یوزر ڈیولپمنٹ فیس، مسافروں کے سروس چارج اور ٹیکس شامل نہیں ہیں۔ مزید برآں، یہ حد بزنس زمرے کی نشستوں اور اڑان اسکیم کے تحت ریزرو نشستوں پر لاگو نہیں ہوگی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ یہ بندوبست عارضی ہے اور حالات معمول پر آنے تک نافذ رہے گا۔ وزارت نے انڈیگو کو ہدایت دی ہے کہ وہ تمام متاثرہ مسافروں کو بغیر کسی تاخیر کے مکمل رقم واپس کرے۔

ہوائی سفر کے بحران پر حکومت جواب دے، کانگریس کا وائٹ پیپر کا مطالبہ

نئی دہلی، 6 دسمبر (یو این آئی) کانگریس پارٹی نے ملک بھر میں ہوائی مسافروں کو درپیش بحران کو حکومت کی اجارہ داری کی پالیسی کی پہلی مثال قرار دیتے ہوئے شہری ہوابازی کے وزیر کے رام موہن نائیڈو سے ذمہ داری قبول کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ انڈیگو کی اجارہ داری اور ڈی جی سی اے کے فلائٹ ڈیوٹی ٹائم لیمیٹیشن قوانین کے ناقص نفاذ نے ہزاروں پروازوں کی منسوخی اور لاکھوں مسافروں کو شدید مشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔ کانگریس کے مطابق، حکومت نجکاری کے نام پر مختلف شعبوں میں اجارہ داری کو فروغ دے رہی ہے، جس کے نتائج مستقبل میں توانائی اور بندرگاہوں جیسے شعبوں میں بھی سامنے آ سکتے ہیں۔ کانگریس رہنما ششی کانت سینتھل نے الزام لگایا کہ حکومت اور ڈی جی سی اے نے قواعد نافذ ہونے کے باوجود ان پر مناسب عمل درآمد نہیں کرایا اور نہ ہی بحران سے نمٹنے کے لیے کوئی مؤثر قدم اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ 60-65 فیصد مارکیٹ کا ایک ہی کمپنی کے قبضے میں چلے جانا حکومت کی پالیسیوں کا واضح ثبوت ہے۔ الیکشن بانڈز کے انکشافات نے اس شبہے کو مزید تقویت دی ہے کہ اجارہ داری کو حکومتی حمایت حاصل تھی۔ کانگریس نے مطالبہ کیا ہے کہ پورے معاملے پر وائٹ پیپر جاری کر کے حقائق عوام کے سامنے رکھے جائیں۔

ملک میں 31.25 گیگاواٹ غیر حیاتیاتی توانائی کے اضافے کا ریکارڈ قائم: پرہلاد جوشی

نئی دہلی، 6 دسمبر (یو این آئی) نئے اور قابل تجدید توانائی کے وزیر پرہلاد جوشی نے کہا کہ رواں مالی سال میں ملک نے 31.25 گیگاواٹ کا اب تک کا سب سے زیادہ غیر حیاتیاتی صلاحیت کا اضافہ حاصل کیا ہے، جو ایک ریکارڈ ہے۔ مسٹر پرہلاد جوشی نے ہفتہ کے روز اڈیشہ کے پوری میں منعقدہ گلوبل انرجی لیڈرس سمٹ '2025 سے خطاب کرتے ہوئے یہ انکشاف کیا۔ انہوں نے اوڈیشہ کے لیے ایل ای ڈی ایگریگیشن (یو ایل اے) ماڈل کے تحت

1.5 لاکھ روف ٹاپ سولر یو ایل اے ماڈل کا بھی اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ریاست کے 7-8 لاکھ لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی صلاحیت کا ہدف 2022 تک ایک گیگاواٹ تھا، لیکن صرف دو سالوں میں دوہرے ہندسے تک پہنچ گیا ہے۔ گزشتہ 11 سالوں میں، ملک کی شمسی توانائی کی صلاحیت 2.8 گیگاواٹ سے بڑھ کر تقریباً 130 گیگاواٹ ہو گئی ہے، جو کہ 4,500 فیصد سے زیادہ اضافہ ہے۔ صرف 2022 اور 2024 کے درمیان، ہندوستان کا شمسی توانائی کی عالمی ترقی میں حصہ 46 گیگاواٹ تھا، جس سے یہ تیسرا سب سے بڑا شراکت دار بن گیا۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ یہ سب کو معلوم ہے کہ کوئلے کے بڑے ذخائر میں ہندوستان پانچویں نمبر پر ہے اور دوسرا سب سے بڑا صارف ہے۔ اس کثرت کے باوجود، ہندوستان کوئلے اور قابل تجدید توانائی کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے۔ حالیہ برسوں میں اس منتقلی میں تیزی آئی ہے۔

اے پی میں اسکرب ٹائفس کے معاملات

میں اضافہ تشویش کا سبب، 5 افراد کی موت

حیدرآباد 6 دسمبر (یو این آئی) آندھرا پردیش میں اسکرب ٹائفس کے معاملات میں اضافہ ہو رہا ہے اور مرنے والوں کی تعداد 4 تک پہنچنا تشویش کا باعث ہے۔ ڈاکٹرس کا کہنا ہے کہ اگر علامات ظاہر ہوں تو ذرا بھی تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ اسکرب ٹائفس دراصل کیڑے کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ ماہرین صحت کا کہنا ہے کہ یہ کوئی متعدی بیماری نہیں ہے بلکہ یہ کیڑے کے کاٹنے سے پھیلتا ہے تاہم ایسے معاملات میں اچانک اضافہ کی وجہ ابھی تک واضح نہیں ہو سکی ہے۔ اب تک اسکرب ٹائفس کے سبب پانچ افراد کی موت ہو چکی ہے۔ یہ اموات وجے نگرم، پلناڈو، باپٹلہ اور نیلور اضلاع میں ریکارڈ ہوئی ہیں۔ پلناڈو میں پہلی موت یکم نومبر کو ریکارڈ ہوئی تھی۔ چتور ضلع میں 386 سے زیادہ اسکرب ٹائفس کے معاملات رجسٹر ہوئے ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ تروپتی ضلع میں 25 سے زیادہ معاملات ہیں اور گنٹور میں 11 معاملات بتائے جاتے ہیں۔ اسکرب ٹائفس چگر مائٹ نامی ایک کیڑے کے کاٹنے سے پھیلتا ہے۔ خاص طور پر کھیتوں اور باغات میں کام کرنے والے کسانوں کے ساتھ ساتھ گھانس کے میدانوں اور باغات میں کھیلنے والے بچوں کے اس بیماری کا شکار ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ اسکرب ٹائفس سے متاثر ہونے والوں میں سر درد، بخار، اور جسم میں درد جیسی علامات ظاہر ہوتی ہیں اور جسم پر دانے بھی نکل آتے ہیں۔

کھرگے نے انڈیگو کی افراتفری کیلئے

مرکز کی اجارہ داری پالیسی کو ذمہ دار ٹھہرایا

کلبرگی، 06 دسمبر (یو این آئی) کرناٹک کے اطلاعاتی ٹیکنالوجی کے وزیر پریانک کھرگے نے ہفتے کے روز انڈیگو ایئر لائن کی پروازوں میں بہت زیادہ تاخیر اور ان کی منسوخی سے پیدا ہونے والے عوامی غم و غصے کو مرکزی حکومت کی پالیسیوں سے جوڑتے ہوئے اسے ایک سنگین قومی مسئلہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اہم شعبوں میں اجارہ داری کو فروغ دینے کی وجہ سے عام عوام کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ میڈیا کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے مسٹر کھرگے نے کہا کہ انڈیگو کے آپریشنز میں آنے والی وسیع رکاوٹوں سے ہزاروں مسافر متاثر ہوئے ہیں۔ یہ صرف ایک ایئر لائن کا مسئلہ نہیں، بلکہ شہری ہوابازی کے شعبے میں صحت مند مسابقت اور احتساب کو یقینی بنانے میں مرکزی حکومت کی ناکامی کا نتیجہ ہے۔ مسٹر پریانک کھرگے نے الزام لگایا کہ گزشتہ ایک دہائی میں مرکزی حکومت کی پالیسیوں نے مسابقت کو کمزور کیا ہے۔ کچھ کارپوریٹ گروپس کو جارحانہ توسیع کی چھوٹ دی گئی، جبکہ باقی کمپنیاں زندہ رہنے کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا، ''شہری ہوابازی ہو یا ٹیلی کام، ریٹیل یا انفراسٹرکچر - ہر جگہ مسابقت کے لیے جگہ سکڑتی جا رہی ہے۔ کہیں اجارہ داری، کہیں دو تین کمپنیوں کا غلبہ - یہی اقتصادی ماڈل انہوں نے بنا دیا ہے۔'' انہوں نے مرکزی حکومت پر 'مکمل خاموشی' اختیار کرنے کا الزام لگایا، جبکہ ملک بھر کے ہوائی اڈوں پر مسافر پھنسے ہوئے ہیں۔ مسٹر کھرگے نے اس بات کا اعادہ کیا کہ اصلی قومی بحث مقابلے کو بحال کرنے، ضابطے کو مضبوط کرنے اور اجارہ داری پر مبنی پالیسیوں کے برے نتائج سے صارفین کی حفاظت کرنے پر ہونی چاہیے۔ انہوں نے خبردار کیا، "اگر حکومت نے مداخلت نہیں کی، تو عوام کو قیمت چکانا پڑے گی۔ آج ایئرپورٹ پر، کل کسی اور شعبے میں۔"

ہندوستان عالمی قابل تجدید توانائی کے اضافے کا ایک کلیدی محرک۔ جوشی

مالی سال 26-25 میں اب تک کا سب سے زیادہ 31.25 گیگاواٹ غیر فوسل اضافہ کا ریکارڈ

نئی دہلی/ ۶ دسمبر/ ایم این این/ ہندوستان کی تاریخی صاف توانائی کی توسیع پر روشنی ڈالتے ہوئے، نئی اور قابل تجدید توانائی کے مرکزی وزیر جناب پرہلاد جوشی نے کہا کہ ہندوستان نے رواں مالی سال میں 24.28 گیگاواٹ شمسی توانائی سمیت 31.25 گیگاواٹ غیر فوسل صلاحیت میں اب تک کا سب سے زیادہ اضافہ ریکارڈ کیا ہے۔ پوری، اڈیشہ میں گلوبل انرجی لیڈرز سمٹ 2025 سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے اوڈیشہ کے لیے 1.5 لاکھ چھت والے سولر ULA ماڈل کا بھی اعلان کیا، جو ریاست بھر میں 7-8 لاکھ لوگوں کو فائدہ پہنچانے اور بااختیار بنانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ وزیر نے کہا کہ 2022 میں قابل تجدید توانائی کی صلاحیت کے TW 1 تک پہنچنے میں تقریباً 70 سال لگنے کے بعد، دنیا نے 2024 تک 2 TW حاصل کر لیا، صرف دو سالوں میں دوسری ٹیراواٹ کا اضافہ کیا۔ ہندوستان قابل تجدید توانائی میں اس دھماکہ خیز عالمی اضافے کا کلیدی ڈرائیور ہے۔ گزشتہ 11 سالوں میں، ملک کی شمسی توانائی 2.8 GW سے بڑھ کر تقریباً 130 GW ہو گئی ہے، جو کہ 4,500 فیصد سے زیادہ کا اضافہ ہے۔ صرف 2022 اور 2024 کے درمیان، ہندوستان نے عالمی شمسی اضافے میں 46 GW کا حصہ ڈالا، جو تیسرا سب سے بڑا شراکت دار بن گیا۔ وزیر نے نوٹ کیا کہ ہندوستان دنیا کے پانچویں سب سے بڑے کوئلے کے ذخائر رکھتا ہے اور کوئلے کا دوسرا سب سے بڑا صارف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کثرت کے ساتھ بھی، ہندوستان مستقل طور پر کوئلے کو قابل تجدید توانائی کے ساتھ متوازن کر رہا ہے کیونکہ منتقلی کی رفتار بڑھ رہی ہے۔

بھارت امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات کے تئیں پُرامید تھا

ٹرمپ نے چیزیں بدل دیں۔ پال اسٹین لینڈ کا ہیڈ شاٹ

نئی دہلی/ واشنگٹن/ ۶ دسمبر/ ایم این این/ ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی اور صدر ڈونلڈ ٹرمپ وائٹ ہاؤس کے ایسٹ روم میں ایک نیوز کانفرنس کے لیے پہنچ گئے۔ اقتدار سنبھالنے کے بعد سے، ٹرمپ نے ٹیرف میں اضافہ کیا ہے، H-1B ویزا کو محدود کیا ہے، اور چین کے ساتھ معاہدہ کیا ہے۔ ہندوستان کے مستقبل کے لیے اس کا کیا مطلب ہے؟ ہندوستان 2025 میں اس بارے میں پرامید ہوا کہ ڈونلڈ ٹرمپ کی دوسری صدارت دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کے لیے کیا لائے گی۔ ہندوستان میں رائے عامہ ٹرمپ کی وائٹ ہاؤس میں واپسی کے بارے میں بہت سے امریکی شراکت دار اور اتحادی ممالک کے مقابلے میں کہیں زیادہ مثبت تھی، یورپی کونسل برائے خارجہ تعلقات کے ذریعہ کئے گئے ایک سروے میں ملک کی 75 فیصد آبادی کو "ٹرمپ ویلکمرز" قرار دیا گیا تھا۔ ہندوستان کے وزیر خارجہ نے نئی دہلی کو ٹرمپ سے کیا توقعات کے بارے میں ایک دلکش نوٹ لگایا، اور وزیر اعظم نریندر مودی نے X پر "میرے دوست ڈونلڈ ٹرمپ" کو اپنی دلی مبارکباد" کی خواہش کی۔ جب کہ تجارت اور امیگریشن پر تناؤ کا اندازہ لگایا گیا تھا، زیادہ تر مبصرین کا خیال تھا کہ وہ قابل انتظام ہوں گے۔ اس کے بجائے، ریاستہائے متحدہ نے 2025 کے موسم بہار اور موسم گرما کے دوران ڈرامائی طور پر ہندوستان پر محصولات میں اضافہ کیا۔ ان میں سے کچھ اضافہ ٹرمپ انتظامیہ کے لبریشن ڈے "ٹیرف کے نقطہ نظر کے نتیجے میں ہوا۔ تاہم، امریکہ نے روس سے بھارتی تیل کی خریداری کو کم کرنے کی حکمت عملی کے طور پر بھارت کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ ٹرمپ نے یہ بھی مسلسل دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے مئی 2025 کے ہندوستان پاکستان تنازعہ کو کم کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا تھا، جسے ہندوستان کے وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا ہے کہ مکمل طور پر غلط" ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ امریکہ نے ہندوستان کے روایتی حریف پاکستان کے ساتھ تعلقات کو آگے بڑھایا ہے۔ مزید، H-1B ویزوں میں سنگین رکاوٹیں، جو امریکی آجروں کو خصوصی شعبوں میں اہل غیر ملکی کارکنوں کی خدمات حاصل کرنے کے قابل بناتی ہیں، کھڑی کر دی گئی ہیں اور ان سے امریکہ میں ہندوستانی مزدوروں کے بہاو کو متاثر کرنے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اگرچہ ہندوستانی حکومت نے حالیہ امریکی پالیسیوں کے ردعمل میں کافی حد تک روک لگا رکھی ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک مستحکم پارٹنر کے طور پر واشنگٹن کی ساکھ - جس کی بہترین اوقات میں بھی ضمانت نہیں دی جاتی تھی۔

ہندوستانی ایلچی کا جاپانی وزیر ماحولیات سے تبادلہ خیال

ٹوکیو، 6 دسمبر، ایم این این۔ جاپان میں ہندوستان کی نامزد سفیر نغمہ ایم ملک نے جمعہ کو جاپان کے وزیر ماحولیات اشی ہارا ہیروتا کا کے ساتھ ایک میٹنگ کی، جس میں دونوں ممالک کے درمیان تعاون کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ جاپان میں ہندوستانی سفارت خانے نے X پر پوسٹ کیا کہ "H.E. Ms Nagma M. Mallick، جاپان میں ہندوستان کی نامزد سفیر، نے جاپان کے وزیر ماحولیات مسٹر اشی ہارا ہیروتا کا سے ملاقات کی اور ہندوستان-جاپان تعاون کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ یکم دسمبر کو، نغمہ ایم ملک نے شیزوکا انسٹی ٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (SIST) میں منعقدہ 16 ویں انڈین سائنٹسٹس ایسوسی ایشن جاپان (ISAJ) سمپوزیم میں ایک ویڈیو پیغام دیا اور سائنس اور ٹیکنالوجی میں دو ممالک کے درمیان تعاون کے امکانات کے بارے میں بات کی۔ جاپان میں ہندوستان کی نامزد سفیر محترمہ نغمہ ایم ملک نے شیزوکا انسٹی ٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (SIST) میں منعقدہ 16 ویں انڈین سائنٹسٹس ایسوسی ایشن جاپان (ISAJ) سمپوزیم میں ایک ویڈیو پیغام دیا۔ نامزد سفیر نے ہندوستان اور جاپان کے درمیان تعاون کے امکانات کے بارے میں بات کی۔ " جاپان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں ہندوستانی سفارت خانے نے لکھا۔ ISAJ" کے صدر، ڈاکٹر سنیل کول اور صدر SIST، ڈاکٹر مسا کازو کیمورا نے بھی افتتاحی اجلاس سے خطاب کیا۔ دو روزہ تقریب میں شہری تبدیلی اور اس سے آگے کے لیے سرکلر انوویشن" کے موضوع پر پریزنٹیشنز اور مذاکرے شامل تھے۔ یکم دسمبر کو، جاپان میں ہندوستان کے ڈپٹی چیف آف مشن، آر مدھو سودان نے کیفو ویمن یونیورسٹی میں سینٹر فار ساؤتھ ایشین اسٹڈیز (CSAS) کی 25 ویں سالگرہ میں شرکت کی اور دونوں ممالک کے درمیان کثیر جہتی تعلقات کو اجاگر کیا۔

روضہ رسولؐ کی زیارت اور ریاض الجنہ میں نوافل کی ادائیگی کے نئے اوقات مقرر

مدینہ منورہ، 6دسمبر (یو این آئی) مسجد نبوی میں روضہ رسولؐ کی زیارت اور ریاض الجنہ میں نوافل کی ادائیگی کے نئے اوقات مقرر کردیے گئے۔ ادارہ امور حرمین شریفین کے مطابق نئے اوقات کار کے تحت مردوں کیلیے زیارت' کا وقت شب 2 بجے سے نماز فجر تک اور دن میں وقت 11 بجے سے عشاء تک ہوگا۔ ادارہ امور حرمین شریفین کی جانب سے بتایا گیا ہے کہ خواتین کیلیے زیارت کا وقت فجر کے بعد سے دن کے 11 بجے اور عشاء کے بعد رات 2 بجے تک ہوگا۔ ادارہ امور حرمین شریفین کے مطابق مرد زائرین نماز جمعہ کے بعد سے عشاء تک زیارت کرسکیں گے جب کہ خواتین جمعہ کو نماز فجر کے بعد سے صبح 9 بجے تک زیارت کرسکیں گی۔

یورپی یونین کا ایکس پر 140 ملین ڈالر کا جرمانہ عائد

برسلز، 6دسمبر (یو این آئی) یورپی یونین ٹیکنالوجی نگرانوں نے ایلون مسک کی سوشل میڈیا کمپنی ایکس پر یورپین آن لائن مواد کے قواعد کی خلاف ورزی پر 140 ملین ڈالر کا جرمانہ عائد کیا ہے، یہ اس سنگِ میل قانون کے تحت پہلی سزا ہے، جبکہ حریف کمپنی ٹِک ٹاک نے رعایتیں دے کر خود کو جرمانے سے بچالیا۔ یورپی یونین ریگولیٹرز کا کہنا ہے کہ ایکس کی خلاف ورزیاں اس کے تصدیق شدہ اکاؤنٹس کے لیے نیلے نشان کے فریب دہ ڈیزائن، اشتہارات کے ذخیرے کی شفافیت کا فقدان اور محققین کو عوامی ڈیٹا تک رسائی فراہم نہ کرنے کو شامل تھیں۔ یورپ کی بڑی ٹیکنالوجی کمپنیوں کے خلاف سخت کارروائی اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہے کہ چھوٹے حریف مقابلہ کرسکیں اور صارفین کے پاس زیادہ انتخاب ہو، لیکن امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے اس کی تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ یہ اقدامات امریکی کمپنیوں کو نشانہ بناتے ہیں اور امریکیوں پر سنسرشپ کرتے ہیں۔ یورپی کمیشن، جو ای یو کا ایگزیکٹو ادارہ ہے، نے کہا ہے کہ اس کے قوانین کسی قوم کو ہدف نہیں بناتے اور یہ محض اپنے ڈیجیٹل اور جمہوری معیارات کا دفاع کر رہا ہے، جو عام طور پر دنیا کے دوسرے حصوں کے لیے معیار ثابت ہوتے ہیں۔ ایکس کے خلاف یہ پابندیاں بلاک کے ڈیجیٹل سروسز ایکٹ (ڈی ایس اے) کے تحت دو سالہ تفتیش کے بعد عائد کی گئیں، جو آن لائن پلیٹ فارمز سے غیر قانونی اور مضر مواد سے نمٹنے کے لیے زیادہ اقدامات کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔ یورپی کمیشن کی ٹیکنالوجی سربراہ ہینا ورکونن نے کہا کہ ایکس کا یہ معقول جرمانہ ان خلاف ورزیوں کی نوعیت، متاثرہ ای یو صارفین کے حوالے سے ان کی سنگینی اور ان کے دورانیے کی بنیاد پر متناسب اور حساب شدہ ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے کہا کہ ہم سب سے زیادہ بڑے جرمانے عائد کرنے کے لیے یہاں نہیں ہیں۔ ہمارا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ ہمارے ڈیجیٹل قوانین پر عمل ہو، اور اگر آپ ہمارے قواعد کی پابندی کرتے ہیں تو آپ کو جرمانہ نہیں ملتا۔ بات اتنی ہی سادہ ہے۔"

دبئی کے ہوٹل میں 2 سال تک رہنے والی فیملی کا بل ادا کرنے سے انکار

دبئی، 6دسمبر (یو این آئی) دبئی کی سول عدالت نے ایک عرب خاندان کو حکم دیا ہے کہ وہ ہوٹل کے ایک کمرہ کو خالی کر دے جس پر انہوں نے دو سال سے قبضہ کر رکھا تھا۔ اس فیملی نے قیام کے مکمل اخراجات کا تصفیہ کیے بغیر ہوٹل میں دو سال گزارے۔ عدالت نے خاندان کو یکم اکتوبر تک واجبات اور فیس کی مد میں 155,000 درہم ادا کرنے کی ہدایت کی ہے۔ اس کے علاوہ وہ خالی ہونے تک یومیہ رہائش کے اخراجات اور مکمل ادائیگی تک 5 فیصد قانونی سود ادا کرے گی۔ الخلیج اخبار کے مطابق یہ تنازعہ ایک ہوٹل اور چھ افراد پر مشتمل خاندان، ایک جوڑے اور ان کے چار بچوں کے درمیان پیدا ہوا جو 2023 سے ہوٹل کے ایک کمرے میں رہ رہے تھے۔ اگرچہ خاندان نے کل بل کا کچھ حصہ ادا کیا، باقی رقم درہم 275,000 سے تجاوز کرگئی۔ ہوٹل نے بالآخر ایک مقدمہ دائر کیا جس میں بے دخلی اور جمع شدہ بقایا جات کی ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا۔

آسٹریلیا میں 10 دسمبر سے قانون نافذ! میٹا اور انسٹاگرام نے صارفین کے اکاؤنٹس بند کردیئے

سڈنی، 6دسمبر (یو این آئی) آسٹریلیا میں سولہ سال سے کم عمر سوشل میڈیا صارفین کے اکاؤنٹس بند کردیے گئے، قانون دس دسمبر سے نافذ ہوگا۔ تفصیلات کے مطابق آسٹریلیا میں 16 سال سے کم عمر صارفین کے لیے سوشل میڈیا پر پابندی کے نفاذ کے پیش نظر فیس بک اور انسٹاگرام نے تقریباً نصف ملین اکاؤنٹس بند کرنا شروع کر دیے ہیں۔ آسٹریلیا کی اس پابندی کا اطلاق 10 دسمبر سے ہونا ہے، لیکن میٹا نے صارفین کو پچھلے ماہ ہی مطلع کیا تھا کہ 4 دسمبر سے اکاؤنٹس بند کرنے کا عمل شروع ہوجائے گا۔ میٹا کے ترجمان کا کہنا ہے کہ ہم 10 دسمبر تک تمام صارفین کو ہٹانے کے لیے سخت محنت کر رہے ہیں، لیکن قانون کی تعمیل ایک مسلسل اور پیچیدہ عمل ہوگا۔ اگر آپ 16 سال سے کم ہیں تو اب بھی اپنے ڈیجیٹل مواد کو انسٹاگرام، تھریڈز اور فیس بک سے محفوظ اور ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں۔ وہ صارفین جو غلطی سے 16 سال سے کم سمجھے گئے، انہیں اپیل کرنے کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے۔ مزید یہ کہ تھریڈز پر اکاؤنٹ رکھنے کے لیے انسٹاگرام اکاؤنٹ ہونا ضروری ہے، لہٰذا 16 سال سے کم صارفین تھریڈز پر بھی اکاؤنٹ نہیں رکھ سکیں گے۔ میٹا کا کہنا ہے کہ پابندی کے نفاذ تک تمام انڈر ایج اکاؤنٹس بند کردیے جائیں گے اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر انچاس اعشاریہ پانچ ملین آسٹریلین ڈالر تک کا جرمانہ عائد ہوسکتا ہے، فیس بک میسنجر پابندی سے مستثنیٰ ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ فروری میں ای-سیفٹی کمشنر نے بتایا تھا کہ فیس بک پر تقریباً 000,150 اور انسٹاگرام پر 000,350 اکاؤنٹس ایسے ہیں جو 13 سے 15 سال کے صارفین کے نام پر ہیں۔ آسٹریلیا کی وزیر مواصلات انیکا ویلز نے نیشنل پریس کلب میں کہا کہ 10 دسمبر تک اگر کوئی بچہ سوشل میڈیا اکاؤنٹ رکھتا ہے تو وہ پلیٹ فارم قانون کی خلاف ورزی کررہا ہے، تاہم موجودہ اکاؤنٹس کی چھان بین اور نئے اکاؤنٹس کی روک تھام میں وقت لگے گا۔

پاکستان اپنی پہلی اسٹیبل کوائن' جلد متعارف کرائے گا: سربراہ کرپٹو

اسلام آباد، 6دسمبر (یو این آئی) چیئرمین پاکستان ورچوئل ایسٹس ریگولیٹری اتھارٹی (پی وی اے آر اے) بلال بن ثاقب نے اعلان کیا ہےکہ پاکستان اپنی پہلی اسٹیبل کوائن' متعارف کرانے جارہا ہے۔ پی وی اے آر اے ایک خودمختار وفاقی ادارہ ہے جسے متعدد اسٹیک ہولڈرز پر مشتمل بورڈ چلاتا ہے، جس میں گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان، چیئرمین سکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان اور چیئرمین فیڈرل بورڈ آف ریونیو شامل ہیں۔ اس ادارے کا مقصد غیرقانونی مالیاتی سرگرمیوں کی روک تھام، صارفین کا تحفظ اور فن ٹیک، ترسیلات، ٹوکنائزڈ اثاثوں اور شریعت سے مطابقت رکھنے والی جدت کے مواقع پیدا کرنا ہے جس کے لیے ریگولیٹری سینڈ باکسز کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بلومبرگ کے مطابق اسٹیبل کوائن ایک ایسا ڈیجیٹل ٹوکن ہوتا ہے جس کی قدر کسی حقیقی کرنسی، جیسے امریکی ڈالر کے ساتھ منسلک ہوتی ہے، جس کے باعث یہ بٹ کوائن جیسی کرپٹو کرنسیوں کے مقابلے میں زیادہ مستحکم ہوتا ہے۔ دبئی میں بنانس بلاک چین ویک سے خطاب کرتے ہوئے کرپٹو سربراہ نے کہا کہ پاکستان یقیناً اسٹیبل کوائن لانچ کرے گا اور ملک اس کے ساتھ ساتھ سینٹرل بینک ڈیجیٹل کرنسی (سی بی ڈی سی) پر بھی کام کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں یہ حکومتی قرضے کو کولیٹرلائز کرنے کا بہترین طریقہ ہے، ہم اس مالیاتی ڈیجیٹل انوویشن کے انتہائی اگلے محاذ پر رہنا چاہتے ہیں، جب ہمارے پاس صلاحیت بھی ہے اور عوامی اپنائیت بھی، تو ہم آخر میں کیوں رہیں؟ پاکستان کرپٹو کونسل (پی سی سی) کے مطابق بلال بن ثاقب نے ورچوئل اثاثوں کے مستقبل اور ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں ریگولیشن کے موضوع پر ایک پینل بحث میں بھی حصہ لیا۔ انہوں نے زور دیا کہ پاکستان جیسے ممالک کے لیے واضح اور جدت کو فروغ دینے والا کرپٹو ریگولیٹری فریم ورک معاشی ترقی کا بنیادی محرک ہے، پاکستان کے اسٹیبل کوائن، ڈیٹا فریم ورک اور بغیر بینک والے افراد کو باضابطہ نظام میں لانے کے اقدامات دنیا کے لیے مثالی کیس اسٹڈیز ثابت ہوسکتے ہیں۔ رواں برس کے اوائل میں بلال بن ثاقب نے ملک کا پہلا سرکاری سطح پر قائم کیا گیا اسٹریٹجک بٹ کوائن ریزرو بھی متعارف کرایا تھا۔ انہوں نے یہ اعلان لاس ویگاس میں ہونے والی بٹ کوائن ویگاس 2025' کانفرنس میں کیا، جہاں ان کے خطاب کے شرکا میں امریکی نائب صدر جے ڈی وینس، ایرک ٹرمپ اور ڈونلڈ ٹرمپ جونیئر بھی شامل تھے۔ مئی میں حکومت نے بٹ کوائن مائننگ اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے ڈیٹا سینٹرز کے لیے پہلے مرحلے میں 2 ہزار میگاواٹ بجلی مختص کرنے کا اعلان کیا تھا۔

امریکہ نے جنوبی کوریا کو 111.8 ملین ڈالر کے ہتھیار فروخت کرنے کی منظوری دی

واشنگٹن، 6دسمبر (یو این آئی) امریکی ڈیفنس سکیورٹی کوآپریشن ایجنسی نے کہا ہے کہ امریکی وزارت خارجہ نے 111.8 ملین ڈالر کے ہتھیاروں کی فروخت کی منظوری دے دی ہے۔ ایجنسی نے کہا کہ جنوبی کوریا نے 624 اضافی جی بی یو-39/بی چھوٹے قطر کے بموں کی درخواست کی تھی۔ یہ دقیق رہنمائی والے ہتھیار ہیں جنہیں لڑاکا طیارے زمینی اہداف کو بڑی درستگی کے ساتھ نشانہ بناتے ہیں اور یہ ٹینکوں اور بنکروں کو تباہ کرنے کے لیے کافی طاقتور ہیں۔ ایجنسی کے مطابق یہ فروخت امریکی خارجہ پالیسی اور قومی سلامتی کے مقاصد کی حمایت کرے گی، ایشیا پیسفک خطے میں سیاسی استحکام اور معاشی ترقی کے لیے اہم طاقت جنوبی کوریا جیسے ایک بڑے حلیف کی سکیورٹی میں بہتری لائے گی۔ "ایجنسی نے کہا کہ یہ بم جنوبی کوریا کو موجودہ اور مستقبل کے خطرات، خطے میں جارحیت کو روکنے" کے خلاف دفاع کرنے میں مدد دیں گے اور یہ یقینی بنائیں گے کہ اس کی افواج امریکی فوجی یونٹس کے ساتھ بخوبی ہم آہنگی سے کام کرسکیں۔ اس نے مزید کہا کہ امریکی دفاعی کمپنی بوئنگ یہ ہتھیار تیار کرے گی اور فروخت کے لیے جنوبی کوریا میں اضافی امریکی حکومتی عملے یا کنٹریکٹرز کو تعینات کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

فاتحہ خوانی

یہ خبر نہایت رنج وغم کے ساتھ شایعہ کی جاتی ہے کہ حاجی محمد عباس بٹ ابن زوار محمد اصغر ساکنہ گلشن باغ اپر حول سرینگر طویل علالت کے بعد آج صبح مورخہ 6 دسمبر 2025 کو داعی اجل کو لبیک کہکر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تبارک وتعالیٰ بحق محمد وآل محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین مرحوم کی مغفرت فرماکر ان کو جنت الفردوس میں عالی مقام عطا کرے۔ آمین

مرحوم کی اجتماعی فاتحہ خوانی بروز پیر وار مورخہ 8 دسمبر 2025 صبح 7 بجے ان کے مقبرہ واقع گلشن باغ اپر میں انجام دی جائے گی بعدازآں تازیتی مجلس دن بر ان کے دولت خانہ واقع گلشن باغ اپر میں جاری رہے گی۔
مومنین کو مرحوم کے حق میں سورۃ الفاتحہ کی التماس ہے۔

سوگوران: فرزندان
9797048696

PUBLIC NOTICE

I Mohammad Shaban Bhat S/o Ghulam Ahmad Bhat R/o Ompora Tehsil & District Budgam at present New Colony Batamaloo Srinagar intend Sell Plot No. 54 measuring 50x100 (5000) sqfts in Govt Housing Colony Ompora, Budgam Kashmir to Hanam Chowdhary D/o Amin Chowdhary Rio Sunderpur R.S.Pura A/p 238 Kanak Mandi Jammu following original papers issued by the J&K Housing Board stands misplaced/not traceable:
1. Allotment
I have applied for NOC for Conveyance Deed for transfer of leasehold rights of above said plot in my favour Objection, if any, may be conveyed to the Managing Director, J&K Housing Board, Green Belt Park, Gandbinagar, Jammu within a period of 15 days from the date of publication of this Notice. However, no objection will be entertained after the expiry of the above said period.
Mohammad Shaban Bhat S/o Ghular Ahmad Bhat R/o Ompora Tehsil & District Budgam at present New Colony Batamaloo Srinagar.

PUBLIC NOTICE

We, Mohammad Shaban Bhat S/o Ghulam Ahmad Bhat R/o Ompora Tehsil & District Budgam at present New Colony Batamaloo Srinagar, Nisar Ahmad Bhat S/o Ghulam Rasool Bhat R/o Ompora Tehsil & District Budgam & Manzoor Ahmad Bhat S/o Ghulam Rasool Bhat R/o Ompora Tehsil & District Budgam have sold Plot No. 54 measuring 50x100 in Housing Colony, Ompora, Budgam to Hanam Chowdhary D/o Amin Chowdhary R/o Sunderpur R.S.Pura A/p 238 Kanak Mandi Jammu, Mohammad Shaban Bhat have applied for NOC for Conveyance deed for transfer of leasehold rights of above said plot. Objection, if any, may be conveyed to the Managing Director, J&K Housing Board, Green Belt Park, Gandhinagar, and Jammu within a period of 15 days from the date of publication of this Notice. However, no objection will be entertained after the expiry of the above said period.
Name:
1.Mohammad Shaban Bhat S/o Ghulam Ahmad Bhat R/o Ompora Tehsil & District Budgam at present New Colony Batamaloo Srinagar.
2. Nisar Ahmad Bhat S/o Ghulam Rasool Bhat R/o Ompora Tehsil & District Budgam. 3 Manzoor Ahmad Bhat Ghulam Rasool Bhat R/o Ompora Tehsil & District Budgam

Union Territory of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER R&B DIVISION

Extension Notice Subject: Repair and Renovation of Residential Quarters at Uri.

Ref: e-NIT No. 80 of 2025-26 issued under endrst No. 2025-26/ 6793-6801 dated: 25-11-2025.

In view of poor response, the bid submission for above mentioned NIT is hereby extended upto 09-12-2025 upto 12:00 Noon and opening of Bid online shall be 09-12-2025 at 01:00 PM. All other terms and conditions will remain the same. No. /20258133-39 Dated:-06-12-2025

Sd/-
Executive Engineer,
R&B Division, Uri

DIPK No:-8797-25 Dated 6-12-2025

Government of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE NAIB TEHSILDAR SANATNAGAR
(Executive Magistrate 1st Class)
Tehsil Office Chanapora/ Natipora, Srinagar

No. 7/9 / NTS/TCH/25 Dated: 06-12-2025

Subject: Issuance of Legal Heir Certificate in favour of Mohammad Sultan Bhat S/o Late Mohammad Ramzan Bhat R/o Peerbagh Srinagar expired on 19-01-2024.

NOTICE

The above titled application for issuance of legal heir certificate is under process in our office. In this regard, the report obtained from concerned field staff reveals that Mohammad Sultan Bhat S/o Late Mohammad Ramzan Bhat R/o Peerbagh Nadir Gund, Srinagar expired on 19-01-2024 and has left behind the following legal heirs:

S.No.	Name	Age	Relationshipl with the Deceased	Marital Status
1	Bibi Jan	85	Wife	Widow
2	Bilal Ahmad Bhat	51	son	Married
3	Hanifa Malik	57	Daughter	Outside Married
4	Hajira Hameed	55	Daughter	Outside Married
5	Kulsuma Jan	50	Daughter	Outside Married
6	Aisha Mushtaq	45	Daughter	Outside Married
7	Mehmooda Akhter		Daughter	Outside Married

The applicant has sought issuance of a Legal Heir Certificate in favour of the above-named legal heirs of the deceased.

Any person having an objection in this regard may communicate the same to the undersigned, either personally or through an authorized representative. within seven (07) days from the date of publication of this notice. No claim shall he entertained after the expiry of the said period.

PUBLIC NOTICE

I want to change the name on Electricity Bill Bearing Consumer ID No.0207020005435 from Farooq Ahmad Sheikh S/O Abdul Gani Sheikh R/O TrahpooAchabal to MohdLateef Sheikh C/O Farooq Ahmad Sheikh R/O TrahpooAchabalAnantnag, if anybody has any objection in this regard He/ She may file his /her objection in the Office of the PDD Sub Division Achabal, within a period of seven (7) days from the date of publication of this notice. After that no objection shall be entertained.
MohdLateef Sheikh
C/O Farooq Ahmad Sheikh
R/O TrahpooAchabalAnantnag JNA7780878931

PUBLIC NOTICE

I Abdul Majeed Parray S/o Mohnmad Usman R/o Balkote Tehsil Uri District Baramulla intend to sell Plot No- 850 measuring 25x40 at Housing Colony, Ompora, Budgam to Abdul Muteen Geelani S/o Sved Sharief ud Din Geelani R/o Check-Marg, Hardpanzoo Tehsi Khansahib District Budgam I have applied for NOC for Conveyance deed for transfer of leasehold rights of above said plot Objection, if any, may be conveyed to the Managing Director, J&K Housing Board. Green Belt Park, Gandhinagar, Jammu within a period of 15 days from the date of publication of this Notice. However, no objection will be entertained after the expiry of the above said period
Name: Abdul Majeed Parray
S/ o Molunmad Usman
R/o Balkote Tehsil Uri District Baramulla

PUBLIC NOTICE

It is information of general public that I have applied for the Date of Birth Certificate of my Ward namely Salik Ahmad Bhat, Date of Birth is 14-03-2013 as per School record. If anybody having any objection in this regard He/ She may file his /her objection in the Office of the Block Development Officer Pahalgam, within a period of seven (7) days from the date of publication of this notice. After that no objection shall be entertained.
Mohammad YaseenBhat
F/O Salik Ahmad Bhat
R/O AamadWagadPahalgamAnantnag JNA7780878931

PUBLIC NOTICE

I want to change my name and parentage in my RC bearing Number: JK04F1315 from Mohammad Asif Kumar S/o Mohammad Shaban Kumar to Asif Ahmad Sofi S/o Javaid Ahmad Sofi. If any body has any objection in this regard he/she may contact the office of RTO Budgam with in a period of seven days. No objection will be entertained after that.
Asif Ahmad Sofi
S/o: Javaid Ahmad Sofi
R/o: Mandibal near Masjid Qadeem, Nowshera Srinagar 190011

PUBLIC NOTICE

I want to change my name and parentage in my RC bearing Number: JK04F1315 from Mohammad Asif Kumar S/o Mohammad Shaban Kumar to Asif Ahmad Sofi S/o Javaid Ahmad Sofi. If any body has any objection in this regard he/she may contact the office of RTO Budgam with in a period of seven days. No objection will be entertained after that.
Asif Ahmad Sofi
S/o: Javaid Ahmad Sofi
R/o: Mandibal near Masjid Qadeem, Nowshera Srinagar 190011

COURT OF PRINCIPAL DISTRICT JUDGE, SRINAGAR
Present Mr. Haq Nawaz Zargar

1. Imran Shafi Akhoon
W/o Late Sarim Mushtaq Shag
D/o Mohamamd Shafi Akhoon
R/o Rose Avenue Peerbagh Hyderpora Srinagar
(Petitioner)

V/s

1. Mushtaq Ahamd Shah
S/o Abdul Gani Shah
R/o Hubbi Colony Sikh Bagh Lal Bazar Srinagar
3. Public at Large
(Respondents)

In the matter of: Application for appointment of guardian for the person and property of Minor(s)

Notice to Public at Large

Whereas, the petitioners filed above titled petition before this court for appointment of guardian of the person and property of minor(s) namely Mohammad Ibrahim Shah S/o Dr. Iram Shafi Akhoon R/o Hubbi Colony Sikhbagh Lal Bazar Sgr. The petition is pending disposal before this court and the next date of hearing is fixed on 22-12-2025

Public Notice is hereby issued informing all and sundry, through the medium of this notice proclamation that if anyone has any objection he/she ⁄they shall appear before this court either personally or through counsel of any authorized agent and file objections on or before 22-12-2025 failing which the petition will be taken up and appropriate orders will be passed but same.

In case, the date fixed is declared as holiday, the matter shall be taken on the next working day. Given under my hand and seal of this court on 03-12-2025

Principal District Judge
Srinagar

Union Territory of Jammu & Kashmir,

Office of the Executive Engineer R&B Division Kralpora

Fresh E tenderingNIT No.60/RnB/Kralpora of 2025-26Dated: 06-12-2025

For & on behalf of the Lt. Governor Jammu &Kashmir(UT), e-tenders are being invited on Percentage basis from approved and eligible Contractors registered with the J&K UT Government, CPWD, Railways, and other State/Central Governments for the following works:

S. No	Name of Work	Adv. Cost (In Lacs)	Cost of T/Doc. (In Rupees)	EMD (in Rupees)	Time of completion	Class of Contractor	Call No	Major Head
1.	Macadamisation of Chechi Mohalla Lone Hari roadKralpora	14.58 (incl C/o Bitumen and GST)	600/-	29160	4 Days	Bee/Cee/Dee Civil having MOU with registered HMPO	5thCall	C&T 2025-26
2.	Upgradation of Payer Mohalla Road at Dardsun Bala	14.08 (incl C/o Bitumen and GST)	600/-	28170	4 Days	Bee/Cee/Dee Civil having MOU with registered HMPO	5thCall	Potholes 2025-26

Position of AAA/ TS: Accorded Position of funds: Available

1. The bidding documents, which would include qualifying information, eligibility criteria, specifications/drawings, a bill of quantities (B.O.Q), a set of contract terms and conditions, and other details, can be viewed/downloaded from the departmental website www.jktenders.gov.in on the dates listed below:

1	Date of Issue of Tender Notice	06.12.2025
2	Period of downloading of bidding documents	06.12.2025(1:00PM) to 11.12.2025 (6:00PM)
3	Bid submission Start Date	06.12.2025 (1:00PM)
4	Bid Submission End Date	11.12.2025 (6:00PM)
5	Date & time of opening of Bids (Online)	12.12.2025 (12:00 Noon) In the Office of Executive Engineer R&B Division Kralpora.

Upload/Disclose the bank account number which is linked with the GSTIN along with proof. No payments shall be released by the department to any other bank account except the one linked with the GST registered number of the successful bidder.

2. Bids must be accompanied with Cost of Tender Document in the shape of Treasury Challan (dated between the bid start date and the Bid Submission End date) deposited in M.H. 0059 in favour of Executive Engineer R&B Division Kralpora (tender inviting authority). Treasury Challan must be writtenboldly and clearly with Name of Work, Name of the Contractor along with Contact No, NIT No and Serial No of Work on NIT(if any).

3. At the time of tendering, all bidders must upload earnest money/bid security equal to 2% of the Advertised Cost in the form of CDR/FDR pledged to the tender receiving authority, i.e. Executive Engineer R&B Division Kralpora. Besides that, the successful bidder will have to provide Performance Security @ 5% of the allotted Cost in the form of CDR/FDR at the time of contract award, strictly in accordance with the Government's circular instructions from time to time. The earnest money/bid security of 2% will be released to the successful bidder only after the submission of a Performance Security of 5% of the allotted cost, which will be released after successful completion of the DLP/Maintenance Period.

4. In case of abnormally low bid price the Circular instructions issued by the Finance Department vide No FD-Code/441/2021-02-158 dated 08-08-2025 regarding seeking of additional performance security from the selected bidder for quoting ALB are as under

a. Where the bid price is below 10% but not below 20% of the project cost put to bid, the additional performance guarantee/Security percentage shall be incremented by 0.1% for every percentage of bid price below 10% of the project cost put to bid starting at 11% with the additional bid performance guarantee being 0.1% and this additional performance guarantee percentage shall be applied on bid price.

Sd/-
Executive Engineer
R&B Division Kralpora

DIPK No:-8779-25 Dated 6-12-2025

جدید لائف اسٹائل کے اثرات
اور طلاق کلچر کا فروغ تشویشناک

سرفراز احمد قاسمی
حیدرآباد
رابطہ8099695186 :

ازدواجی تنازعات کے بڑھتے واقعات میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے،ایک تازہ رپورٹ کے مطابق شہر میں طلاق کلچر کو تیزی سے فروغ حاصل ہو رہا ہے، یہ سنگین صورتحال جدید لائف اسٹائل کے اثرات کا نتیجہ ہے، ہر ماہ 250 شادیاں ٹوٹ رہی ہیں جو آئی ٹی سٹی کا نیا بحران ہے، کیریئر جیت رہا ہے اور رشتے ہار رہے ہیں،رپورٹ کے مطابق ہندوستان کے آئی ٹی ہب حیدرآباد میں تیزی سے بدلتے طرز زندگی نے شادی شدہ جوڑوں کے رشتوں پر گہرا اثر ڈالنا شروع کر دیا ہے،نوجوان کیریئر،تعلیم اور آزادی کو ترجیح دے رہے ہیں مگر یہی تبدیلیاں ازدواجی رشتوں میں تناؤ اور فاصلوں کا بڑا سبب بن رہی ہیں۔ملک میں طلاق کی مجموعی شرح اب بھی صرف ایک فیصد ہے جو عالمی اوسط دو فیصد سے کم ہے لیکن نوجوان نسل میں طلاق کے بڑھتے واقعات انتہائی تشویش ناک ہیں، گزشتہ دو دہائیوں میں ملک میں طلاق کے واقعات دوگنے ہو چکے ہیں، بالخصوص میٹرو شہروں میں گزشتہ 10 برسوں میں 30 تا 40 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے،

ریاست تلنگانہ میں طلاق کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے اور اس معاملے میں تلنگانہ ملک کی ٹاپ ان سات ریاستوں میں شامل ہے، جہاں طلاق کی شرح سب سے زیادہ ہے،حیدرآباد میں صورتحال زیادہ سنگین ہے،طلاق کے معاملات میں گزشتہ 5 سال میں 5 فیصد کا اضافہ ہوا ہے،فیملی کورٹس میں ہر ماہ تقریباً 250 کیس درج ہو رہے ہیں،ایک سال سے کم عرصے میں اوسطاً 160 سے زیادہ شادیاں ٹوٹ رہی ہیں،تلنگانہ میں مجموعی طلاق کی شرح 6.7 فیصد ہے۔تشویش کی بات یہ ہے کہ 25 سے 35 سال عمر کے جوڑے زیادہ طلاق حاصل کر رہے ہیں،حیدرآباد میں شادی کے اندرون ایک سال میاں، بیوی کے جھگڑوں کے کم از کم 15 مقدمات درج ہو رہے ہیں،چھوٹے چھوٹے مسائل،بڑے جھگڑوں میں تبدیل ہو رہے ہیں اور نوبت طلاق تک پہنچ رہی ہے جس سے حیدرآباد میں طلاق کلچر تیزی سے فروغ پا رہا ہے، پرانی حویلی اور کوکٹ پلی کی عدالتوں میں ہزاروں مقدمات زیر التوا ہیں جو سماجی ڈھانچے میں بے چینی کی علامت ہے،نوجوان جوڑوں کے رشتوں میں تلخیوں کا جائزہ لیا جائے تو کئی چونکا دینے والے حقائق سامنے آئے ہیں جو طلاق کی وجہ بن رہے ہیں،نوجوان جوڑوں میں بات چیت اور ایک دوسرے سے مسائل بانٹنے کا رجحان کم ہو گیا ہے جس سے غلط فہمیاں بڑھ رہی ہیں،آئی ٹی اور کارپوریٹ ملازمتوں نے لائف اسٹائل بدل کر ازدواجی زندگی پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ 67 فیصد طلاقیں مالی تنازعات کی وجہ سے ہو رہی ہیں اور 42 فیصد مرد،قرض حاصل کر کے طلاق کے اخراجات ادا کر رہے ہیں،تعلیم یافتہ اور معاشی خود مختار خواتین میں شادی اور طلاق کا ڈر،خوف ختم ہو گیا ہے وہ قربانیاں دینے میں سمجھوتہ کرنے تیار نہیں ہیں،جس سے صبر،برداشت اور ایڈجسٹمنٹ میں واضح کمی آئی ہے،سوشل میڈیا اور غیر ملکی کلچر بھی خاندانی رشتوں میں دراڑیں ڈال رہا ہے،ماہرین کا ماننا ہے کہ اگر بروقت مداخلت کی جائے تو ہزاروں گھروں کو ٹوٹنے سے بچایا جا سکتا ہے،فیملی کونسلنگ اور مشاورت سے 70 فیصد کیس حل ہوتے ہیں،شادی سے پہلے کونسلنگ کو فروغ دینا ضروری ہے،تاکہ توقعات و ذمہ داریاں واضح رہیں،چھوٹے مسائل کو کورٹ کچہری لے جانے کے بجائے بات چیت کے ذریعے حل کیا جائے،میاں،بیوی کو ایک دوسرے کے لیے باقاعدہ وقت نکال کر بات چیت کو اہمیت دینی چاہیے،حیدرآباد جیسے تیزی سے ترقی کرنے والے شہروں میں رشتوں کو بچانے جذباتی رابطہ،گفتگو اور صبر وہ بنیادی چیزیں ہیں جن پر مضبوط خاندان تعمیر ہو سکتے ہیں"

یہ گزشتہ مہینے کی ایک تازہ اخباری رپورٹ ہے،معاشرے میں طلاق کے بالکل ابتدائی احکام سے بھی عام لوگ ناواقف ہیں اور طرح طرح کی غلط فہمیاں ہو چکی ہیں،ان مسائل کے سدباب کے لیے یہاں رہنمائی کی جا رہی ہے تاکہ خاندانی نظام کو مضبوط و مستحکم بنایا جا سکے،سب سے پہلی غلطی یہ ہے کہ بہت سے لوگوں نے طلاق کو غصہ نکالنے کا ایک ذریعہ سمجھ رکھا ہے، جیسے ہی میاں، بیوی میں کوئی اختلاف پیش آیا اور نوبت غصے اور اشتعال تک پہونچی، شوہر نے فوراً طلاق کا استعمال کر دیا، حالانکہ طلاق کوئی گالی نہیں ہے جو غصہ ختم کرنے کے لیے دے دی جائے، یہ نکاح کا رشتہ ختم کرنے کا وہ انتہائی اقدام ہے جسکے نتائج بڑے سنگین ہیں،اس سے صرف نکاح کا رشتہ ہی ختم نہیں ہوتا بلکہ خاندانی زندگی کے بہت سے مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں، میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے اجنبی بن جاتے ہیں، بچوں کی پرورش کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے،املاک کی تقسیم میں پیچیدگی پیدا ہوتی ہے،مہر،نفقہ اور عدت کے معاملات پر اس کا اثر پڑتا ہے، نہ صرف میاں بیوی بلکہ ان کی اولاد اور پورے خاندان پر اس کے دور رس اثرات پڑتے ہیں، اسی وجہ سے اسلام نے جہاں طلاق کی اجازت دی ہے وہاں اسے 'ابغض المباحات 'قرار دیا ہے، یعنی یہ جائز کاموں میں اللہ تعالی کو سب سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ ہے،عیسائی مذہب کا اصل تصور یہ تھا کہ شوہر، بیوی جب ایک مرتبہ نکاح کے رشتے میں بندھ جائیں تو اب طلاق دینے یا لینے کا کوئی راستہ نہیں ہے، بائبل میں تو طلاق کو بدکاری کے برابر قرار دیا گیا ہے

،اسلام چونکہ دین فطرت ہے،اس لیے اس نے طلاق کے بارے میں یہ سخت موقف تو اختیار نہیں کیا، کیونکہ میاں، بیوی کی زندگی میں بعض اوقات ایسے مرحلے پیش آ جاتے ہیں، جب دونوں کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ شرافت کے ساتھ ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں، ایسے موقع پر نکاح کے رشتے کو ان پر زبردستی تھوپے رکھنا دونوں کی زندگی کو عذاب بنا سکتا ہے(یہی وجہ ہے کہ عیسائی مذہب طلاق کے بارے میں اپنے اس قدیم موقف پر قائم نہیں رہ سکا، جس کی داستان بڑی طویل اور عبرت ناک ہے) اسلام نے طلاق کو ناجائز یا حرام تو قرار نہیں دیا اور نہ اس کے ایسے لگے بندھے اسباب متعین کیے جو علیحدگی کے معاملے میں شوہر و بیوی کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ڈال دیں، لیکن اول تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف فرما دیا کہ جائز چیزوں میں اللہ تعالی کو سب سے زیادہ ناپسند طلاق ہے۔دوسرے شوہر بیوی کو ایسی ہدایات دی ہیں کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو طلاق کی نوبت کم سے کم آئے، تیسرے اگر مجبوراً طلاق کی نوبت آ ہی جائے تو اس کا ایسا طریقہ بتایا ہے جس میں خرابیاں اور نقصان کم سے کم ہوں، آج اگر ہم ان ہدایات و احکام کو اچھی طرح سمجھ لیں اور ان پر عمل کرنے لگیں تو نہ جانے کتنے گھریلو تنازعات اور خاندانی مسائل خود بخود حل ہو جائیں، جہاں تک ان ہدایات کا تعلق ہے جو طلاق کے سدباب کے لیے دی گئی ہیں، اس میں سب سے پہلی ہدایت تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دی ہے کہ اگر کسی شوہر کو بیوی کی کوئی بات ناپسند ہے تو اسے اس کی اچھی باتوں پر بھی غور کرنا چاہیے، مقصد یہ ہے کہ دنیا میں کوئی شخص بے عیب نہیں ہوتا، اگر کسی میں ایک خرابی ہے تو 10 اچھائیاں بھی ہو سکتی ہیں، ایک خرابی کو پکڑ لینا اور 10 اچھائیوں سے آنکھ بند کر لینا انصاف کے بھی خلاف ہے اور اس سے کوئی مسئلہ حل بھی نہیں ہو سکتا، بلکہ قرآن کریم نے تو یہاں تک فرما دیا کہ اگر تمہیں اپنی بیوی کی کوئی بات ناپسند ہے تو یہ بھی غور کرو کہ شاید تم جس چیز کو برا سمجھ رہے ہو اس میں اللہ تعالی نے تمہارے لیے کوئی بڑی بھلائی رکھی ہو(سورہ نسا) دوسری ہدایت قرآن کریم نے یہ دی ہے کہ جب شوہر بیوی آپس میں اپنے اختلافات طے نہ کر سکیں اور نرم و گرم ہر طریقہ آزمانے کے بعد بھی تنازعہ برقرار رہے تو فوراً علیحدگی کا فیصلہ کرنے کے بجائے، دونوں کے خاندان والے ایک ایک شخص کو ثالث بنائیں یہ دونوں نمائندے آپس میں ٹھنڈے دل سے حالات کا جائزہ لے کر شوہر بیوی کے درمیان تنازع ختم کرنے کی کوشش کریں، ساتھ ہی اللہ تعالی نے یہ بھی فرما دیا کہ اگر یہ دونوں نیک نیتی سے اصلاح کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالی ان کے درمیان موافقت پیدا فرما دے گا(سورہ نسا)

اگر یہ تمام کوششیں بالکل ناکام ہو جائیں اور طلاق ہی کا فیصلہ کر لیا جائے تو اللہ تعالی نے قرآن کریم میں یہ حکم دیا کہ شوہر اس کے لیے مناسب وقت کا انتظار کرے اور مناسب وقت کی وضاحت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ طلاق اس وقت دی جائے جب بیوی پاکی کی حالت میں ہو، اپنے ماہواری ایام سے فارغ ہو چکی ہو اور اس عرصے میں دونوں کے درمیان وظیفہ زوجیت ادا کرنے کی نوبت نہ آئی ہو، لہذا اگر عورت پاکی کی حالت میں نہ ہو تو ایسے وقت میں طلاق دینا شرعاً گناہ ہے، نیز اگر طہر ایسا ہو کہ اس میں شوہر بیوی کے درمیان ازدواجی قربت ہو چکی ہو، تب بھی طلاق دینا شرعاً جائز نہیں، ایسی صورت میں طلاق دینے کے لیے شوہر کو اگلے مہینے تک انتظار کرنا چاہیے۔

اس میں بہت سی مصلحتیں ہیں، ایک مصلحت یہ بھی ہے کہ طلاق کسی وقتی منافرت یا جھگڑے کا نتیجہ نہ ہو، شوہر کو مناسب وقت کے انتظار کا حکم اس لیے بھی دیا گیا کہ اس عرصے میں وہ تمام حالات پر اچھی طرح غور کر لے اور جس طرح نکاح سوچ سمجھ کر ہوا تھا، اسی طرح طلاق بھی سوچ سمجھ کر ہی دی جانی دی جائے، عین ممکن ہے کہ اس انتظار کے نتیجے میں دونوں کی رائے بدل جائے، حالات بہتر ہو جائیں اور طلاق کی نوبت ہی نہ آئے، پھر اگر مناسب وقت آ جانے پر بھی طلاق کا ارادہ برقرار رہے تو شریعت نے طلاق کا صحیح طریقہ یہ بتایا ہے کہ شوہر صرف ایک طلاق دے کر خاموشی اختیار کر لے، اس طرح ایک رجعی طلاق ہو جائے گی، جس کا حکم یہ ہے کہ عدت گزر جانے پر نکاح کا رشتہ شرافت کے ساتھ خود بخود ختم ہو جائے گا اور دونوں اپنے اپنے مستقبل کے لیے کوئی فیصلہ کرنے میں آزاد ہوں گے۔اس طریقے میں فائدہ یہ ہے کہ طلاق دینے کے بعد اگر شوہر کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے اور وہ یہ سمجھے کہ حالات اب بہتر ہو سکتے ہیں تو وہ عدت کے دوران اپنی دی ہوئی طلاق سے رجوع کر سکتا ہے، جس کے لیے زبان سے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے طلاق سے رجوع کر لیا، اس طرح نکاح کا رشتہ خود بخود تازہ ہو جائے گا لیکن اگر عدت بھی گزر گئی اور شوہر بیوی دونوں یہ سمجھیں کہ اب انہوں نے سبق سیکھ لیا ہے، آگے وہ مناسب طریقے پر زندگی گزار سکتے ہیں تو انکے لیے یہ راستہ کھلا ہے کہ وہ باہمی رضامندی سے دوبارہ از سرنو نکاح کر لیں (جسکے لیے نیا ایجاب و قبول، گواہ اور مہر سب ضروری ہے) مذکورہ سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شوہر بیوی نے پھر سے نکاح کا رشتہ تازہ کر لیا اور پھر کسی وجہ سے دونوں کے درمیان تنازعہ کھڑا ہو جائے، تب بھی دوسری طلاق دینے میں جلدی نہ کرنی چاہیے بلکہ ان تمام ہدایات پر عمل کرنا چاہیے جو اوپر بیان ہوئی، ان ساری ہدایات پر عمل کے باوجود اگر شوہر پھر طلاق ہی کا فیصلہ کرے تو اس مرتبہ بھی ایک ہی طلاق دینی چاہیے، اب مجموعی طور پر دو طلاقیں ہو جائیں گی لیکن معاملہ اس کے باوجود شوہر، بیوی کے ہاتھ میں رہے گا یعنی عدت کے دوران شوہر پھر رجوع کر سکتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد دونوں باہمی رضامندی سے تیسری بار پھر نکاح کر سکتے ہیں۔یہ ہے طلاق کا وہ طریقہ جو قرآن و حدیث میں موجود ہے، اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ قرآن و سنت نے نکاح کے رشتے کو برقرار رکھنے اور اسے بکھرنے سے بچانے کے لیے درجہ بہ درجہ کتنے راستے رکھے ہیں، ہاں اگر کوئی شخص ان تمام درجوں کو عبور کر جائے تو پھر نکاح و طلاق آنکھ مچولی کا کوئی کھیل نہیں ہے جو غیر محدود زمانے تک جاری رکھا جائے، لہذا جب تیسری طلاق بھی دے دی جائے تو شریعت کا حکم یہ ہے کہ اب نکاح کو تازہ کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے، اب نہ تو شوہر رجوع کر سکتا اور نہ میاں بیوی باہمی رضامندی سے نیا نکاح کر سکتے ہیں، اب دونوں کو ہر حال میں علیحدہ ہونا ہی پڑے گا۔

طلاق کے بارے میں انتہائی سنگین غلط فہمی سماج میں یہ پھیل گئی ہے کہ تین سے کم طلاقوں کو طلاق ہی نہیں سمجھا جاتا، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر طلاق کا لفظ صرف ایک یا دو مرتبہ لکھا یا بولا جائے تو اس سے طلاق ہی نہیں ہوتی، اسلئے جب کبھی طلاق کی نوبت آتی ہے تو لوگ تین طلاقوں سے کم پر بس نہیں کرتے اور کم سے کم تین مرتبہ طلاق کا لفظ استعمال کرنا ضروری سمجھتے ہیں، ملک کے قانون کے مطابق بھی قابل سزا جرم ہے اور ایسے مرد کو کم از کم تین سال کی سزا ہوگی، لیکن جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا طلاق صرف ایک مرتبہ کہنے سے بھی ہو جاتی ہے بلکہ شریعت کے مطابق طلاق کا صحیح اور احسن طریقہ یہی ہے کہ صرف ایک مرتبہ طلاق کا لفظ لکھا یا کہا جائے، اس طرح طلاق تو ہو جاتی ہے لیکن اگر بعد میں سوچ سمجھ کر نکاح کا رشتہ تازہ کرنا ہو تو اس کے دروازے کسی کے نزدیک مکمل طور پر بند نہیں ہوتے، بلکہ ایک ساتھ تین مرتبہ طلاق کا لفظ استعمال کرنا شرعاً گناہ ہے، حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی چاروں فقہی مکاتب فکر کے نزدیک اس گناہ کی ایک سزا یہ ہے کہ اس کے بعد رجوع یا نئے نکاح کا کوئی راستہ باقی نہیں رہتا اور جو لوگ ان فقہی مکاتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں ان کو اکثر تین طلاقیں ایک ساتھ دینے کے بعد شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہذا طلاق کے معاملے میں سب سے پہلے تو یہ غلط فہمی دور کرنے کی ضرورت ہے کہ ایک مرتبہ طلاق کا لفظ استعمال کرنے سے طلاق نہیں ہوتی اور یہ بات اچھی طرح لوگوں میں عام کرنا ضروری ہے کہ طلاق کا صحیح اور احسن طریقہ یہی ہے کہ صرف ایک مرتبہ طلاق کا لفظ استعمال کیا جائے، اس سے زیادہ نہیں، اگر عدت کے دوران شوہر کے رجوع کا حق ختم کرنا مقصود ہو تو ایک طلاق بائن دے دی جائے یعنی طلاق کے ساتھ بائن کا لفظ بھی ملا لیا جائے تو شوہر کو ایک طرفہ طور پر رجوع کرنے کا حق نہیں رہے گا۔ البتہ باہمی رضامندی سے شوہر بیوی دونوں جب چاہیں نیا نکاح کر سکتے ہیں، طلاق کا احسن طریقہ یہی ہے کہ صرف ایک طلاق دی جائے، یہ مسئلہ پوری امت میں مسلم ہے، اس میں کسی مکتب فکر کا اختلاف نہیں ہے، ضرورت ہے کہ علماء کرام اپنے خطبوں میں ان مسائل کو عوام کے سامنے سہل انداز میں واضح کریں، سماج میں شعور بیدار کریں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے بھی طلاق کے یہ احکام لوگوں تک پہنچائے جائیں تاکہ اس کا سدباب کیا جا سکے۔

(مضمون نگار معروف صحافی اور کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں)
sarfarazahmedqasmi@gmail.com

بیادگارِ مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری صاحب

آفاق
Daily AFAAQ Srinagar

اتوار ۷ دسمبر ۲۰۲۵ء بمطابق ۱۵ جمادی الثانی ۱۴۴۷ھ

اقوال زریں

دل زبان کی کھیتی ہے اس میں اچھی بوائی کرو سارے نہیں تو ایک دو دانے اُگ آئیں گے (امام شافعیؒ)

نوجوانوں کو اس خطرناک کھیل سے روکا جائے

شہر کے بائی پاس اور دیگر کئی علاقوں کے علاوہ اب وادی کے دیگر اضلاع میں بھی نوجوانوں میں ون ویلنگ موٹر سائیکل ڈرائیونگ کا رجحان انتہائی خطرناک طریقے سے بڑھ رہا ہے اور گذشتہ ایک دو سال کے دوران اس کی وجہ سے نہ جانے کتنے گھرانوں کے لخت جگر حادثات کا شکار ہو کر موت کی نیند سو گئے۔ ان حادثات کے باوجود یہ سلسلہ رکنے کا نام نہیں لیتا بلکہ اس میں ہر گذرتے دن کے ساتھ اضافہ دیکھنے کو مل رہا ہے۔ خاص طور فور شور روڈ اور نوئے فٹ صورہ کے علاوہ بائی پاس پر شام ہوتے ہی یہ نوجوان گروپوں کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں اور موٹر سائیکلوں اور سکوٹروں پر کرتب بازی کرنے کے دوران ون ویلنگ کا مظاہرہ کرتے دکھائی دے رہے ہیں

شہر کے ایک شہری جنہیں اللہ نے ایک ہی اولاد عطا کی تھی اسی رجحان کی وجہ سے ان سے محروم ہو گئے، چند ماہ قبل وہ ایک حادثے کا شکار ہوا مگر ماں باپ کی دعاؤں سے اللہ پاک نے اسے نئی زندگی دی۔صحت یابی کے بعد اس نے کار کی فرمائش کر دی، جسے اگرچہ اس شخص کیلئے پورا کرنا ممکن نہیں تھا۔مگر اکلوتی اولاد کو ناراض کرنے کے متحمل بھی نہیں ہو سکتے تھے۔اپنی معاشی مجبوریاں بیٹے کو بتائیں اور موٹر سائیکل لے کر دی۔مگر اس کی یہ خوشی چند دن تک ہی محدود رہی۔ ایک بدقسمت شام دوستوں کے ساتھ ون ویلنگ کرتے ہوئے اس کی ایک کار سے ٹکر ہوئی۔گردن، ریڑھ کی ہڈی اور ٹانگ پر بری طرح چوٹیں آئیں۔لاکھوں روپے کے اخراجات، بوڑھے ماں باپ اور احباب کی دعائیں کچھ بھی تو نہ کام آسکا اور وہ اس دار فانی سے کوچ کر گیا۔آج اس کے والدین نیم پاگل ہو چکے ہیں۔

یہ صرف ایک نوجوان کی کہانی نہیں ہے،محتاط اندازے کے مطابق بیشتر موٹر سائیکل حادثات اس کرتب بازی اور ون ویلنگ کے علاوہ برق رفتاری سے پیش آتے ہیں۔غور طلب امر یہ ہے کہ آج کی نوجوان نسل اس خطرناک کھیل کی طرف کیوں راغب ہے اور پولیس اسے روکنے میں کیوں ناکام نظر آتی ہے؟ بظاہر اس کی ایک بڑی وجہ اس اہم ترین مسئلے پر ناکافی قانون سازی ہے۔

ماہرین کے مطابق ون ویلنگ کے خلاف ہونے والے مقدمے میں باآسانی ضمانت ہو جاتی ہے۔اگر سزا ہو بھی جائے (جس پر عملدرآمد کم و بیش ہی دیکھنے کو ملتا ہے) تو چند ہزار روپے تک جرمانہ کی سزا ہوتی ہے۔اس کے علاوہ سماجی و معاشرتی مسائل کی وجہ سے والدین اور بچوں کے صبر و برداشت کے پیمانے لبریز ہوتے جا رہے ہیں۔زیادہ تر نوجوان والدین کی عدم توجہی کی بنا پر نفسیاتی دباؤ میں ون ویلنگ جیسی منفی سرگرمیوں کے ذریعے دوسروں کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنی اور دوسروں کی زندگی خطرے میں ڈالتے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ پولیس اور دیگر متعلقہ حکام اپنی ذمے داری کا ادراک کرتے ہوئے نہ صرف ون ویلنگ پر پابندی کے حوالے سے سخت ترین قانون سازی کرے بلکہ اس پر عمل کو بھی یقینی بنائے اور اگر ایسا ممکن نہیں تو پھر یورپ کی طرز پر خصوصی گراؤنڈز تیار کروائے، جہاں ہیلمٹ، کٹ پہن کر دیگر حفاظتی تدابیر کے ساتھ ماہر کوچز سے ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد اس خطرناک کھیل کی اجازت دی جائے۔تاکہ حتی الامکان چوٹ لگنے سے بچاؤ ممکن ہو سکے۔کیونکہ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر کسی مسئلے کو حل نہیں کر سکتے تو اس کے مضمرات کا خاتمہ یا کم ہی کر دیں۔

یورپی ممالک کے اسپورٹس چینلز نے موٹر سائیکل کرتب دکھانے کو باضابطہ کھیل کا درجہ دے رکھا ہے، جہاں ایڈونچر کے شوقین اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں، مگر وہاں یہ سب کچھ عوامی مقامات کے بجائے نہ صرف خصوصی طور پر تیار کردہ کورٹس میں بلکہ ہیلمٹ، کٹ اور دیگر حفاظتی اقدامات کے ساتھ ماہر کوچز سے ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد ہوتا ہے۔جبکہ ہمارے ہاں ایڈونچر پسند نوجوان سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے عوامی مقامات پر دوسروں کو متاثر کرنے کی کوشش میں اپنی اور دوسروں کی زندگیاں خطرے میں ڈالتے نظر آتے ہیں۔

اگر پولیس اس کھیل پر پابندی یا قانونی شکل دینے میں کامیاب ہو گئی تو اس سے کم از کم وہ لوگ محفوظ ہو جائیں گے جو دوسروں کی غلطیوں کی وجہ سے اپنوں کو سوگوار چھوڑ کر اس دار فانی سے کوچ کر جاتے ہیں

جے کے پی ایس سی

کی لاجسٹک فزیبلٹی سے متعلق استفسار کے ساتھ اسی دن فائل کو فوری طور پر واپس کر دیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں لیفٹننٹ گورنر جموں کشمیر دفتر نے لکھا" جے کے پی ایس سی امتحان کے حوالے سے سوشل میڈیا پوسٹس گمراہ کن تھیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ لوک بھون کو 2 دسمبر 2025 کو فائل موصول ہوئی، جو کہ صرف عمر میں نرمی سے متعلق تھی"۔ پوسٹ میں کہا گیا ہے کہ فائل کو اسی دن 2 دسمبر 2025 کو ایک سوال کے ساتھ واپس کر دیا گیا تھا جس میں پوچھا گیا تھا کہ آیا اتنے آخری مرحلے میں اہلیت کے معیار میں تبدیلیوں کو شامل کرنے کے بعد 7 دسمبر کو امتحان کا انعقاد لاجسٹک طور پر ممکن تھا۔ انہوں نے مزید لکھا" چار دن گزر جانے کے باوجود، لوک بھون کو کوئی جواب نہیں ملا ہے۔ مجھے نوجوان امیدواروں کے ساتھ پوری ہمدردی ہے۔" پوسٹ میں مزید بتایا گیا کہ امتحان کیلئے اشتہاری نوٹس جموں وکشمیر پبلک سروس کمیشن نے 22.08.2025 کو جاری کیا تھا، جبکہ امتحان کی تاریخ 06.11.2025 کو 07.12.2025 کو منعقد کرنے کے لیے مطلع کیا گیا تھا۔

ہندوستان کی اقتصادی

وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان اعلیٰ ترقی اور کم افراط زر کے ماڈل کے طور پر ابھرا ہے۔ مسٹر مودی نے یاد دلایا کہ معاشی ماہرین کبھی زیادہ مہنگائی سے پریشان تھے، لیکن آج وہی اقتصادی ماہرین ملک کی کم افراط زر کی بات کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی کامیابیاں سادہ نہیں ہیں اور نہ ہی وہ محض تعداد کا معاملہ ہیں بلکہ وہ ایک بنیادی تبدیلی کی نمائندگی کرتی ہیں جو گزشتہ ایک دہائی کے دوران ملک میں ہوئی ہے۔ یہ بنیادی تبدیلی لچک کے بارے میں ہے، مسائل کا حل تلاش کرنے کے رجحان، خدشات کے بادلوں کو ہٹانے اور خواہشات کو وسعت دینے کے بارے میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ آج کا ہندوستان خود کو بدل رہا ہے اور کل کو بدل رہا ہے۔ اس تبدیلی میں اعتماد کی بنیاد آج کیے جا رہے کام پر مبنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کی اصلاحات اور آج کی کارکردگی کل کی تبدیلی کی راہ ہموار کر رہی ہے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ہندوستان کے پاس ایک بہت بڑی صلاحیت ہے جو طویل عرصے سے استعمال نہیں کی گئی ہے۔ جب اس غیر استعمال شدہ صلاحیت کو مزید مواقع فراہم کیے جائیں، اور جب یہ بغیر کسی رکاوٹ کے ملک کی ترقی میں مکمل حصہ ڈالے، تو ملک کی تبدیلی یقینی ہے۔ انہوں نے میڈیا پر زور دیا کہ وہ مشرقی ہندوستان، شمال مشرق، دیہات، ٹائر 2- اور ٹائر 3- شہروں، خواتین کی طاقت، اختراعی نوجوان، بحری طاقت، بلیو اکانومی، اور خلائی شعبے پر غور کریں۔ جن کی تمام صلاحیتیں حالیہ دہائیوں میں استعمال نہیں کی گئیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ "آج، ہندوستان اس غیر استعمال شدہ صلاحیت کو بروئے کار لانے کے لیے کام کر رہا ہے۔ مشرقی ہندوستان میں جدید انفراسٹرکچر، کنیکٹیویٹی اور صنعت میں بے مثال سرمایہ کاری کی جا رہی ہے۔ گاؤں اور چھوٹے قصبوں کو جدید سہولیات سے آراستہ کیا جا رہا ہے۔ چھوٹے شہر اسٹارٹ اپس اور ایم ایس ایم ای کے لیے نئے مرکز بن رہے ہیں۔ " کسانوں کے ایف پی او کو عالمی منڈیوں سے براہ راست منسلک کیا جا رہا ہے۔

سیکورٹی معاملات کے بغیر

بی جے پی کی چوبیس گھنٹے انتخابی مشین سے میچ کرنے میں ناکامی کی وجہ سے آئی سی یو میں جانے کا خطرہ ہے۔ ہندوستان ٹائمز لیڈرشپ سمٹ سے خطاب کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے اپوزیشن بلاک کی تنظیمی اور سٹریٹجک ناکامیوں کی تفصیل بتائی۔ ہندوستانی بلاک کی موجودہ حالات کے بارے میں بات کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا" ہم زندگی کی حمایت پر ہیں، لیکن ہر بار، کوئی نہ کوئی اپنا پیڈل نکال کر ہمیں تھوڑا سا جھٹکا دیتا ہے، اور ہم پھر سے اٹھ جاتے ہیں۔ لیکن پھر، بدقسمتی سے، بہار جیسے نتائج آتے ہیں، اور ہم پھر سے سست ہو جاتے ہیں"۔ عمر عبداللہ نے نتیش کمار کی بی جے پی زیر قیادت این ڈی اے میں واپسی کے لیے ہندوستانی بلاک کو بھی ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا" مجھے یقین ہے کہ ہم نے نتیش کمار کو واپس این ڈی اے کے بازوؤں میں دھکیل دیا۔" عمر عبداللہ نے انڈیا بلاک کی انتخابی مہم کا بی جے پی سے موازنہ کیا، اور کہا کہ اپوزیشن اتحاد ساختی طور پر حکمراں جماعت کے نظم و ضبط کے ساتھ مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا" ان کے پاس اس لحاظ سے بھی ایک ناقابل یقین کام کی اخلاقیات ہیں کہ وہ انتخابات سے کیسے نمٹتے ہیں وہ ہر الیکشن ایسے لڑتے ہیں جیسے ان کی زندگی اس پر منحصر ہو"۔ اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہ علاقائی پارٹیاں اپنی محدود جغرافیائی رسائی کی وجہ سے مجبور ہیں انہوں نے کہا" بھاری اٹھانا کانگریس کو کرنا پڑے گا۔ مسلم رائے دہندگان کے بارے میں، عبداللہ نے مشورہ دیا کہ مسلم ووٹ حاصل کرنے والوں نے کمیونٹی کو معمولی سمجھ کر، اور صرف انتخابات سے پہلے ان کے ساتھ مشغول ہو کر غلطی کی ہے۔ یہ پوچھے جانے پر کہ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ سال 2024 کے عام انتخابات کے نتائج غلط تھے عمر عبداللہ نے کہا" نہیں، مجھے لگتا ہے کہ ملک نے 2024 میں مرکزی حکومت، وزیر اعظم مودی اور دیگر کو پیغام بھیجا تھا کہ حالات اتنے گلابی نہیں ہیں جتنے آپ نے بتائے ہیں، اور یہ کہ ہم کچھ فیصلوں سے خوش نہیں ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ 2024 کے انتخابات کے بعد، مرکز نے اپنا نقطہ نظر تبدیل کیا اور دکھایا کہ وہ اتحاد کی شکل میں بھی کام کر سکتا ہے"۔ عمر عبداللہ نے کہا" آج ہم میں سے شاید ہی کسی کو یاد ہو کہ یہ ایک اتحادی حکومت ہے۔ ہم سب نے محسوس کیا کہ اس حکومت کے کام کرنے کے انداز نے خود کو یو پی اے یا این ڈی اے کی طرح کی صورت حال سے دوچار نہیں کیا۔ مجھے شاید ہی کبھی یاد ہو کہ یہ ایک ایسا وزیر اعظم ہے جو درحقیقت اپنے دو اتحادیوں پر منحصر ہے۔'' عمر عبداللہ، جنہوں نے الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں (ای وی ایم) میں دھاندلی کے اس بڑے سیاسی الزام سے ہمیشہ خود کو الگ رکھا ہے، کہا، ''میں کبھی بھی ان لوگوں کا حامی نہیں رہا جو یہ کہتے ہیں کہ مشینوں میں دھاندلی ہوئی ہے۔ تاہم، انہوں نے دھاندلی اور انتخابی ہیرا پھیری کے درمیان فرق کیا، جو ان کے خیال میں ایک درست تشویش ہے"۔ انہوں نے کہا" انتخابات میں ہیرا پھیری کی جا سکتی ہے۔ اور انتخاب میں ہیرا پھیری کرنے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ اسے ووٹر لسٹ کے ذریعے یا جس طریقے سے آپ انتخابی حلقوں کی تشکیل کرتے ہیں۔'' عمر عبداللہ نے جموں و کشمیر میں حالیہ حد بندی کی مشق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے" بنیادی طور پر ہیرا پھیری" قرار دیا، اور دلیل دی کہ یہ مشق، جس نے ووٹر لسٹوں میں ردوبدل کر کے اور ووٹروں کے مخصوص طبقوں کو چھوڑ کر ایک پارٹی اور اس کے ایک اتحادی کو فائدہ پہنچانے کیلئے نئے حلقے بنائے، انتخاب میں ہیرا پھیری کے مترادف ہے۔

فلائٹ منسوخی سے

کہا کہ متعدد اُمیدوار ایئرپورٹس پر پھنسے ہوئے ہیں جبکہ کچھ نے اپنی فلائٹس کے منسوخ یا تاخیر کا سامنا کیا، جس کے باعث ان کا 'جے کے پی ایس سی' امتحان میں شامل ہونا شدید خدشات کا شکار ہو گیا ہے۔ عمر عبداللہ نے اس صورتحال کو لوک بھون کی جانب سے عمر کی حد میں نرمی کی منظوری میں تاخیر کے ساتھ جوڑتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام امیدواروں کی مشکلات میں مزید اضافہ کر رہا ہے، حالانکہ ماضی میں یہ رعایت کئی مرتبہ دی جا چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مروجہ اصولوں کے مطابق اس رعایت پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے تھا اور اس معاملے میں تاخیر نے بے چینی اور غیر یقینی کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ انہوں نے جموں وکشمیر پبلک سروس کمیشن سے اپیل کی کہ وہ غیر معمولی حالات کا احساس کرے اور وادی بھر کے امیدواروں پر پڑنے والے ذہنی دباؤ کو مدِنظر رکھتے ہوئے امتحانات کو مؤخر کرنے پر سنجیدگی سے غور کرے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے حالات میں امتحان کا انعقاد نہ صرف بے انصافی ہوگا بلکہ ہزاروں اُمیدواروں کے مستقبل پر بھی منفی اثر پڑے گا۔ وزیر اعلیٰ نے متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ اس بحران کو فوری طور پر حل کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کریں تاکہ امیدوار بغیر کسی پریشانی کے امتحانات میں شامل ہو سکیں اور انہیں مساوی، شفاف اور منصفانہ موقع فراہم کیا جا سکے۔

پی ایس سی کے

کی گئی تھی کہ جے کے اے ایس کے آئندہ امتحان کو "طلبہ کے مفاد میں، ایک مناسب مدت تک ملتوی کر دیا جائے۔ "میڈیا سے بات کرتے ہوئے جے کے پی ایس سی کے چیئرمین ارون کمار چودھری نے کہا کہ وہ امتحان کو آگے بڑھا نہیں گے۔

وادی میں ایک بار پھر

4.1 ڈگری سیلسیس پر رہا۔ بڈگام میں بھی منفی 4.1 ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔ اونتی پورہ میں کم سے کم درجہ حرارت منفی 3.8 ڈگری سینٹی گریڈ درج کیا گیا، جبکہ کپواڑہ اور بانڈی پورہ میں بالترتیب منفی 3.5 ڈگری اور منفی 3.4 ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔ گاندربل میں جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات کم سے کم درجہ حرارت منفی 3.1، اسکے بعد سونمرگ میں منفی 3.0 ڈگری اور گلمرگ میں منفی 2.6 ڈگری سینٹی گریڈ درج کیا گیا۔ کولگام میں جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات کم سے کم درجہ حرارت منفی 1.2 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا، جبکہ کوکرناگ وادی میں منفی 0.2 ڈگری پر سب سے زیادہ گرم رہا۔ موسمیاتی ماہرین کا ماننا ہے کہ آنے والے دنوں میں سردی کی لہر برقرار رہنے کا امکان ہے کیونکہ کشمیر کے بیشتر حصوں میں رات کا درجہ حرارت نقطہ انجماد سے کافی نیچے رہتا ہے۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے اطلاع دی کہ 6 اور 7 دسمبر کو موسم زیادہ تر خشک رہنے کی توقع ہے۔ 8 دسمبر کو، آسمان جزوی طور پر عام طور پر ابر آلود ہو سکتا ہے، اس کے ساتھ الگ تھلگ اونچائی والے علاقوں پر ہلکی ہلکی برفباری بھی ہو سکتی ہے۔ 9 سے 13 دسمبر تک، مرکز کے زیر انتظام علاقے میں موسم زیادہ تر جزوی طور پر ابر آلود دیکھے جانے کا امکان ہے اور اس میں کوئی بڑی اپڈیٹ نہیں ہوگی۔ 14 اور 17 دسمبر کے درمیان اسی طرح کے پیٹرن کی توقع ہے، حالانکہ شمالی اور وسطی کشمیر کے الگ تھلگ اونچے علاقوں میں ہلکی برف باری دوبارہ ممکن ہے۔

ڈوڈہ میں مبینہ

کارروائی کرتے ہوئے متعلقہ دفعات کے تحت ڈوڈہ پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی۔ پولیس بیان میں کہا گیا ہے کہ فورس کے اندر کسی بھی قسم کی بدسلوکی یا اختیارات کے غلط استعمال کے خلاف ہماری زیرو ٹالرینس پالیسی ہے، جس کے تحت قانونی کارروائی فوری شروع کر دی گئی ہے۔ پولیس نے مزید بتایا کہ کیس کی تفتیش جاری ہے اور حقائق سامنے آنے کے بعد قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

چیف سیکرٹری نے

ایک منظم، سائنسی بنیادوں پر مبنی اور کمرشل طور پر قابل عمل حکمت عملی کی فوری ضرورت پر زور دیا۔ بین الشعبہ جاتی رابطہ کاری پر زور دیتے ہوئے چیف سیکرٹری نے تین اہم اسٹیک ہولڈرز زرعی محکمہ جنگلات، محکمہ زراعت و پیداوار اور زرعی تحقیقاتی اداروں کو واضح کردار اور ذمہ داریوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے زور دیا کہ محکمہ جنگلات کو اپنے نرسری نیٹ ورک کے ذریعے قدرتی ماحول میں پودوں کی افزائش، کسانوں کو عملی تربیت دینے اور کاشتکاری کے ماڈلز تیار کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ محکمہ زراعت و پیداوار کو ہدایت دی گئی کہ علاقے میں پائے جانے والے 1100 سے زائد میڈیسنل اینڈ ایرومیٹک پلانٹس (ایم اے پی) انواع میں سب سے زیادہ تجارتی طور پر قابل عمل انواع کی شناخت کرے۔ اس کے علاوہ اس محکمے کو انواع کے مطابق ایگرو۔ کلائمیٹک زوننگ کرنا، سائنسی طور پر تصدیق شدہ پیکج آف پریکٹسز تیار کرنا، ایکسٹینشن سروسز کو مضبوط کرنا اور بازار سے ربط پر توجہ دینی ہے۔ سی ایس آئی آر۔ آئی آئی ایم جموں اور سکاسٹ کو تکنیکی مہارت فراہم کرنے، ٹیکنالوجی ٹرانسفر میں سہولت دینے اور ایم اے پی کی کاشت کیلئے علم کی ترسیل میں مدد کرنے کی ہدایت دی گئی۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری محکمہ زراعت و پیداوار نے زور دیا کہ روڈ میپ طویل مدتی اور پائیداری پر مبنی ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ توجہ ایک خود کفیل ماحولیاتی نظام (ایکو سسٹم) بنانے پر ہونی چاہیے جو کسانوں کو پرکشش منافع یقینی بنائے، جبکہ حکومتی تعاون یعنی ان پٹس، صلاحیت سازی اور یقینی مارکیٹ کے ذریعے صرف ابتدائی مرحلے تک محدود رہے۔ اجلاس میں جموں وکشمیر جنگلاتی پیداوار پالیسی 2022 میں مناسب ترامیم کی ضرورت پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا تاکہ کسانوں کی شرکت کو فروغ دیا جا سکے، انواع کی شناخت اور مخصوص علاقوں کی ترقی کو آسان بنایا جا سکے، تحقیق و ترقی کے ڈھانچے کو مضبوط کیا جا سکے اور مرکزی علاقے میں مارکیٹ رابطوں کو بہتر بنایا جا سکے۔

11 دنوں تک لوگوں

سے پہلے اسے این آئی ٹی سری نگر، کشمیر یونیورسٹی، سکلر صورہ اور آخر میں نگین جھیل کے ارد گرد دیکھا گیا تھا، جس کے بعد ایک بڑے ملٹی ایجنسی آپریشن کا آغاز کیا گیا۔ اس کی نقل و حرکت پر نظر رکھنے اور عوام کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے ڈرونز، ٹرانکلائزر ٹیمیں اور ریسکیو گاڑیاں تعینات کی گئیں۔ ریچھ کے پکڑے جانے کے بعد، حکام نے کہا کہ نگرانی اور گشت جاری رہے گا۔

پلوامہ میں عدالت

دفعات 10 اور 13 سے متعلق ہے۔ چھاپے کے دوران محمد عامر راتھر نامی شخص کی دکان سے جے کے ڈی ایف پی کے پوسٹرز اور ممنوعہ لٹریچر برآمد ہوا، جسے قانونی تحویل میں لے کر تفصیلی جانچ کے لیے محفوظ کر لیا گیا ہے۔ تحقیقات کا دائرہ وسیع کیا جا رہا ہے تاکہ ضبط شدہ مواد کے محرکات، روابط اور ممکنہ نیٹ ورک کا سراغ لگایا جا سکے۔ پولیس نے کہا ہے کہ غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف کارروائی میں کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی اور امن و قانون کو برقرار رکھنے کے لیے سخت ترین اقدامات جاری رہیں گے۔

کشمیر کے کوچنگ

کہ ہر کوچنگ سینٹر میں بجلی کا مکمل انتظام، صاف ہوا کی فراہمی، مناسب روشنی، پینے کے صاف پانی کی دستیابی، اور جہاں ضروری ہو وہاں سی سی ٹی وی کیمرے نصب کیے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبہ کی شکایات کے حل کے لیے ہر ادارے میں شکایتی بکس یا رجسٹر رکھنا بھی لازمی ہوگا۔ فلاحی اقدامات کے تحت اداروں کو لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے علیحدہ بیت الخلاء فراہم کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اہم ہدایت یہ بھی ہے کہ ہر کوچنگ سینٹر اپنی کل نشستوں کا 10 فیصد حصہ بی پی ایل، یتیم اور بے سہارا طلبہ کے لیے مخصوص کرے۔ محکمہ تعلیم کے مطابق نئی ہدایات پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے گا، اور خلاف ورزی کی صورت میں اداروں کے خلاف کارروائی رجسٹریشن کی منسوخی کی جا سکتی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ اقدام وادی میں کوچنگ سیکٹر کو شفاف، محفوظ اور طلبہ دوست بنانے کی ایک اہم کوشش ہے۔

جموں وکشمیر میں

آس پاس آ رہا تھا، معیشت مرکزی حکمرانی کے تحت تیزی سے چل رہی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکز دراصل جموں وکشمیر کی معیشت کو دیکھنے کے بارے میں دانے دار تفصیلات میں گیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اندرونی ترقی کو دور کرنا اور واقعی اس کو آگے بڑھا رہا ہے تاکہ یہ خوشگوار ہو جائے۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے کہا کہ جموں وکشمیر بینک کی بحالی ایک ایسی چیز ہے جس پر ملک کو فخر ہو سکتا ہے، جس طرح سے جموں وکشمیر کی معیشت بحال ہوئی۔ انہوں نے بیرونی عوامل کی وجہ سے بڑی مار لینے سے پہلے مقامی معیشت کی بحالی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا جس نے سیاحت کی اہم صنعت کو روک دیا۔ مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے کہا کہ مجھے جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ کی تعریف کرنی چاہیے جنہوں نے مجھ سے دو بار ملاقات کی، سیاحت کے شعبے کے ٹھپ ہونے کے بعد معیشت کی بحالی پر توجہ مرکوز کی۔ نرملا سیتارمن نے 22 اپریل کو پہلگام میں ہونے والے حملے کے پردہ پوشی کے حوالے سے کہا جب پاکستانی دہشت گردوں نے 26 لوگوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا، جن میں زیادہ تر سیاح تھے۔ وزیر خزانہ ایک ہنگامہ خیز عالمی منظر نامے کے درمیان ہندوستانی معیشت کی لچک کے بارے میں ایک سوال کا جواب دے رہی تھیں۔

کشتواڑ میں یاتریوں

انکی اہلیہ جوتی دیوی اور ان کے دو کمسن بچے شامل شامل ہیں۔ اس واقعے کے بعد میں غم واندوہ کی لہر دوڑ گئی پولیس نے واقعے کے حوالے سے ایک کیس درج کر کے مزید تحقیقات شروع کی ہے۔

دوسرے دن بھی

کا شکار تھیں۔ ان میں سے زیادہ تر کا تعلق انڈیگو ایئر لائنز سے ہے، جو اسے دن کا سب سے زیادہ متاثرہ کیریئر بناتا ہے۔ اہلکار نے مزید کہا، اسپائس جیٹ نے آج کے لیے 2 منسوخیاں بھی ریکارڈ کیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ منسوخی کی اچانک لہر نے مسافروں کو بظاہر پریشان کر دیا۔ بہت سے مسافر طبی علاج، شادیوں، کاروباری ملاقاتوں، امتحانات اور خاندانی ہنگامی حالات جیسی ہنگامی وجوہات کی بنا پر پرواز کر رہے تھے۔ بروقت متبادل دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے منسوخی شدید جذباتی تناؤ کا باعث بنی۔ صبح سویرے سے ہوائی اڈے پر موجود ایک مسافر نے بتایا کہ پروازیں پہلے وقت پر دکھائی دے رہی تھیں اور پھر یکے بعد دیگرے منسوخ ہونے لگیں۔ مریضوں، بوڑھوں اور چھوٹے بچوں والے خاندانوں کو بے یارومددگار چھوڑ دیا گیا جس میں کوئی رہنمائی نہیں تھی۔ عہدیداروں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ جمعہ کے ہنگامے نے پہلے ہی چھوڑے گئے شدید خلل کے بعد جموں وکشمیر میں 41 پروازیں منسوخ کر دی تھیں۔ ان میں سے 30 پروازیں سری نگر ہوائی اڈے پر اور 11 جموں ہوائی اڈے پر منسوخ کی گئیں۔

ہوائی کرایے میں

لیے ریفنڈ کی رقم اتوار، 7 دسمبر 2025 کی شام 8:00 بجے تک لوٹانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ کسی بھی تاخیر کے نتیجے میں ریگولیٹری کارروائی ہوگی۔ مزید برآں، انڈیگو کے بحران سے متاثر ہونے والے مسافروں کو بتایا گیا ہے کہ اگر وہ اپنی سفری تاریخوں یا اوقات میں تبدیلی کرتے ہیں تو کوئی ری شیڈولنگ چارج نہیں لیا جائے گا۔ انڈیگو کو ریفنڈ پروسیسنگ کی نگرانی کے لیے علیحدہ سیل قائم کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ ایئر لائن کمپنیوں کو اس بات کو یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی ہے کہ جن مسافروں کا چیک ان بیگیج منسوخ یا تاخیر کا شکار ہے، ان کی پرواز کے بعد ان کے گھر یا ان کے فراہم کردہ پتے پر بھیج دیا جائے۔ وزارت نے اس بات کو یقینی بنانے کی ہدایت دی ہے کہ مسافروں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

دوبائی ایکسپورٹ

ہیں، جن میں کیس ایف آئی آر نمبر 21/2022 اور کیس ایف آئی آر نمبر 13/2018 شامل ہیں، دونوں کیس ایجنسیوں کی فراہمی کے بہانے مبینہ طور پر دھوکہ دہی سے رقم نکالنے سے متعلق ہیں'۔ بیان میں کہا گیا کہ گرفتاری سے بچنے کے بعد سیکشن 512 سی آر پی سی کے تحت غیر حاضری میں ان مقدمات میں چارج شیٹ بھی مجاز عدالتوں میں داخل کی گئی ہیں۔ وِنگ کے نوٹ کیا کہ شاگو کا بڑے پیمانے کے فراڈ کے مقدمات میں بار بار ملوث ہونا مبینہ مجرمانہ طرز عمل کے مستقل نمونے کی عکاسی کرتا ہے جس کے نتیجے میں متاثرین کو کافی مالی نقصان ہوتا ہے۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں سے اس کی مسلسل چوری ایک سنگین تشویش کا باعث بنی ہوئی ہے۔ بیان کے مطابق کیس ایف آئی آر نمبر 31/2023 میں، یہ معاملہ ایک تحریری شکایت سے شروع ہوا جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ زاہد بشیر صوفی عرف شاگو نے دھوکے سے شکایت کنندہ کو مٹن، چاول اور دبئی کے لیے مقرر کردہ دیگر سامان کے برآمدی کاروبار میں سرمایہ کاری کرنے پر آمادہ کیا۔ انہوں نے کہا' : شاگو نے مبینہ طور پر شریک ملزم جاوید احمد شاہ کے ساتھ ملی بھگت سے ایک منصوبہ بند اسکیم کو انجام دیا جس میں شکایت کنندہ کو "مہابیر رائس مل"، مہابیر سالوینٹ، رائس مارکیٹ، جی ٹی روڈ کرنال کے ساتھ ایک جعلی معاہدے پر دستخط کرنے کے لیے پنجاب لے جانا اور اس کے بعد مبینہ طور پر جھوٹی ساکھ پیدا کرنے کے لیے اسے دبئی لے جانا شامل تھا"۔ موصوف ترجمان نے کہا" : ان غلط بیانیوں کی بنیاد پر، شکایت کنندہ نے 34 لاکھ 74 ہزار 6 سو روپیوں کی سرمایہ کاری کی، جو کہ تحقیقات کے مطابق غلط استعمال کی گئی۔ تحقیقات میں جعلی دستاویزات، من گھڑت معاہدوں، اور جان بوجھ کر لالچ کا استعمال ثابت ہوا، جس کے نتیجے میں آر پی سی کے سیکشن 420 اور 120-بی کے تحت قابل سزا جرائم کا قیام عمل میں آیا۔ اسی مناسبت سے چارج شیٹ عدالتی فیصلہ کے لیے معزز عدالت میں پیش کر دی گئی ہے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملزم زاہد بشیر شاگو کے ٹھکانے کے بارے میں اگر کسی کے پاس کوئی معلومات ہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ تفتیشی ایجنسی کے ساتھ شیئر کریں۔ ان کا کہنا ہے کہ معلومات فراہم کرنے والے کی شناخت کو صیغہ راز میں رکھا جائے گا۔

نائب وزیر اعلیٰ نے

بھال کے اعلیٰ معیارات برقرار رکھنے کی ہدایت دی۔ نائب وزیر اعلیٰ نے محکمہ دیہی ترقی (آر ڈی ڈی) کے تحت کاموں کا بھی جائزہ لیا اور بی آر او کے ذریعے چلنے والے منصوبوں کی پیش رفت کے بارے میں جانکاری حاصل کی اور رابطہ کاری اور دیہی انفراسٹرکچر کی مجموعی ترقی کی اہمیت کو دوہرایا۔ نائب وزیر اعلیٰ کے ہمراہ ایس ای پی ڈبلیو ڈی (آر اینڈ بی)، اے سی ڈی، ڈی ایف او، دیگر ضلعی اور شعبہ جاتی افسران موجود تھے۔

سکینہ ایتو نے

نوجوان نسل ہماری سب سے بڑی طاقت ہے اور انہیں مواقع فراہم کرنا اور انہیں پر اعتماد، قابل اور رحم دل شہری بنانا ہماری ذمہ داری ہے۔'' اس موقع پر وزیر نے طلبہ وعملے سے بھی ملاقات کی، اساتذہ کی محنت کو سراہا اور طلبہ کو ہدف حاصل کرنے کیلئے لگن سے آگے بڑھنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے سکول کی تعلیمی، کھیلوں اور اضافی سرگرمیوں میں شاندار کارکردگی کی تعریف کی اور ادارے میں سہولیات کی مزید بہتری کیلئے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ ایم ایل اے راجپورہ غلام محی الدین میر نے بھی اس موقع پر خطاب کیا اور کہا کہ طلبہ اور سکول انتظامیہ کی جانب سے اٹھائے گئے مطالبات کو جلد ہی حکومت کی طرف سے پورا کر دیا جائے گا۔ اس موقع پر پرنسپل نے سکول کی سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں اہم کامیابیوں، جاری منصوبوں اور تعلیمی ماحول کو بہتر بنانے کے مستقبل کے اہداف کو اجاگر کیا۔ اس سے قبل وزیر نے طلبہ کی جانب سے لگائے گئے مختلف سٹالز کا دورہ کیا جن میں جدت طرازی سے بھرپور پروجیکٹس کی نمائش کی گئی تھی۔

وزیر اعظم مودی

کیا گیا، کشمیری زعفران خطے کے ورثے، فنکاری اور صدیوں پرانی کھیتی کی روایت کا ثبوت ہے۔ پلوامہ اور پامپوری کی زعفرانی پٹی کے کسانوں نے بے حد فخر کا اظہار کیا ہے، اور اس اشارہ کو ایک ایسا لمحہ قرار دیا ہے جو عالمی سطح پر کشمیر کی زرعی شناخت کو بلند کرتا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ اس اقدام سے مسالے کی ساکھ دنیا کے سب سے خالص اور قیمتی ہونے کی تصدیق ہوتی ہے۔ اپنی نایابیت اور معاشی قدر کی وجہ سے اکثر سرخ سونا کہلاتا ہے، یہ فصل ان ہزاروں خاندانوں کی روزی روٹی بنی ہوئی ہے جو ہر موسم میں نازک بدنما داغوں کو احتیاط سے ہاتھ سے کاٹتے ہیں۔ اپنی دواوں کی بھرپوری، اینٹی آکسیڈنٹ خصوصیات، اور پکوان کی خوبی کے لیے مشہور، کشمیری زعفران وادی کی فطری پاکیزگی کی علامت بنا ہوا ہے جو اب عالمی سفارتی تبادلے کی اعلیٰ ترین سطحوں پر پہنچ رہا ہے۔

پھلوں اور سبزیوں کی

نتائج۔ محکمہ ہارٹیکلچر پلاننگ اینڈ مارکیٹنگ، جموں و کشمیر نے متعلقہ افسران کو ان ہدایات کی تعمیل کو یقینی بنانے کی ہدایت کی ہے اور تمام اسٹیک ہولڈرز پر زور دیا ہے کہ وہ مارکیٹ کے کاموں میں شفافیت اور منصفانہ عمل کو برقرار رکھنے میں تعاون کریں۔ اس اقدام کا مقصد کاشتکاروں اور تاجروں کے مفادات کا تحفظ کرنا اور جموں وکشمیر میں باغبانی اور زرعی پیداوار کی مارکیٹنگ میں منصفانہ مسابقت کو فروغ دینا ہے۔ یہ سرکولر پورے جموں وکشمیر میں پھلوں اور سبزیوں کی منڈیوں میں باغبانی اور زرعی پیداوار کی مارکیٹنگ کو منظم کرنے، کاشتکاروں اور تاجروں کو مارکیٹنگ کی موثر سہولیات فراہم کرنے کے مقصد سے جاری کیا گیا ہے۔

موسم سرما کی

بارے میں معلومات کے بروقت اشتراک کی حوصلہ افزائی کی۔ مشق کے دوران افسران نے جوانوں کے ساتھ بات چیت کی اور ان سے کہا کہ وہ کسی بھی صورتحال سے بچنے کیلئے اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے زیادہ چوکس اور محتاط رہیں۔ ترجمان نے کہا کہ ضلع میں سرحدی سیکورٹی گرڈ کو مزید مضبوط بنانے کیلئے سیکورٹی کے حوالے سے مختلف پیرامیٹرز اور اقدامات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ خیال رہے کہ سردیوں کے دوران پاکستانی دہشت گردوں کی طرف سے اس طرف دراندازی کی کسی بھی کوشش کو ناکام بنانے کے لیے جموں کی سرحدوں پر سیکورٹی کو مضبوط کیا گیا ہے۔

عمر میں چھوٹ کا

کو بھیج دی ہے"۔ وزیر اعلیٰ کے مشیر ناصر اسلم وانی نے کہا کہ جب تک عمل مکمل نہیں ہو جاتا، پبلک سروس کمیشن کو امتحان موخر کر دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ عمر عبداللہ کی حکومت نے اس ہفتے کے شروع میں عمر میں چھوٹ کی فائل منظوری کے لیے لیفٹننٹ گورنر کو بھیجی تھی۔ وانی نے کہا" فائل کو کچھ سوالات کے ساتھ جنرل ایڈمنسٹریشن محکمہ کو واپس کر دیا گیا ہے۔ محکمہ نے اس معاملے پر اپنی رائے کے لیے اسے پبلک سروس کمیشن کو بھیج دیا ہے۔''

جاوید احمد ڈار نے

کی بنیاد رکھی۔ مجمع سے خطاب کرتے ہوئے جاوید ڈار نے ان جنگلاتی سہولیات کی اسٹریٹجک اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ محکمہ جنگلات نہ صرف انتظام و نگرانی کیلئے بلکہ ان کی لاجواب قدرتی خوبصورتی کی وجہ سے بھی دور دراز جنگلاتی علاقوں میں ریسٹ ہاؤسز اور انسپکشن ہٹس تیار کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "یہ جنگلات کے مقامات۔ جو عظیم الشان پہاڑی سلسلوں اور پرسکون ندی نالوں کے نظارے پیش کرتے ہیں علاقے کے سب سے زیادہ خالص اور پاکیزہ مقامات میں سے ہیں۔ لوگوں کو تحفظ ماحولیات کی کوششوں میں شامل کرنے کیلئے جموں وکشمیر حکومت نے فطرت سے محبت کرنے والوں، جنگلی حیات کے شائقین اور قدرتی ورثے کے تحفظ کیلئے پرعزم افراد کیلئے ان فارسٹ ریسٹ ہاؤسز اور انسپکشن ہٹس کو کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ "وزیر نے ایکو ٹورازم اور وسیع تر سیاحت کی ترقی کے اقدامات کے تحت ان مقامات کو فروغ دینے کیلئے حکومت کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے زور دیا کہ یہ مقامی کمیونٹیز کیلئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے علاقے کے باشندوں کو یقین دلایا کہ تمام زیر التوا عوامی مطالبات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے گا جو انتظامیہ کے جامع ترقی کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ تقریب میں چیف کنزرویٹر آف فاریسٹ کشمیر، کنزرویٹر آف فاریسٹ نارتھ سرکل، ڈویژنل فاریسٹ آفیسر، ضلعی انتظامیہ کے سینئر افسران اور بڑی تعداد میں باشندے موجود تھے۔

جے کے اے ایس

ہے"۔ موصوف لیڈر نے کہا کہ اس کے علاوہ، جموں و کشمیر سے باہر سفر کرنے والے کئی امیدوار پروازیں منسوخ ہونے کی وجہ سے درماندہ ہیں۔ امتحان کو اس وقت تک موخر کر دینا چاہیے جب تک کہ منظوری کا عمل مکمل نہیں ہو جاتا ہے"۔

شوپیان میں پولیس

ایگزیکٹیو مجسٹریٹ، لمبردار اور چوکیدار بھی موجود تھے۔ ضبط شدہ جائیداد کو مزید قانونی کارروائی مکمل ہونے تک پولیس تحویل میں رکھا جائے گا۔ پولیس نے کہا ہے کہ منشیات کے نیٹ ورک کی کمر توڑنے کے لیے ضلع بھر میں ایسی کارروائیاں تیزی سے جاری رہیں گی اور عوام سے اپیل کی کہ نشہ فروشوں سے متعلق ہر اطلاع بلا تاخیر فراہم کریں۔

ڈوڈہ میں مبینہ

ڈوڈہ پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کی۔ پولیس بیان میں کہا گیا ہے کہ فورس کے اندر کسی بھی قسم کی بدسلوکی یا اختیارات کے غلط استعمال کے خلاف ہماری زیرو ٹالرینس پالیسی ہے، جس کے تحت قانونی کارروائی فوری شروع کر دی گئی ہے۔ پولیس نے مزید بتایا کہ کیس کی تفتیش جاری ہے اور حقائق سامنے آنے کے بعد قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

کلسٹر یونیورسٹی

بن سکتا ہے۔ احتجاج پرامن رہا، طلباء نے حکام پر زور دیا کہ وہ تعمیری بات چیت کریں اور مسائل کو جلد از جلد حل کرنے کے لیے واضح نوٹیفکیشن جاری کریں۔

جے کے پی ایس

کہ امتحان کسی بھی ایسے ماحول میں نہ لیا جائے جو ہزاروں نوجوانوں کے مستقبل پر منفی اثر ڈال سکتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ بنیادی انصاف، شفافیت اور امید۔ یہی وہ چیزیں ہیں جن کے لیے یہ نوجوان کھڑے ہیں، اور حکومت پر لازم ہے کہ وہ ان کی بات سنے۔

رامبن میں بنگلہ دیشی

حوالے سے سنگین شکوک وشبہات پیدا ہوئے۔ پولیس نے تحقیقات کے بعد اس کے خلاف امیگریشن اور فارنرز ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت تھانہ چندرکوٹ میں مقدمہ درج کیا ہے، جبکہ معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔ پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر قانونی غیر ملکی شہریوں کو پناہ یا کسی قسم کی مدد فراہم نہ کریں، اور نہ ہی کسی قسم کے معاہدے یا شادی جیسے تعلقات قائم کریں جب تک ان کی قانونی حیثیت کی مکمل تصدیق نہ کر لی جائے، بصورت دیگر ان پر بھی قانونی کارروائی ہو سکتی ہے۔ پولیس نے کہا کہ وہ داخلی سیکورٹی کو برقرار رکھنے اور امیگریشن قوانین پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔

چکلہ بارہمولہ

ڈھانچوں کو منہدم کیا گیا۔ ادھر تحصیلدار بارہمولہ نے عوام کو خبردار کیا ہے کہ اگر کسی نے بھی اسطرح غیر قانونی طور کام کیا ہے ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی، اور ان سے کہا گیا ہے کہ کسی نے بھی غیر قانونی کام انجام دیا ہے ان کو بخشا نہیں جائے گا اور انہوں نے کہا کہ جن افراد کے خلاف ہمیں شکایات موصول ہوئی تھیں ان کو باضابطہ طور تحریری نوٹس بھیجی گئی تھی لیکن ان کی ہٹ دھرمی کے بعد انہدامی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اس سلسلے میں تحصیلدار بارہمولہ انعام النبی نے قانون کی پاسداری کرتے ہوئے چکلہ میں بارہمولہ کپوارہ شاہراہ کے قریب واقع آبی اول اراضی اور سٹیٹ لینڈ پر بغیر کسی اجازت کے تعمیراتی ڈھانچے کھڑا کرنے کے خلاف نائب تحصیلدار ظہور احمد کی زیر نگرانی انہدامی کارروائی بڑے پیمانے پر جاری ہے اور ان لوگوں کو خبردار کیا گیا کہ وہ غیر قانونی طور آبی اول اراضی اور سٹیٹ لینڈ پر تعمیراتی ڈھانچے کھڑا کرنے سے گریز کریں۔ انہوں نے کہا ہے کہ آبی اول اراضی ہمارے لئے سب سے بڑا زرعی وسیلہ ہے اور اس کو بچانا ہماری انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری ہے اس ضمن میں مقامی لوگوں نے تحصیلدار موصوف اور اس کی ٹیم کی اس مفاد عامہ پر مبنی کارروائی پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ہماری معاشی حالت مزید ابتر ہونے سے بچ جائے گی۔

ڈسپوزل اشیا

کہ وہ آنے سیزن میں ان احکامات کو عملی جامہ پہنانے کیلئے آج سے ہی ضلعی سطح پر ڈسٹرکٹ کنٹرول بورڈ کی نگرانی میں کمیٹیاں تشکیل دی جائے تاکہ ایسے دکانداروں کے خلاف کارروائی کی عمل میں لائی جائے جو ڈسپوزل اشیا فروخت کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ وادی کشمیر میں پالتھین لفافوں اور ڈسپوزل اشیاء کی خرید و فروخت پر مکمل پابندی عائد ہے تاہم سرکار اور انتظامیہ کی جانب سے اس جانب عدم توجہی سے پالتھین لفافوں اور ڈسپوزل اشیاء کا کاروبار دن دوگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ سال رفتہ کے آخری مہینوں میں شہر سرینگر میں شادی بیاہ کی تقریبات پرتانبے اور دیگر معدنیات سے بنے برتنوں میں ڈرائی فروٹ وغیرہ ڈالنے کا رواج ہوا جو اس بدعت کا قلع قمع کرنے کیلئے ایک مثبت قدم ثابت ہوگا۔

کنی فوجداری

عرصے سے مفرور تھا۔ پولیس ترجمان نے بتایا کہ ضلع پولیس آفس پونچھ کی طرف سے جاری کردہ لک آؤٹ سرکولر (ایل او سی) کی بنیاد پر، ملزم کو کوچی ہوائی اڈے پر روکا گیا اور حراست میں لے لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اطلاع ملنے کے بعد، پولیس اسٹیشن منڈی نے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی، جسے ملزمین کی تحویل میں لینے کے لیے کیرالہ روانہ کیا گیا تھا۔ بیان میں کہا گیا کہ ٹیم کامیابی کے ساتھ ملزم کو واپس پونچھ لے آئی، جہاں اسے معزز سی جے ایم کورٹ پونچھ کے سامنے پیش کیا گیا۔

جموں وکشمیر پولیس نے

کشمیر پولیس کی مسلسل کوششوں کی عکاسی کرتی ہے۔ جموں وکشمیر پولیس اس بات کو یقینی بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کرتی ہے کہ کوئی بھی مجرم قانون کی گرفت سے نہ بچ سکے، اور اس طرح کی کارروائیاں مستقبل میں بھی جاری رہیں گی۔

یشسوی کی ناٹ آؤٹ سنچری، ہندوستان نے جنوبی افریقہ کو نو وکٹ سے شکست دے کر سیریز 2-1 سے جیتی

وشاکھاپٹنم، 06 دسمبر (یو این آئی) کلدیپ یادو اور پرسدھ کرشنا کی شاندار گیند بازی (چار - چار وکٹ) کے بعد یشسوی جیسوال (ناٹ آؤٹ 116)، وراٹ کوہلی (ناٹ آؤٹ 65) اور روہت شرما (75) کی عمدہ بلے بازی کی بدولت ہندوستان نے جنوبی افریقہ کو ہفتہ کے روز تیسرے اور فیصلہ کن ون ڈے میچ میں 61 گیندیں باقی رہتے نو وکٹوں سے شکست دی۔ اسی کے ساتھ ہی ہندوستان نے تین میچوں کی سیریز 2-1 سے جیت لی۔ 271 رنز کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے یشسوی جیسوال اور روہت شرما کی اوپننگ جوڑی نے پہلے وکٹ کے لیے 155 رنز کی شاندار شراکت قائم کی۔ اس دوران دونوں بلے بازوں نے جنوبی افریقی گیند بازوں کی جم کر خبر لی اور اپنی اپنی نصف سنچری مکمل کی۔ روہت نے اپنے مشہور پل شاٹس کھیلتے ہوئے باؤنڈریوں کی برسات جاری رکھی اور وہ سنچری کے قریب پہنچ رہے تھے۔ 26ویں اوور میں کیشو مہاراج نے روہت شرما کو آؤٹ کر کے جنوبی افریقہ کو پہلی اور واحد کامیابی دلائی۔ روہت نے 73 گیندوں پر سات چوکوں اور تین چھکوں کی مدد سے 75 رنز بنائے۔ اس کے بعد بلے بازی کے لیے آئے وراٹ کوہلی نے ابتدا میں محتاط کھیل دکھایا، جبکہ دوسرے سرے پر جیسوال نے جارحانہ انداز میں بلے بازی کرتے ہوئے ہندوستان کو جیت کے قریب پہنچا دیا۔ جیسوال نے 50 رنز مکمل کرنے کے بعد ٹی 20- انداز میں کھیلنا شروع کیا اور اپنی پہلی ون ڈے سنچری بھی مکمل کی۔ وراٹ کوہلی نے 40ویں اوور میں لنگی اینگیڈی کی پانچویں گیند پر چوکا لگا کر ہندوستان کو جیت سے ہمکنار کیا۔ ہندوستان نے 39.1 اوور میں ایک وکٹ کے نقصان پر 271 رنز بنا کر میچ نو وکٹ سے جیت لیا۔ یشسوی جیسوال نے 121 گیندوں پر 12 چوکے اور دو چھکے لگاتے ہوئے ناٹ آؤٹ 116 رنز بنائے، جبکہ وراٹ کوہلی نے 45 گیندوں پر چھ چوکے اور تین چھکے لگا کر ناٹ آؤٹ 65 رنز اسکور کئے۔ اس سے قبل ہندوستانی گیند بازوں نے جنوبی افریقہ کو 270 پر ڈھیر کر دیا تھا۔ ٹاس ہار کر پہلے بلے بازی کرتے ہوئے جنوبی افریقہ کی شروعات بہت خراب رہی اور پہلے ہی اوور میں رائن ریکلٹن (صفر) آؤٹ ہو گئے، جنہیں ارشدیپ نے وکٹ کیپر کے ایل راہل کے ہاتھوں کیچ کرایا۔ اس کے بعد کپتان ٹیمبا باوما اور کوک نے اننگز کو سنبھالا اور تیز رفتار سے رنز جوڑے۔ دونوں نے دوسرے وکٹ کے لیے 113 رنز کی شراکت کی۔ 21ویں اوور میں رویندر جڈیجا نے باوما کو آؤٹ کر کے اس پارٹنرشپ کا خاتمہ کیا۔ ٹیمبا باوما نے 67 گیندوں پر پانچ چوکوں کی مدد سے 48 رنز بنائے۔ اس کے بعد میتھیو بریٹزکے (24) کو کرشنا نے ایل بی ڈبلیو کیا، اور اسی اوور میں ایڈن مارکرام (1) کو بھی پویلین بھیج دیا۔ 30ویں اوور میں ہرشیت رانا کی گیند پر کوک نے چھکا لگا کر اپنی سنچری مکمل کی۔ ہندوستان کے خلاف یہ ان کی ساتویں سنچری تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ ہندوستان کے خلاف سب سے زیادہ ون ڈے سنچریاں بنانے کے معاملے میں سنت جیسوریا کے برابر ہو گئے۔ نیز ہندوستان میں کسی بھی غیر ملکی بلے باز کی جانب سے سب سے زیادہ سنچریاں بنانے کے اے بی ڈی ویلیئرز کے ریکارڈ کی بھی برابری کی۔ 33ویں اوور میں پرسدھ کرشنا نے کوئنٹن کوک کو بولڈ کر کے جنوبی افریقہ کو پانچواں جھٹکا دیا۔ کوک نے 89 گیندوں پر آٹھ چوکوں اور چھ چھکوں کی مدد سے 106 رنز بنائے۔ اس کے بعد کلدیپ یادو نے 39ویں اوور میں پہلے ڈیوالڈ بریوس (29) اور پھر اسی اوور کی تیسری گیند پر مارکو یانسن (17) کو آؤٹ کیا۔ کاربن بوش (9) اور لونگی اینگیڈی (1) کو بھی کلدیپ نے پویلین بھیجا۔ 48ویں اوور کی پانچویں گیند پر پرسدھ کرشنا نے اوٹنیل بارٹمین (3) کو بولڈ کر کے جنوبی افریقہ کی اننگز 270 رنز پر ختم کر ہندوستان کی جانب سے کلدیپ یادو نے 41 رنز دے کر چار وکٹیں حاصل کیں، جبکہ پرسدھ کرشنا نے بھی چار وکٹ لیے۔ ارشدیپ سنگھ اور رویندر جڈیجا نے ایک-ایک وکٹ حاصل کی۔

روہت شرما نے بین الاقوامی کرکٹ میں 20 ہزار رنز پورے کر لیے

وشاکھاپٹنم، 06 دسمبر (یو این آئی) جنوبی افریقہ کے خلاف تیسرے ون ڈے میں روہت شرما نے جیسے ہی 27 رنز مکمل کیے، انہوں نے انٹرنیشنل کرکٹ میں اپنے 20 ہزار رنز بھی پورے کرنے کا اعزاز حاصل کر لیا۔ روہت یہ کارنامہ انجام دینے والے چوتھے ہندوستانی بلے باز بن گئے ہیں۔ روہت سے پہلے صرف سچن تینڈولکر، وراٹ کوہلی اور راہل دراوڑ یہ اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔ انٹرنیشنل کرکٹ میں اپنا 505واں میچ کھیلتے ہوئے روہت شرما نے جنوبی افریقہ کے خلاف 15ویں اوور میں یہ ریکارڈ بنایا۔ روہت کے اب ٹیسٹ، ون ڈے اور ٹی 20 انٹرنیشنل کو ملا کر 20 ہزار سے زیادہ رنز ہو گئے ہیں۔ وہ بہترین فارم میں دکھائی دے رہے ہیں اور نصف سنچری کے قریب ہیں۔ اس سیریز کے پہلے میچ میں بھی روہت نے شاندار ففٹی اسکور کی تھی۔ انٹرنیشنل کرکٹ میں 20 ہزار رنز مکمل کرنے والے روہت شرما دنیا کے 14ویں کرکٹر ہیں۔ ان سے پہلے سچن تینڈولکر، کمار سنگاکارا، وراٹ کوہلی، رکی پونٹنگ، مہیلا جے وردھنے، ژاک کیلس، راہل دراوڑ، برائن لارا، جو روٹ، سنتھ جیسوریا، شیو نارائن چندرپال، انضمام الحق اور اے بی ڈی ویلیئرز بھی یہ سنگِ میل عبور کر چکے ہیں۔ انٹرنیشنل کرکٹ میں رنز کے معاملے میں ہندوستانی کھلاڑیوں کی برتری برقرار ہے۔ تازہ اعداد و شمار کے مطابق سچن تینڈولکر بدستور سب سے آگے ہیں، جنہوں نے اپنے شاندار کیریئر میں 34357 رنز اسکور کیے۔ ان کے بعد موجودہ دور کے اسٹار بلے باز وراٹ کوہلی ہیں، جن کے نام 27910 رنز درج ہیں۔ سابق کپتان اور دیوار کے لقب سے مشہور راہل دراوڑ نے بھی اپنے ٹیسٹ اور ایک روزہ کیریئر میں مجموعی طور پر 24208 رنز بنائے۔ سابق کپتان روہت شرما نے بھی بڑی کامیابی حاصل کرتے ہوئے انٹرنیشنل کرکٹ میں 20 ہزار رنز کا سنگ میل عبور کر لیا ہے اور وہ اس فہرست میں تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔

جسٹن گریز کی تاریخی ڈبل سنچری، نیوزی لینڈ-ویسٹ انڈیز ٹیسٹ میچ ڈرا

کرائسٹ چرچ (نیوزی لینڈ)، 6 دسمبر (یو این آئی) پلیئر آف دی میچ جسٹن گریز (دو وکٹ / ناٹ آؤٹ 202)، شائی ہوپ (140) اور کیمار روچ (ناٹ آؤٹ 58) کی شاندار بلے بازی کی بدولت ویسٹ انڈیز نے نیوزی لینڈ کے خلاف پہلے ٹیسٹ کے پانچویں دن ہفتہ کو دوسری اننگز میں 6 وکٹ پر 457 رنز بنا کر میچ کو ڈرا کر دیا۔ اسی کے ساتھ ویسٹ انڈیز نے ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ 27-2025 کے اپنے چھٹے ٹیسٹ میں پہلا پوائنٹ حاصل کیا۔ ویسٹ انڈیز نے جمعہ کو دو وکٹ پر 217 رنز کے بعد کھیل شروع کیا۔ پانچویں وکٹ 93ویں اوور میں 268 رنز پر شائی ہوپ کے طور پر گری۔ شائی ہوپ نے 234 گیندوں پر 15 چوکے اور دو چھکے لگاتے ہوئے 140 رنز کی شاندار اننگز کھیلی۔ بعد ازاں جیک فاؤلکس نے ٹیوین ایملاچ (4) کو آؤٹ کر کے نیوزی لینڈ کی جیت کی امید پیدا کر دی۔ بعد میں کیمار روچ نے گریز کے ساتھ مل کر نیوزی لینڈ کے بولرز کا بہادری سے مقابلہ کیا اور میچ پر قائم رہے۔ اسی دوران جسٹن گریز نے اپنی سنچری اور پھر ڈبل سنچری مکمل کی۔ گریز ٹیسٹ کی چوتھی اننگز میں ڈبل سنچری بنانے والے چوتھے اور مجموعی طور پر ویسٹ انڈیز کے ساتویں کھلاڑی بن گئے۔ نیوزی لینڈ کے لیے جیکب ڈفی نے تین وکٹ حاصل کیں، جبکہ مائیکل بریسویل، جیکری فاکس اور میٹ ہینری نے ایک ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ گریز نے اپنی شاندار بیٹنگ کے دوران 12 ٹیسٹ کیریئر کی نصف سے زیادہ گیندوں کا سامنا کیا اور ویسٹ انڈیز نے 163.3 اوور کھیل کر اپنا پہلا پوائنٹ حاصل کیا۔ یہ 95 سال میں ویسٹ انڈیز کی ٹیسٹ میں چوتھی اننگز میں سب سے زیادہ اوورز ہیں۔

ہندوستان سیمی فائنل میں جرمنی سے مقابلہ کرے گا

چنئی، 06 دسمبر (یو این آئی) میزبان ہندوستان اتوار کو سیمی فائنل میں سات بار کی چیمپئن جرمنی سے مقابلہ کرے گا۔ ہندوستان نے جونیئر ہاکی ورلڈ کپ دو بار جیت حاصل کی ہے، اور اس کی آخری فتح 2016 میں ہوئی تھی، جب یہ ٹورنامنٹ لکھنؤ میں اس کے گھریلو میدان پر منعقد ہوا تھا۔ منگل کو مدورائے انٹرنیشنل ہاکی اسٹیڈیم میں ہندوستان نے بیلجیم کو شوٹ آؤٹ میں 3-4 سے ہرا دیا۔ منگل کو مدورائے انٹرنیشنل ہاکی اسٹیڈیم میں مردوں کے سنسنی خیز کوارٹر فائنل میچ میں جوش و جذبے کے ساتھ کھیلتے ہوئے ہندوستان نے صبر اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے شوٹ آؤٹ میں بیلجیم کو 3-4 سے شکست دی۔ پرنس دیپ سنگھ نے شوٹ آؤٹ میں ہندوستانی ہاکی ٹیم کے لیے شاندار دفاع کیا۔ میچ کے بہترین کھلاڑی منتخب ہونے والے پرنس دیپ نے کہا، "(کوچ) پی آر سری جیش سے بہت کچھ سیکھا ہے اور انہیں دیکھ کر، ان سے سیکھ کر میرا اعتماد بڑھا ہے۔ یہ ایک شاندار میچ تھا اور چنئی میں شائقین کی حمایت ناقابل یقین تھی۔" شاردا نند تیواری بھی ہندوستان کی شوٹ آؤٹ میں پختہ کارکردگی دکھاتے رہے، ان کے پینلٹی اسٹروکس نے ٹیم کو میچ میں برابر رکھا۔ انہوں نے تین گول کیے، جبکہ انکت پال نے ہندوستان کے لیے فاتح گول داغا، جس سے سنسنی خیز شوٹ آؤٹ کا اسکور 3-4 رہا۔ اس سے پہلے ہاکی میچ میں، ہندوستان نے 45ویں منٹ تک بیلجیم کی برتری ختم کرنے تک صبر کا مظاہرہ کیا، جب کپتان روہت نے ایک شاندار ڈریگ فلک کے ذریعے اسکور 1-1 سے برابر کر دیا۔

ایشیز: آسٹریلیا انگلینڈ پر جیت اور 0-2 سے سبقت حاصل کرنے کے قریب

برسبین، 06 دسمبر (یو این آئی) آسٹریلیا کی ٹیم ایشیز سیریز کے دوسرے ٹیسٹ میں انگلینڈ پر فتح حاصل کرنے اور 2-0 کی برتری بنانے کے قریب پہنچ گئی ہے۔ انگلینڈ نے تیسرے دن اسٹمپ تک اپنے چھ وکٹیں 134 رنز پر گنوا دی ہیں اور وہ میزبان ٹیم کی پہلی اننگز کی برتری سے 43 رنز پیچھے ہیں۔ گابا میں کھیلے جا رہے میچ میں انگلینڈ نے اپنی دوسری اننگز میں 6 وکٹوں کے نقصان پر 134 رنز بنا لیے ہیں اور اسے اننگز کی شکست سے بچنے کے لیے مزید 43 رنز درکار ہیں۔ زیک کرولی 44، اولی پوپ 26، بین ڈکٹ، جو روٹ اور ہیری بروک 15، 15 جبکہ جیمی اسمتھ 4 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ کپتان بین اسٹوکس اور ول جیکس 4، 4 رنز بنا کر کریز پر موجود ہیں۔ اس سے قبل آسٹریلیا نے اپنی پہلی اننگز میں 511 رنز بنا کر انگلینڈ پر 177 رنز کی برتری حاصل کی تھی۔ آسٹریلیا نے کھیل کے تیسرے روز 378 رنز 6 کھلاڑی آؤٹ پر اننگز کا آغاز کیا تو مجموعی اسکور میں 5 رنز کے اضافے کے بعد ہی مائیکل نیسر (16) پویلین لوٹ گئے تھے۔ ایلکس کیری 63 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے۔ مچل اسٹارک نے کیریئر بیسٹ 77 رنز کی اننگز کھیلی اور برینڈن ڈوگٹ 13 رنز بنا سکے تھے۔ اسکاٹ بولینڈ 21 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے تھے۔ جیک ویدرالڈ 72، مارنس لبوشین 65، کپتان اسٹیو اسمتھ 61، کیمرون گرین 45، ٹریوس ہیڈ 33 اور جوش انگلس 23 رنز بنا کر آؤٹ ہوئے تھے۔ انگلینڈ کی جانب سے برائیڈن کارس نے 4، کپتان بین اسٹوکس نے 3 جبکہ جوفرا آرچر، گس ایٹکنسن اور ول جیکس نے ایک ایک وکٹ حاصل کی۔ یاد رہے کہ انگلش ٹیم اپنی پہلی اننگز میں 334 رنز پر آل آؤٹ ہو گئی تھی۔ جو روٹ 138 رنز بنا کر ناقابل شکست رہے تھے۔ آسٹریلیا کی جانب سے مچل اسٹارک نے 6 جبکہ مائیکل نیسر، برینڈن ڈوگٹ اور اسکاٹ بولینڈ نے ایک ایک وکٹ حاصل کی تھی۔

پڈوچیری کی بنگال پر سنسنی خیز جیت۔ گوا نے جموں و کشمیر کو ہرا دیا

حیدرآباد، 06 دسمبر (یو این آئی) کپتان امن خان 74 رنز / ایک وکٹ) کی شاندار نصف سنچری کے بعد جینت یادو (چار وکٹ) اور سیڈک سنگھ (تین وکٹ) کی زبردست گیند بازی کی بدولت پڈوچیری نے ہفتہ کو سید مشتاق علی ٹرافی کے ایلیٹ گروپ سی کے مقابلے میں بنگال کو 81 رنز کے بھاری فرق سے شکست دی۔ 178 رنز کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے بنگال کے لیے ابھیشیک پوریل اور کرن لال نے پہلے وکٹ کے لیے 40 رنز جوڑے۔ چوتھے اوور میں عادل ایوب ٹنڈا نے ابھیشیک پوریل (11) کو آؤٹ کر کے بنگال کو پہلا جھٹکا دیا۔ اس کے بعد کپتان ابھیمنیو ایشورن (12) رن آؤٹ ہو گئے۔ آٹھویں اوور میں جینت یادو نے کرن لال کو آؤٹ کر کے پڈوچیری کو تیسری کامیابی دلائی۔ کرن لال نے 23 گیندوں پر سات چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 40 رنز بنائے۔ اس کے بعد بنگال کا کوئی بھی بلے باز پڈوچیری کے بولنگ اٹیک کا سامنا نہ کر سکا اور پوری ٹیم 13.5 اوور میں صرف 96 رنز پر آل آؤٹ ہو گئی۔ بنگال کے آٹھ کھلاڑی دہائی کا ہندسہ بھی نہ چھو سکے۔ پڈوچیری کے لیے جینت یادو نے چار جبکہ سیڈک سنگھ نے تین وکٹ حاصل کیے۔ امن خان اور عادل ایوب ٹنڈا نے ایک، ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ اس سے قبل آج بنگال نے ٹاس جیت کر پہلے بولنگ کا فیصلہ کیا۔ پڈوچیری نے ابتدائی جھٹکوں سے سنبھلتے ہوئے مقررہ 20 اوور میں پانچ وکٹ پر 177 رنز بنائے۔ کپتان امن خان نے 40 گیندوں میں پانچ چوکوں اور سات چھکوں کی مدد سے 74 رنز کی دھواں دار اننگز کھیلی۔ جسونت شری رام نے 34 گیندوں پر تین چوکوں اور دو چھکوں کے ساتھ 45 رنز اسکور کیے۔ مری متھو وینیس ورن (16)، آدتیہ گڑھوال (10) اور بھانو آنند (11) نے بھی اہم رنز جوڑے۔ بنگال کے لیے محمد شامی نے تین جبکہ رتک چٹرجی نے دو وکٹ حاصل کیے۔ گوا نے جموں و کشمیر کو ہرایا: دیگر میچ میں گوا نے جموں و کشمیر کو سات وکٹ سے شکست دی۔ جموں و کشمیر نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے مقررہ 20 اوور میں پانچ وکٹ پر 161 رنز بنائے۔ یاور حسن نے 48، کپتان شبھم کھجوریا نے 45، کنول پریت سنگھ نے 30، عبدالصمد نے 20 اور کامران اقبال نے 10 رنز کا تعاون دیا۔ گوا کے لیے شبھم تاری نے تین وکٹ لیے۔ دیپ راج گاؤں کر اور وکاس سنگھ نے ایک-ایک کھلاڑی کو آؤٹ کیا۔ ہدف کے تعاقب میں گوا نے 19 اوور میں تین وکٹ پر 167 رنز بنا کر میچ سات وکٹ سے جیت لیا۔ کپتان سویش پربھودیسائی نے 38 گیندوں پر دو چوکوں اور دو چھکوں کی مدد سے ناٹ آؤٹ 51 رنز بنائے۔

جھارکھنڈ نے تمل ناڈو کو شکست دے کر مسلسل چھٹی جیت حاصل کی

احمد آباد، 06 دسمبر (یو این آئی) - جھارکھنڈ نے احمد آباد میں تامل ناڈو کو 28 رنز سے شکست دے کر ٹورنامنٹ میں اپنی فتوحات کا سلسلہ برقرار رکھا۔ یہ اسکی مسلسل چھٹی جیت ہے۔ کمار کشاگر نے 48 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 84 رنز اور وراٹ سنگھ نے 39 گیندوں پر 72 رنز کی شاندار اننگز کھیل کر جھارکھنڈ کو 20 اوور میں 3 وکٹ پر 207 رنز کے بڑے اسکور تک پہنچایا۔ دونوں کھلاڑیوں نے صرف 10.4 اوور میں 120 رنز کی بہترین شراکت قائم کی۔ یہ سب اس وقت ہوا جب ایشان کشن صرف دو رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے تھے۔ اس کے بعد انوکول رائے نے بھی 16 گیندوں پر 25 رنز جوڑ کر کشاگر کے ساتھ مل کر ٹیم کو 200 کے پار پہنچایا۔ جواب میں تامل ناڈو نے سائی سدرشن (64) اور تشار راہیجا (27) کی مدد سے پاور پلے میں 64 رنز کی تیز شراکت کے ساتھ شاندار آغاز کیا، مگر پاور پلے کے آخری اوور میں تشار کے آؤٹ ہوتے ہی رن بنانے کی رفتار سست ہو گئی۔ بال کرشن اور انوکول نے دباؤ بنایا اور مسلسل وکٹیں حاصل کیں۔ 116 پر ایک وکٹ سے 145 پر پانچ وکٹ تک تامل ناڈو کی گراوٹ جاری رہی اور آخر کار وہ 7 وکٹ پر 179 رنز تک محدود ہو گئے۔ مدھیہ پردیش نے چنڈی گڑھ کو ہرایا: ارشد خان نے چنڈی گڑھ کے خلاف شاندار بولنگ کرتے ہوئے چھ وکٹیں حاصل کیں اور 4-1-9-6 کے متاثر کن اعداد و شمار کے ساتھ میچ ختم کیا۔ انہی کی بدولت مدھیہ پردیش نے کولکاتا میں چنڈی گڑھ کو چھ اوور اور سات وکٹیں باقی رہتے آسانی سے شکست دی۔ انہوں نے اپنی پہلی ہی گیند پر وکٹ حاصل کی اور چنڈی گڑھ کے ٹاپ اور مڈل آرڈر کو مکمل طور پر تہس نہس کر دیا۔ منن ووہرا چنڈی گڑھ کے واحد بلے باز تھے جنہوں نے 43 (52) رنز کی بڑی اننگز کھیلی، جبکہ پوری ٹیم 134/8 تک محدود رہی۔ جواب میں، ہرش گاولی (74) ناٹ آؤٹ) اور ہربھجن سنگھ بھاٹیہ (48) نے 95 رنز کی شراکت بنا کر مدھیہ پردیش کی آسان جیت یقینی بنائی۔ اڈیشہ نے آسام کو 74 رنز سے ہرا دیا: آسام کے لیے یہ انتہائی مشکل دن ثابت ہوا اور اسے اڈیشہ کے ہاتھوں 74 رنز سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ پہلی اننگ میں آشیرواد سوئین (51) ناٹ آؤٹ) اور بپلب سامنترائے (43) کی 91 رنز کی شراکت نے اڈیشہ کو 4 وکٹوں پر 171 رنز تک پہنچایا۔ اس کے بعد بہترین بولنگ کی بدولت آسام کی پوری ٹیم 98 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ ریان پراگ صرف 14 رنز ہی بنا سکے۔ سوراشٹرا نے کرناٹک کو ایک رن سے ہرایا: سوراشٹرا نے کرناٹک کے خلاف صرف ایک رن کے معمولی فرق سے سنسنی خیز کامیابی حاصل کی۔

ایف سی گوا کی نظریں خطاب کے دفاع پر

فاتوردا، 06 دسمبر (یو این آئی) کولکتہ کی بڑی ٹیم ایسٹ بنگال اتوار کو فاتوردا کے جے ایل این اسٹیڈیم میں اے آئی ایف ایف سپر کپ 26-2025 کے فائنل میں دفاعی چیمپئن ایف سی گوا کے ساتھ مقابلہ کرے گی۔ ایسٹ بنگال بمقابلہ ایف سی گوا کا فائنل اتوار شام 7:30 بجے شروع ہوگا۔ 2018 میں فیڈریشن کپ کے بعد شروع ہونے والا سپر کپ، ہندوستانی فٹبال کا ٹاپ ٹیئر ڈومیسٹک کپ مقابلہ ہے، اور فاتح ٹیم کو 27-2026 اے ایف سی چیمپئنز لیگ ٹو پلے آف میں جگہ ملے گی۔ ایسٹ بنگال بغیر ہارے فائنل تک پہنچی ہے۔ ٹیم نے سیمی فائنل میں پنجاب ایف سی کو 1-3 سے ہرانے سے قبل گروپ اے میں ایک جیت اور دو ڈرا کے ساتھ ٹاپ کیا تھا۔ دوسری طرف، گورس اپنا گروپ بی میچ نارتھ ایسٹ یونائیٹڈ سے ہار گئے، لیکن جمشید پور ایف سی اور انٹر کاشی کو شکست دے کر سیمی فائنل میں پہنچے، جہاں انہوں نے ممبئی سٹی کو 1-2 سے ہرا دیا۔ پن سنگھ اور ارجنٹینا کے کیون سیبل گول کے سامنے ایسٹ بنگال کے لیے اہم خطرہ بن سکتے ہیں، دونوں نے دو دو گول کیے ہیں۔ اسپین کے بورجا ہیریرا اور سربیا کے دیجان ڈرازک گول کے سامنے گوا کے سب سے خطرناک کھلاڑی ہیں، دونوں نے دو دو بار گول کیا ہے۔

فیفا نے ورلڈ کپ 2026 کے گروپ کا اعلان کر دیا

تقریب میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ بھی موجود

واشنگٹن، 6 دسمبر (یو این آئی) فیفا نے ورلڈ کپ 2026 کے لیے 48 ٹیموں کے گروپس کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ ٹورنامنٹ اگلے سال امریکا، کینیڈا اور میکسیکو میں کھیلا جائے گا۔ ڈرا کی تقریب میزبان امریکا میں منعقد ہوئی جس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ بھی شریک ہوئے۔ ہر ٹیم کو چار چار کے 12 گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے، جس میں میزبان ممالک کے ساتھ عالمی شہرت یافتہ فٹبال ٹیمیں شامل ہیں۔ ایونٹ آئندہ برس امریکا سمیت تین ممالک میں کھیلا جائے گا جن میں کینیڈا اور میکسیکو شامل ہیں۔ ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے والی 48 ٹیموں کو 4، 4 کے 12 مختلف گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ گروپ 'اے' میں میزبان میکسیکو، جنوبی افریقا، جنوبی کوریا اور پلے آف ڈی سے کوالیفائر ٹیم شامل کی جائیگی۔ گروپ 'بی' میں میزبان کینیڈا، قطر، سوئٹزرلینڈ اور پلے آف 'اے' سے کوالیفائر ٹیم شامل ہوگی۔ گروپ 'سی' میں برازیل، مراکش، اسکاٹ لینڈ اور ہیٹی شامل ہیں جبکہ گروپ 'ڈی' میں میزبان امریکا، آسٹریلیا، پیراگوئے اور پلے آف 'سی' کی کوالیفائر ٹیم شامل ہوگی۔ گروپ 'ای' میں جرمنی، ایکواڈور، آئیوری کوسٹ اور کوراکاؤ شامل ہیں جبکہ گروپ 'ایف' میں نیدرلینڈز، جاپان، تیونس اور پلے آف 'بی' سے کوالیفائر ٹیم شامل ہوگی۔ گروپ 'جی' میں بیلجیم، ایران، مصر اور نیوزی لینڈ شامل ہیں جبکہ گروپ 'ایچ' میں اسپین، سعودی عرب، یوروگوئے اور کیپ وردے کی ٹیموں کو شامل کیا گیا ہے۔ گروپ 'آئی' میں فرانس، سینیگال، ناروے اور پلے آف '2' کی کوالیفائر ٹیم شامل ہوگی جبکہ گروپ 'جے' میں دفاعی چیمپئن ارجنٹینا، آسٹریا، الجیریا اور اردن شامل ہیں۔ گروپ 'کے' سے پرتگال، ازبکستان، کولمبیا اور پلے آف 'ون' سے کوالیفائر ٹیم شامل ہوگی جبکہ گروپ 'ایل' میں انگلینڈ، کروشیا، پانامہ اور گھانا کو شامل کیا گیا ہے۔

زوراور سنگھ سندھو کو پیپلز چوائس مرد ایتھلیٹ منتخب کیا گیا

دوحہ (قطر)، 6 دسمبر (یو این آئی) ہندوستانی نشانے باز زوراور سنگھ سندھو کو آئی ایس ایس ایف ایتھلیٹ آف دی ایئر ایوارڈز 2025 میں "آئی ایس ایس ایف پیپلز چوائس مینز ایتھلیٹ آف دی ایئر" منتخب کیا گیا۔ دوحہ میں جمعہ کو منعقدہ تقریب میں کل سات ایتھلیٹوں کو اعزازات سے نوازا گیا۔ اسی کے ساتھ قطر کے دارالحکومت میں آئی ایس ایس ایف ورلڈ کپ فائنل 2025 کا آغاز بھی ہو گیا۔ اڑتالیس سالہ ہندوستانی نشانے باز نے اس سال کے آغاز میں ایتھنز میں شاٹ گن ورلڈ چیمپئن شپ میں کانسے کا تمغہ جیتا تھا۔ ملاکاسا شوٹنگ رینج میں مردوں کی ٹریپ نشانہ بازی مقابلے میں سندھو کا کانسے کا تمغہ شاٹ گن ورلڈ چیمپئن شپ میں اس ایونٹ میں ہندوستان کا تیسرا تمغہ تھا۔ اس سے پہلے یہ کارنامہ مانو جیت سنگھ سندھو نے زغریب (2006) میں سونے کا تمغہ اور کرنی سنگھ نے 1962 میں قاہرہ میں چاندی کا تمغہ جیت کر انجام دیا تھا۔ ناروے کی شوٹر جینیٹ ہیگ ڈیوسٹیڈ، جو موجودہ 50 میٹر رائفل تھری پوزیشن ورلڈ چیمپئن ہیں، نے ڈبل کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے وومنز رائفل ایتھلیٹ آف دی ایئر اور پیپلز چوائس وومنز ایتھلیٹ ایوارڈ، دونوں جیتے۔ ڈیوسٹیڈ کے ساتھی جون ہرمن ہیگ (ناروے) نے مینز رائفل ایتھلیٹ آف دی ایئر کا خطاب جیتا۔ چین نے پستول ایوارڈز میں غلبہ حاصل کیا، جس میں ہو کائی نے چاروں آئی ایس ایس ایف ورلڈ کپ اسٹیجز میں تاریخی کلین سویپ کے بعد مردوں کا ایوارڈ جیتا۔

اسمرتی مندھانا سوشل میڈیا پر دوبارہ سرگرم

نئی دہلی، 06 دسمبر (یو این آئی) ہندوستانی خواتین ٹیم کی نائب کپتان اسمرتی مندھانا شادی ملتوی ہونے کے تقریباً دو ہفتے بعد اپنے کیریئر اور کرکٹ سفر پر توجہ دیتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم انسٹاگرام پر دوبارہ سرگرم ہو گئی ہیں۔ گلوکار- کمپوزر پلاش مچھل کے ساتھ ان کی شادی 23 نومبر کو ہونے والی تھی، لیکن والد کی اچانک طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے اسے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اسمرتی مندھانا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم انسٹاگرام پر ایک پیڈ پارٹنرشپ ویڈیو شیئر کی، جس میں انہوں نے اپنے کرکٹ سفر اور کیریئر کے بارے میں بات کی۔ شادی منسوخ ہونے کے بعد یہ کا پہلا سوشل میڈیا پر پیغام ہے۔ شادی کی تیاریوں کو روک دیا گیا تھا جب ان کے والد، سری نیواس مندھانا کو مبینہ طور پر ہارٹ اٹیک جیسی علامات محسوس ہوئیں اور انہیں سانگلی میں تقریب والے دن سروہت ہسپتال منتقل کیا گیا۔ اسمرتی مندھانا کو رائل چیلنجرز بنگلور نے ویمنز پریمیئر لیگ 2026 میگا نیلامی میں برقرار رکھا اور وہ ٹیم کی کپتان رہیں گی۔ آر سی بی نے انہیں ڈبلیو پی ایل 2024 کا ٹائٹل جیتانے کے بعد 3.5 کروڑ روپے میں برقرار رکھا تھا۔ اسمرتی مندھانا نے ویمنز ورلڈ کپ 2025 میں بھی شاندار کارکردگی دکھائی۔ نو میچز میں 434 رنز بنا کر وہ دوسری سب سے زیادہ رنز بنانے والی کھلاڑی رہیں۔

رفح کراسنگ یکطرفہ کھولنے کے اسرائیلی بیانات پر تشویش

8 مسلم ممالک کے وزرائے خارجہ کا مشترکہ اعلامیہ

اسلام آباد، 6دسمبر(یواین آئی) پاکستان سمیت 8 مسلم ممالک کے وزرائے خارجہ کے مشترکہ بیان میں رفح کراسنگ یکطرفہ کھولنے کے اسرائیلی بیانات پر تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ پاکستان، مصر، اردن، متحدہ عرب امارات، انڈونیشیا، ترکیے، سعودی عرب اور قطر کے وزرائے خارجہ کے مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ اس اقدام کا مقصد غزہ کی پٹی کے رہائشیوں کو جمہوریہ مصر منتقل کرنا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ صدر ٹرمپ کے مجوزہ امن منصوبے پر مکمل عمل کیا جائے، فلسطینیوں کی جبری بے دخلی کی ہر کوشش کی سخت مخالفت کرتے ہیں، فلسطینیوں کو اپنی سرزمین چھوڑنے پر مجبور نہ کیا جائے، رفح کراسنگ دونوں طرف سے کھلی رکھنے پر زور دیتے ہیں۔ مسلم ممالک کے وزرائے خارجہ کے مشترکہ بیان میں مطالبہ کیا گیا کہ غزہ کے شہریوں کی آزادانہ نقل وحرکت یقینی بنائی جائے۔ بیان میں خطے میں امن کے لیے صدر ٹرمپ کی کوششوں کو سراہتے ہوئے، غزہ میں مکمل جنگ بندی برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا گیا اور غزہ میں انسانی امداد کی بلارکاوٹ فراہمی کا مطالبہ کیا گیا۔ مشترکہ بیان کے مطابق غزہ کی تعمیر نو اور بحالی کے فوری آغاز پر اتفاق کیا گیا ہے جبکہ بیان میں فلسطینی اتھارٹی کے غزہ میں ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے حالات سازگار بنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ مسلم ممالک کے وزرائے خارجہ کے بیان میں امریکا سمیت تمام علاقائی و عالمی شراکت داروں کے ساتھ تعاون جاری رکھنے کا اعلان بھی کیا۔ بیان میں دو ریاستی حل کے تحت 1967 کی سرحدوں پر آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت اور مشرقی یروشلم کو فلسطینی ریاست کا دارالحکومت قرار دینے کی توثیق کی گئی۔

آسٹریلیا کی افغان چیف جسٹس اور 3 وزرا پر مالی وسفری پابندیاں عائد

کینبرا، 6دسمبر(یو این آئی) افغانستان میں انسانی حقوق کی بگڑتی سنگین صورتحال پر آسٹریلیا نے بھی قدم اٹھالیا، آسٹریلیا نے افغان چیف جسٹس، 3 وزرا پر مالی اور سفری پابندیاں عائد کردیں۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق آسٹریلوی وزیر خارجہ پینی وونگ نے کہا ہے کہ پابندیاں افغانستان میں بگڑتی انسانی صورتحال کے باعث عائد کیں، طالبان کے اقتدار میں خواتین اور لڑکیوں کے حقوق پر سخت پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اقدامات نئے آسٹریلوی حکومتی فریم ورک کا حصہ ہیں، طالبان کے اقتدار میں آنے کے بعد آسٹریلیا نے ہزاروں افغان شہریوں کو پناہ دی، افغانستان کی بڑی آبادی انسانی امداد کی طلب گار ہے۔ یہ پابندیاں طالبان کی جانب سے خواتین پر مسلط کیے جانے والے سخت قوانین کی وجہ سے عائد کی گئی ہیں، جن میں لڑکیوں کی تعلیم پر پابندی (تقریباً 80فیصد اسکول جانے والی لڑکیاں متاثر ہوئیں)، خواتین کے روزگار پر پابندی اور ان کی عوامی زندگی میں شرکت کو روکنا شامل ہے۔ آسٹریلیا نے یہ اقدام اپنے ورلڈ فرسٹ" خودمختار پابندی فریم ورک کے تحت کیا ہے، جو اقوام متحدہ کی پابندیوں سے الگ ہے اور اس میں ہتھیاروں کی فروخت پر بھی پابندی شامل ہے۔ تاہم، انسانی امداد کی فراہمی کے لیے اجازت دی گئی ہے۔ طالبان کی 2021 میں اقتدار میں واپسی کے بعد

سے افغانستان میں انسانی حقوق کی صورتحال خراب ہوئی ہے۔ اقوام متحدہ کے مطابق کم از کم 14 لاکھ لڑکیاں تعلیم سے محروم ہو گئیں۔ دسمبر 2022 میں یونیورسٹیوں میں لڑکیوں کی داخلے پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ عالمی فوجداری عدالت (آئی سی سی) نے جولائی 2025 میں چیف جسٹس حقانی اور طالبان رہنما ہبت اللہ اخوندزادہ کے خلاف جرائم کے خلاف انسانی جرائم کے الزام میں گرفتاری کے وارنٹ جاری کیے، جن میں خواتین کی تعلیم، نجی زندگی اور آزادیوں کی خلاف ورزی شامل ہے۔ اس کے نتیجے میں افغانستان کی معیشت بھی تباہ ہوئی، جہاں 90فیصد خاندان کھانا چھوڑنے یا قرض لینے پر مجبور ہیں کیونکہ خواتین کام نہیں کرسکتیں۔

چیچنیا پر ڈرون حملے پر رمضان قادریوف کا یوکرین کو سخت جواب دینے کا اعلان

ماسکو/۶ دسمبر/(آفاق نیوز) روس کی نیم خودمختار مسلم اکثریتی آبادی والی ریاست چیچنیا کے دارالحکومت گروزنی پر یوکرین کے ڈرون حملے پر چیچنیا کے سربراہ رمضان قادریوف نے سخت ردعمل دینے کا اعلان کیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق جمعے کے روز ایک یوکرینی ڈرون نے گروزنی میں ایک بلند عمارت کو نشانہ بنایا جس میں عمارت کو جزوی طور پر نقصان پہنچا۔ چیچن سربراہ رمضان قادریوف کے مطابق یوکرینی حملے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا ہے۔ میسجنگ ایپ ٹیلیگرام پر جاری بیان میں رمضان قادریوف کا کہنا تھا کہ عام عمارتوں پر حملے کا کوئی جواز نہیں۔ ایک اور بیان میں رمضان قادریوف نے یوکرین کو دھمکی دی کہ کل سے ایک ہفتے تک یوکرینی فاشسٹ اس حملے کا سخت جواب محسوس کریں گے، مگر ان کی طرح ہم پرامن اہداف پر بزدلانہ حملہ نہیں کریں گے۔ یوکرین کی جانب سے اس سے قبل بھی چیچنیا پر ڈرون حملے کیے جاچکے ہیں جن میں پولیس بیرک اور ایک فوجی تربیتی اکیڈمی پر حملہ بھی شامل ہے۔ خیال رہے کہ رمضان قادریوف یوکرین پر حملے کے پرجوش حامی رہے ہیں اور انہوں نے یوکرین کے محاذ پر چیچن فورسز بھی بھیج رکھی ہیں۔

یورپ 2027 تک نیٹو کی زیادہ تر روایتی دفاعی ذمہ داریاں سنبھال لے: امریکہ

واشنگٹن، 6دسمبر (یواین آئی) امریکی محکمہ دفاع کے حکام نے واشنگٹن میں رواں ہفتے ہونے والی ایک اہم میٹنگ میں یورپی سفارت کاروں کو بتایا کہ امریکہ کی خواہش ہے کہ یورپ 2027 تک نیٹو کی زیادہ تر روایتی دفاعی ذمہ داریاں سنبھال لے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق اس بات کا انکشاف پانچ مختلف ذرائع کی جانب سے کیا گیا ہے جو اس گفتگو سے واقف تھے، جن میں ایک امریکی اہلکار

بھی شامل ہے۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ 2022 میں روس کے یوکرین پر حملے کے بعد یورپ نے اپنی دفاعی صلاحیتیں بہتر تو کی ہیں، مگر امریکہ ان کوششوں سے مطمئن نہیں ہے۔ میٹنگ میں یورپی وفود کو یہ بھی واضح کر دیا گیا کہ اگر یورپ 2027 تک مطلوبہ اہداف پورے نہ کر سکا تو امریکہ نیٹو کی بعض دفاعی پالیسیوں میں حصہ لینا بند کر دے گا۔ یورپی سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ یہ ڈیڈ لائن نہ صرف بہت سخت ہے بلکہ حقیقت سے دور بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یورپ چاہ کر بھی چند برسوں میں وہ صلاحیتیں حاصل نہیں کر سکتا جو امریکہ کے پاس ہیں، کیونکہ کئی ہتھیاروں کی پیداوار میں تاخیر ہے، جبکہ امریکی ہتھیاروں میں سے بعض کی ترسیل میں بھی کئی سال لگ سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ امریکہ کے پاس ایسی انٹیلی جنس، جاسوسی اور نگرانی کی ٹیکنالوجی ہے جو خرید کر فوری حاصل نہیں کی جاسکتی۔ یوکرین جنگ میں انہی صلاحیتوں نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ امریکی حکام نے یہ واضح نہیں کیا کہ وہ یورپ کی کارکردگی کو کیسے ناپیں گے اور کس بنیاد پر فیصلہ کیا جائے گا کہ یورپ نے ذمہ داری پوری کی یا نہیں۔ یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ 2027 کی ڈیڈ لائن ٹرمپ انتظامیہ کی پالیسی ہے یا صرف کچھ پینٹاگون حکام کا نقطہ نظر ہے۔ یورپی عہدیداروں کا کہنا ہے کہ یورپی یونین نے 2030 تک اپنی دفاعی کمزوریاں دور کرنے کا ہدف رکھا ہوا ہے، لیکن وہ بھی ایک مشکل اور طویل کام ہے، کیونکہ یورپ کو فضائی دفاع، ڈرون ٹیکنالوجی، سائبر وارفیئر، گولہ بارود اور دیگر شعبوں میں ابھی بہت بہتری لانے کی ضرورت ہے۔

سوڈان کے جنوبی کردفان علاقے میں آر ایس ایف کے ڈرون حملے میں 79 شہری جاں بحق

خرطوم، 6دسمبر (یواین آئی) جنوبی کوردفان میں نیم فوجی ریپڈ سپورٹ فورسز (آر ایس ایف) کے ڈرون حملے میں کم ازکم 79 شہری ہلاک اور 38 زخمی ہو گئے، جن میں 43 بچے بھی شامل ہیں۔ یہ اطلاع سوڈانی حکام نے دی ہے۔ جنوبی کوردفان ریاست حکومت نے ایک بیان میں کہا کہ جمعرات کو مغربی سوڈان کے شہر کالوجی پر

حملے میں متاثرین میں چار خواتین شامل تھیں۔ بیان میں کہا گیا کہ اس وحشیانہ حملے" میں ڈرون نے ایک کنڈرگارٹن، ایک ہسپتال اور گنجان آباد رہائشی علاقوں میں چار میزائل داغے، یہ حملہ ریپڈ فورسز کے حلیف سوڈان پیپلز لبریشن موومنٹ-نارتھ نے کیا ہے۔ حکام نے پہلے آٹھ ہلاکتوں کی اطلاع دی تھی - جن میں چھ بچے اور ایک استاد شامل تھے مگر بعد ازاں ہلاکتوں کی تعداد 79 تک ہوگئی۔ حکام نے بین الاقوامی برادری اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ وہ حملوں کے خلاف سخت موقف اختیار کریں، آر ایس ایف کو دہشت گرد تنظیم" قرار دیں اور اس کے حلیفوں کو ان غیر انسانی جرائم" کے لیے جوابدہ ٹھہرائے۔ یونیسف نے ڈرون حملے کی مذمت کرتے ہوئے اسے بچوں کے حقوق کی خوفناک خلاف ورزی" قرار دیا۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ متاثرین میں پانچ سے سات سال کی عمر کے دس سے زیادہ بچے شامل تھے۔ یونیسف کے نمائندہ برائے سوڈان نے کہا بچوں کو کبھی بھی جنگوں کی قیمت ادا نہیں کرنی چاہیے۔ یونیسف تمام فریقین پر زور دیتی ہے کہ وہ فوری طور پر ان حملوں کو بند کریں اور انسانی امداد کے لیے محفوظ، بلاخلاف رسائی ممکن بنائیں تاکہ محتاج لوگوں تک پہنچ سکے۔ "۔ بچوں کا قتل اور انہیں معذور بنانا، اور اسکولوں اور ہسپتالوں پر حملے بچوں کے حقوق کی شدید خلاف ورزیاں ہیں۔" یونیسف نے کہا کہ یہ حملہ نومبر کے اوائل سے کوردفان ریاستوں میں سکیورٹی کی تیزی سے بگڑتی صورتحال کے دور" میں ہوا ہے۔

امریکہ اور یوکرین کے درمیان جنگ کے خاتمے کے اقدامات پر مذاکرات کا سلسلہ جاری

واشنگٹن، 6دسمبر (یواین آئی) امریکی دفترِ خارجہ کا کہنا ہے کہ امریکی خصوصی ایلچی اسٹیون وٹکوف اور صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے غیر رسمی مشیر جارڈ کشنر نے روس کے ساتھ جنگ ختم کرنے کے اقدامات پر بات چیت کے لیے یوکرینی حکام کے ساتھ دو ہفتوں کے اندر اپنی چھٹی ملاقات کی ہے۔ محکمہ نے ان دو روزہ مذاکرات کو تعمیری" قرار دیا، جن میں یوکرین کے قومی سلامتی اور دفاع کونسل کے سیکریٹری رستم اُمیرُوف اور چیف آف جنرل اسٹاف اینڈری ہناتوف بھی شامل تھے اور یہ بات چیت یوکرین میں ایک پائیدار اور منصفانہ امن کی طرف ایک قابل اعتبار راستے کو آگے بڑھانے" پر مرکوز تھی۔ اُمیرُوف نے دوبارہ واضح کیا کہ یوکرین کی ترجیح ایک ایسا معاہدہ حاصل کرنا ہے جو اس کی آزادی اور خودمختاری کا تحفظ کرے، یوکرینیوں کی سلامتی کو یقینی بنائے اور خوشحال جمہوری مستقبل کے لیے ایک مستحکم بنیاد فراہم کرے۔" بات چیت میں حالیہ امریکی ملاقاتوں کے نتائج جو روسی حکام کے ساتھ ہوئے اور وہ ممکنہ اقدامات بھی زیر بحث آئے جو اس تنازعے کو ختم کرنے کی طرف لے جاسکتے ہیں، جو کہ اب اپنے چوتھے سال کے قریب پہنچ رہا ہے۔ دونوں فریقوں نے طویل مدت کے امن کی حمایت کے لیے درکار روک تھام کی صلاحیتوں کا جائزہ لیا اور مستقبل کی سیکورٹی

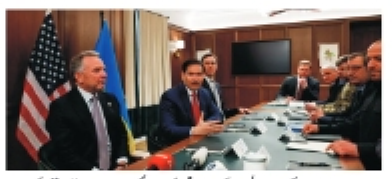

بندوبست کے لیے ایک فریم ورک پر اتفاق کیا۔ واشنگٹن اور کیف نے زور دیا کہ حقیقی پیش رفت اس بات پر منحصر ہے کہ آیا کہ روس بشمول کشیدگی میں کمی اور ہلاکتوں کے خاتمے کے اقدامات، طویل مدتی امن کے لیے سنجیدہ عزم دکھانے کے لیے تیار ہے کہ نہیں۔"

امریکہ نے اٹلی کو 100 جے ایس ایس ایم میزائلوں کی فروخت کی منظوری دی

واشنگٹن، 6دسمبر (آئی این ایس) امریکہ نے اٹلی کو جوائنٹ ایئر ٹو سرفیس اسٹینڈ آف (جے اے ایس ایس ایم) میزائل اور متعلقہ آلات فروخت کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ اس معاہدے کی تخمینہ لاگت 301 ملین امریکی ڈالر ہے۔ یو ایس ڈیفنس سیکیورٹی کوآپریشن ایجنسی (ڈی ایس سی اے) نے ایک بیان میں کہا، "محکمہ خارجہ نے اٹلی کی حکومت کو توسیعی فاصلے کے جے اے ایس ایس ایم میزائلوں اور متعلقہ آلات کی ممکنہ غیر ملکی فوجی فروخت کی منظوری دے دی ہے۔ ضروری نوٹیفکیشن کانگریس کو بھیج دیا گیا ہے۔" قابل ذکر ہے کہ اطالوی حکومت نے امریکہ سے 100 وسیع فاصلے تک مار کرنے والے جے اے ایس ایس ایم میزائل خریدنے کی درخواست کی ہے جس کی کل لاگت 301 ملین ڈالر بتائی گئی ہے۔ ڈی ایس سی اے نے کہا کہ یہ مجوزہ فروخت امریکہ کی خارجہ پالیسی کے اہداف اور قومی سلامتی کے مقاصد کی حمایت کرے گی۔

پاکستان اور افغانستان کے مابین سرحدی جھڑپوں میں چار افغان شہری ہلاک

کابل/۶ دسمبر/(آفاق نیوز ڈیسک) افغانستان کے جنوبی صوبے قندھار میں حکام کے مطابق جمعے اور ہفتے کی درمیانی شب پاکستان اور افغانستان کے درمیان ایک اہم سرحدی گزرگاہ پر فائرنگ کے تبادلے میں چار شہری ہلاک اور چار زخمی ہو گئے۔ اسپن بولدک کے ضلع گورنر عبدالکریم جہاد نے بتایا کہ زخمیوں میں سے تین کو معمولی زخم آنے پر چمن کے اسپتال سے فارغ کر دیا گیا۔ دونوں ممالک نے ایک دوسرے پر بلا اشتعال فائرنگ کا الزام لگایا، حالانکہ اکتوبر میں ہونے والی مہلک جھڑپوں کے بعد فائر بندی پر اتفاق ہوا تھا۔ طالبان حکومت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر دعویٰ کیا، بدقسمتی سے پاکستان کی جانب سے حملہ شروع کیا گیا، جس کے بعد اسلامی امارت کی فورسز کو جواب دینا پڑا۔ پاکستان نے اس کے برعکس الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ پہل افغانستان نے کی۔ وزیراعظم پاکستان کے ترجمان مشرف زیدی نے ایکس پر لکھا، طالبان حکومت نے ایک بار پھر بلا اشتعال فائرنگ کی جس پر پاکستانی فورسز نے فوری، مؤثر اور شدید جواب دیا۔ سرحدی رہائشیوں کے

مطابق فائرنگ رات تقریباً ساڑھے دس بجے شروع ہوئی اور دو گھنٹے جاری رہی۔ کندھار کے صوبائی محکمہ اطلاعات کے سربراہ علی محمد حقمل نے الزام لگایا کہ پاکستان نے ہلکے اور بھاری ہتھیار استعمال کیے اور مارٹر گولے شہری آبادی پر گرے۔ افغانستان اور پاکستان کے تعلقات طالبان کے 2021ء میں دوبارہ برسر اقتدار آنے کے بعد مسلسل کشیدہ ہیں۔

روس کے یوکرین میں بڑے پیمانے پر میزائل و ڈرون حملے، زاپوریژیا نیوکلیئر پلانٹ عارضی طور پر بجلی سے محروم

انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی (آئی اے ای اے) کے مطابق یوکرین کے زاپوریژیا نیوکلیئر پاور پلانٹ کی بیرونی بجلی جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب مکمل طور پر منقطع ہوگئی۔ تاہم اطلاعات کے مطابق بعد ازاں اسے 330 کے وی کی لائن سے دوبارہ جوڑ دیا گیا، تاہم 750 کے وی کی ایک اور لائن تاحال منقطع ہے۔ آئی اے ای اے نے کہا کہ رات بھر جاری وسیع فوجی کارروائیوں نے یوکرین کے بجلی کے گرڈ کو متاثر کیا اور چلتے ہوئے جوہری پاور پلانٹس کو پیداوار کم کرنا پڑی۔ ادھر روس نے یوکرین پر بڑے پیمانے پر میزائل اور ڈرون حملے کیے، یوکرینی فضائیہ کے مطابق رات بھر کے اس حملے میں 653 ڈرون اور 51 میزائل فائر کیے گئے، جو ملک بھر میں ہوائی حملے کے انتباہات کا سبب بنے۔ یوکرین نے 585 ڈرون اور 30 میزائل مار گرائے جبکہ 29 مقامات کو نشانہ بنایا گیا۔ وزیر داخلہ ایہور کلیمینکو کے مطابق کم ازکم آٹھ افراد زخمی ہوئے، جن میں سے تین کییف کے علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ڈرونز کی موجودگی مغربی علاقے لیویو تک رپورٹ کی گئی۔ دوسری جانب روسی وزارت دفاع نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی فضائی دفاعی فورسز نے روسی حدود میں 116 یوکرینی ڈرون مار جنوبی افریقہ کے دارالحکومت پریٹوریا میں ہفتے کے روز مسلح افراد نے ایک ہاسٹل پر دھاوا بول کر 11 افراد کو ہلاک کر دیا، جن میں ایک تین سالہ بچہ بھی شامل ہے۔ پولیس کے مطابق اس مقام پر غیر قانونی طور پر شراب فروخت کی جا رہی تھی۔ پولیس ترجمان اتھلینڈا متھے نے بتایا کہ مجموعی طور پر 25 افراد کو گولیاں ماری گئیں، جن میں سے 14 کو ہسپتال منتقل کیا گیا۔ دس افراد جائے وقوعہ پر ہی مارے گئے جبکہ ایک اور ہسپتال میں دم توڑ گیا۔ پولیس کے مطابق تین حملہ آور صبح تقریباً ساڑھے چار بجے سولز ول ٹاؤن شپ کے اس ہاسٹل میں

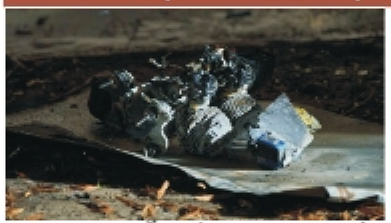

داخل ہوئے اور شراب نوشی میں مگن مردوں کے ایک گروہ پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ مرنے والوں میں ایک 12 سالہ لڑکا اور ایک 16 سالہ لڑکی بھی شامل ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ واقعے کی وجہ تاحال معلوم نہیں ہوسکی اور نہ ہی کوئی گرفتاری عمل میں آئی ہے، جبکہ حملہ آوروں کی تلاش جاری ہے۔ پولیس کے مطابق غیر قانونی اور بغیر لائسنس کے شراب فروش مقامات بڑے پیمانے پر فائرنگ کے واقعات کا مرکز رہے ہیں اور اکثر بے گناہ لوگ بھی اس کی زد میں آجاتے ہیں۔

غزہ جنگ بندی اسرائیلی فوج کے انخلا اور آزاد فلسطینی ریاست تک نامکمل ہے: قطر

دوحا/۶ دسمبر/(آفاق نیوز ڈیسک) قطر کا سالانہ بین الاقوامی مکالماتی پلیٹ فارم دوحہ فورم کا 23واں اجلاس

شروع ہوگیا جس میں شام اور گھانا کے صدور، قطر اور لبنان کے وزرائے اعظم، اور ترکیہ کے وزیر خارجہ سمیت درجنوں رہنما شامل ہیں۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے قطری وزیراعظم شیخ محمد بن عبدالرحمان آل ثانی نے کہا کہ غزہ میں 10 اکتوبر سے شروع ہونے والی سیز فائر صرف ایک وقفہ ہے، یہ مکمل جنگ بندی نہیں ہے۔ انہوں نے اسرائیل فلسطین تنازع کے اصل اسباب کو حل کیے بغیر پائیدار امن کے حصول کو ناممکن قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ محض غزہ میں سیز فائر کے ذریعے خونریزی کو روک دینا کافی نہیں بلکہ فلسطینیوں کے ریاستی حقوق اور مغربی کنارے سمیت تمام تنازعات کو حل کرنا ہوگا جس کے لیے تنازع کی جڑ کو سمجھنا بے حد ضروری ہے۔ قطری وزیراعظم نے کہا کہ غزہ جنگ بندی ابھی حتمی نہیں ہے اور اس کے ثمرات اس لیے نہیں مل رہے کیوں کہ یہ صرف غزہ کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ مغربی کنارہ اور فلسطینیوں کے اپنی خودمختار اور آزاد ریاست کے حق کا معاملہ ہے۔ انھوں نے اس امید کا بھی اظہار کیا کہ قطر اور امریکا مل کر ایک ایسے امن وژن کو آگے بڑھائیں گے جو دونوں قوموں کے لیے انصاف اور دیرپا امن کی بنیاد بنے گا۔ قطری وزیراعظم نے کہا کہ یہ تب ہی ممکن ہے جب اسرائیل مکمل طور پر غزہ سے اپنی افواج نکال لے۔

میری زندگی کے سب سے بڑے اعزازات میں سے ایک، فیفا پیس ایوارڈ ملنے پر ٹرمپ کا ردعمل

واشنگٹن، 6دسمبر (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے فیفا پیس پرائز ایوارڈ سے نوازے جانے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اسے اپنی زندگی میں ملنے والے بڑے اعزازات میں سے ایک قرار دیا ہے۔ فٹبال کی عالمی تنظیم فیفا نے گزشتہ روز امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو متعدد جنگیں رکوانے، بات چیت کو فروغ دینے اور تناؤ میں کمی لانے کی کوششوں کے لیے اپنے پہلے فیفا پیس پرائز' ایوارڈ سے نوازا ہے۔ فیفا کی تقریب واشنگٹن کے کینیڈی سینٹر میں ٹرمپ کی خواہش پر منعقد کی گئی۔ فیفا کے صدر جیانی انفانٹینو نے ٹرمپ کی دنیا کے بڑے تنازعات میں ڈائیلاگ اور کشیدگی میں کمی کی کوششوں کو سراہتے ہوئے انہیں ایوارڈ پیش کیا۔ اپنے خطاب میں صدر ٹرمپ نے فیفا امن ایوارڈ کو اپنی زندگی کے سب سے بڑے اعزازات' میں

سے ایک قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ صرف تقریب میں شرکت کے لیے آئے تھے، کسی انعام کے لیے نہیں، وہ انعامات کے بجائے زندگیاں بچانے کو اہم سمجھتے ہیں۔

برطانیہ کے ڈربی میں دھماکے کے بعد سرچ آپریشن، 2 افراد زیرحراست

لندن، 6دسمبر (یواین آئی) برطانیہ کے علاقے ڈربی میں کنٹرول شدہ ایک دھماکے کے بعد پولیس نے علاقے کے سرچ آپریشن کے دوران دھماکہ خیز مواد رکھنے کے جرم میں مشکوک جان کر دو افراد کو حراست میں لے لیا۔ پولیس نے احتیاطی طور پر کسی بھی ناخوشگوار ممکنہ واقعے کے پیش نظر تقریباً دو سو کے قریب گھروں کو ایمرجنسی طور پر خالی کرا لیا جس سے مکینوں میں خوف وہراس کی لہر دوڑ گئی۔ برطانوی ذرائع ابلاغ کے مطابق پولیس نے علاقہ مکینوں کو خبردار کیا کہ چالیس اور پچاس سال کی عمر کے دو مشکوک افراد کو دھماکے کے بعد ولسن اسٹریٹ سے گرفتار کیا گیا ہے، دونوں پولینڈ کے شہری بتائے جاتے ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ ریبکا ویبسٹر نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ واقعہ کی تحقیقات کیلئے پولیس اور انٹیلی جنس ادارے اپنا کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرچ آپریشن میں کمیونٹی کے لیے

علاقے کو محفوظ قرار دیا گیا مگر احتیاطی طور پر لوگوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ چوبیس گھنٹے تک گھروں سے دور رہیں۔ سپرنٹنڈنٹ ریبکا ویبسٹر کا کہنا تھا کہ دھماکے کی نوعیت کا اندازہ لگایا جا رہا ہے پولیس نے ایک سفید رنگ کی وین بھی قبضے میں لی ہے۔

غزہ کی جنگ کے بعد برطانیہ میں قبولِ اسلام میں اضافہ

لندن، 6دسمبر (یواین آئی) لندن سے شائع ہونے والی ایک تازہ تحقیق میں انکشاف کیا گیا ہے کہ غزہ کی جنگ اور عالمی سطح پر جاری تنازعات نے برطانیہ میں اسلام قبول کرنے کے رجحان میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ جنگ نیوز کے مطابق یہ تحقیق برطانوی ادارے "انسٹی ٹیوٹ فار دی امپیکٹ آف فیتھ ان لائف' ' (آئی آئی ایف ایل) نے تیار کی ہے، جو حال ہی میں اس کے آفیشل پلیٹ فارم پر شائع ہوئی۔ تحقیق کے مطابق عالمی تنازعات نہ صرف لوگوں کو مذہب پر دوبارہ غور کرنے پر مجبور کر رہے ہیں بلکہ خاص طور پر اسلام کی جانب ان کی توجہ میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ ادارے نے بتایا کہ ان کے نتائج میڈیا میں سامنے آنے والی ان رپورٹس کی بھرپور تائید کرتے ہیں جن میں کہا گیا تھا کہ 2023 اور 2024 میں غزہ پر اسرائیلی حملوں کے بعد برطانیہ میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا۔ تحقیقی ٹیم کے مطابق میڈیا میں یہ تاثر پہلے ہی مضبوط ہو چکا تھا کہ غزہ میں جاری انسانی المیہ، ظلم وجبر کے مناظر اور فلسطینیوں کی مزاحمت اور صبر و تحمل نے برطانوی معاشرے میں اسلام کے تصور عدل اور روحانی پیغام کے بارے میں دلچسپی بڑھائی ہے۔ تازہ تحقیق نے اس تاثر کی سائنسی بنیاد پر تصدیق کر دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق عالمی جنگیں اور سیاسی تنازعات لوگوں کو اسلام کے قریب لے آرہے ہیں۔ اس تحقیق میں ان 2,774 برطانوی شہریوں کی آراء شامل کی گئیں جنہوں نے یا تو نیا مذہب اختیار کیا یا مکمل طور پر مذہب ترک کر دیا۔ نتائج کے مطابق 20 فیصد افراد نے اسلام عالمی تنازعات کے اثرات کے باعث قبول کیا۔ 18 فیصد نے اسلام کو ذہنی سکون اور نفسیاتی وجوہات کی بنا پر اختیار کیا۔

غزہ میں حکومت کرنا نہیں چاہتے، ٹیکنوکریٹک انتظام کی حمایت کرتے ہیں: حماس

غزہ، 6دسمبر (یواین آئی) فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس کے ایک عہدیدار نے کہا ہے کہ وہ غزہ میں حکومت نہیں کرنا چاہتے اور ٹیکنوکریٹک انتظام کی حمایت کرتے ہیں۔ حماس کے عہدیدار نے عرب خبر رساں ادارے سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ ان کی تنظیم نے غزہ میں مجوزہ انتظامی باڈی میں شامل ناموں پر اتفاق کرلیا ہے۔ حماس اہلکار نے کہا کہ اسرائیل کی جانب سے ممکنہ سیٹ اپ کے عمل درآمد میں رکاوٹیں ڈالی جارہی ہیں۔

اسرائیلی حملے جاری، مغربی کنارے میں فلسطینی جاں بحق

رام اللہ، 6دسمبر (یواین آئی) اسرائیلی فوج کی غزہ میں بمباری کا سلسلہ جاری، مغربی کنارے میں ایک فلسطینی

کو شہید کر دیا گیا۔ عرب میڈیا کے مطابق اسرائیلی فورسز نے مغربی کنارے کے علاقے نابلس میں فائرنگ کرکے فلسطینی کو شہید کر دیا۔ مغربی کنارے میں اسرائیلی قابض افواج کی جانب سے چھاپوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ جیل میں قید معروف فلسطینی سیاسی شخصیت مروان برغوثی کے بیٹے نے میڈیا کو بتایا ہے کہ اسرائیلی فورسز نے ان کے والد کو جیل میں بدترین تشدد کا نشانہ بنایا ہے۔ دوسری جانب غزہ کے جنوبی علاقے خان یونس میں اسرائیلی فوج کے گن شپ ہیلی کاپٹروں اور توپ خانے کی گولہ باری کا سلسلہ جاری ہے۔ اکتوبر 2023ء سے لیکر اب تک اسرائیلی نسل کشی کے نتیجے میں 70 ہزار 125 فلسطینی شہید ہوچکے ہیں جبکہ زخمیوں کی تعداد 1 لاکھ 71 ہزار سے زائد ہے۔

Printer,PublisherandChiefEditor:GhulamJeelaniQadri,Printedat:AafaqPrintersNowhattaSrinagar,Publishedfrom11,PratabParkPressEnclaveLalchowkSrinagar190001
R.N.INo.43732/85,P.No.K/77,Phone:0194-2452028,Fax:0194-2475279.Email:afaaqkashmir@yahoo.com